سُورَةُ الاِنفِطَارِ

تفسیر ارشدی

مرتب

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

COPYRIGHT جملہ حقوق محفوظ
All Rights Reserved 2025

سورۃ الانفطار

تفسیر ارشدی

مرتب: ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم الله الرحمن الرحيم

قال اللہ تعالیٰ

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

"یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے"۔

سُورَةُ الإِسْرَاء

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إن اللہ یرفع بهذا الكتاب أقواما ويضع به آخرين

"اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے بہت سے لوگوں کو

اونچا کر دیتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچا گراتا ہے"۔

رواہ مسلم

فَهرَس

سورۃ الانفطار

صفحہ نمبر	عنوان

پہلا حصہ (سورۃ الانفطار کا عمومی جائزہ)

- بعض اہداف ____ 3
- مختصر تعارف ____ 3
- جائزہ ____ 3
- موضوعات ____ 4
- انسانی جوابدہی ____ 4
- فرشتوں کا کردار اور اعمال کا ریکارڈ ____ 4
- انسانی غفلت اور ناشکری ____ 4
- جزا و سزا ____ 5
- ساخت ____ 5
- آیات 1–5: کائناتی انقلاب ____ 5
- آیات 6–12: انسانی جوابدہی ____ 5
- آیات 13–19: جزا و سزا ____ 5
- موضوعات کا باہمی ربط ____ 6
- انسانی غفلت اور الٰہی عدل ____ 6

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

فرشتے بطور گواہ اور اخلاقی ذمہ داری 6
جزا و سزا بطور منطقی نتیجہ 6
غور و فکر اور اسباق 6

دوسرا حصہ (تفسیری ترجمہ)

مجموعی وضاحت 12

تیسرا حصہ (حصہ اول-لغوی تشریح)-(حصہ دوم-کلمہ کی ساخت کی سمجھ)

حصہ اول: کتاب "السراج" سے الفاظ کا مجموعہ اور لغوی تشریح 14
حصہ دوم: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ، کلمہ کی ساخت کی سمجھ 14
ترتیبھا 82...سورۃ الانفطار... آیاتھا 19...مکیۃ الآیۃ... الکلمۃ... معناھا 14
حصہ دوم: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ، کلمہ کی ساخت کی سمجھ 15
سورۃ الانفطار (باب 82) کی آیت بہ آیت لسانی تجزیہ 16
سورۃ الانفطار: آیات 7 تا 15 کا لسانی تجزیہ (عربی-اردو) 21
سورۃ الانفطار: آیات 16 تا 18 کا لسانی تجزیہ (عربی-اردو) 27

چوتھا حصہ (سورۃ التکویر کے موضوعات اور عنوانات)

سورۃ الانفطار: ہر آیت کے موضوع کے مطابق متعلقہ آیات 31
موضوع: قیامت کے دن کائناتی انقلاب 31
موضوع: ستاروں کا بکھر جانا اور ترتیب کا ختم ہونا 31
موضوع: سمندروں کا پھٹ پڑنا سورۃ التکویر (81:6) 32

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

موضوع: قبروں کا الٹ دیا جانا اور مردوں کا زندہ ہونا ____ 32
موضوع: قیامت کے دن اعمال کی آگاہی ____ 33
موضوع: انسان کی ناشکری اور اللہ کی مہربانی سے غفلت ____ 33
موضوع: اللہ کی انسان کو بہترین صورت میں پیدا کرنا ____ 34
موضوع: انسان کی تخلیق اور اللہ کی مرضی ____ 34
سورۃ الانفطار: آیات 9 تا 18 کے موضوعات کے مطابق متعلقہ قرآنی آیات ____ 35
موضوع: قیامت کے دن کا انکار ____ 35
موضوع: اعمال کو لکھنے والے فرشتے ____ 35
موضوع: معزز لکھنے والے فرشتے ____ 36
موضوع: فرشتوں اور اللہ کی طرف سے اعمال کا مکمل علم ____ 36
موضوع: نیک لوگوں کے لیے انعام ____ 37
موضوع: بدکاروں کے لیے عذاب ____ 37
موضوع: قیامت کے دن جہنم میں داخل ہونا ____ 38
موضوع: مجرم ہمیشہ عذاب میں رہیں گے ____ 38
موضوع: قیامت کے دن کی عظمت ____ 38
موضوع: قیامت کے دن کی ہولناکی کا اعادہ ____ 39
سورۃ الانفطار: آیت 19 کے موضوع کے مطابق متعلقہ قرآنی آیات ____ 40
متعلقہ آیات (عربی متن اور ترجمہ کے ساتھ) ____ 40

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

پانچواں حصہ (تفسیر بالقرآن)

پانچواں حصہ (تفسیر بالقرآن)(Tafseer Bil Quran) 43
1. ابرار اور فجار کے انجام پر قرآنی آیات کی روشنی (سورۃ الانفطار کی آیات) 43
سورۃ المطففین (83:18–28) میں ابرار کے لیے جنت کی نعمتوں کا تفصیلی ذکر ہے 43
فجار (بدکاروں) کا انجام 43
قیامت کے دن صرف اللہ کا اختیار 44

چھٹا حصہ (احادیث کا مجموعہ)

وہ احادیث کا مجموعہ جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کی ہیں 46

ساتواں حصہ (تفسیر بالحدیث)

تفسیر بالحدیث: سورۃ الانفطار 55
ستر عیب اور مغفرت 61
اخلاص اور ریاکاری 61
شرک سے براءت: شفاعتِ نبوی ﷺ کے لیے شرط 63
1. جس کا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوا 64
2. مفلس کون ہے؟ 65
3. حقوق کی ادائیگی 65
4. اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اور کبریائی 66

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

آٹھواں اور نواں حصہ (تفسیر صحابہ و تابعین - تفسیر بالرائے محمود)

8- تفسیر باقوال صحابہ و تابعین پانچ مشہور تفاسیر سے ____ 68
9- تفسیر بالرائے المحمود ____ 68
سورۃ الانفطار: فضائل اور تفسیر کا جامع بیان ____ 68
قیامت کی تصویر ____ 68
آیات کی تفسیر ____ 69
ملائکہ کا کردار ____ 70
فجار کا عذاب ____ 71

دسواں حصہ (عربی تفاسیر سے مستند نکات)

حصہ دوم: تفصیلی تفسیر ____ 73
تفسیر شیخ عبد الرحمن السعدی ____ 74
تفسیر ابن عثیمین سے ____ 77
ابن جریر (رحمہ اللہ) کی وضاحت ____ 77
سیاق وسباق ____ 77
(سورۃ الانفطار) تفسیر قرطبي سے چند نکات ____ 78
ابن القیم (رحمہ اللہ) کا فرشتوں کے احترام پر تبصرہ ____ 81
تفسیر شیخ عبد الرحمن السعدی ____ 82
"يَوْمَ الدِّينِ": حساب، جزا اور قیامت کا دن ____ 82
تفسیر ابن عثیمین ____ 83

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

اہم نکات 83
ابن القیم کی کتاب سے حوالہ جات 84
فتح القدیر اور احسن البیان سے چند نکات 84

گیارھواں حصہ (سورۃ سے حاصل ہونے والے اسباق)

بعض موضوعات 87
بعض اسباق 87
مناسبت / لطائف التفسیر 88
آیات اور حدیث 89

بارھواں حصہ

عمومی معلومات 95
(ابن کثیر نے جن اسانید کو ضعیف کہا)-سورۃ الانفطار 95
مضمون 1 96
یوم آخرت پر ایمان کا کیا مطلب ہے؟ 96
جنت اور جہنم پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ 97
آخرت میں مؤمنین اپنے رب کو دیکھیں گے، اس کی کیا دلیل ہے؟ 97
مضمون 2 99
شفاعت پر ایمان لانے کی کیا دلیل ہے؟ اور کب کس کی شفاعت کس کے لیے ہو گی؟ 99
شفاعت کی کتنی قسمیں ہیں؟ 102
کیا کوئی اپنے عمل کے بدلے جنت میں جا سکتا ہے؟ یا جہنم سے نجات پا سکتا ہے؟ 103
مضمون 3 104

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

حصہ 1: قیامت کے دن کی مدت پر آیات واحادیث 104
حصہ 2: قیامت کے حساب پر احادیث 107
حصہ 3: قیامت کے ترازو پر احادیث 108
4 قیامت کے دن کی ہولناکیاں اور لوگوں کے حالات پر احادیث 110
قیامت کے دن کی ہولناکیاں 110
مضمون 4-(قیامت کے دن پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟) 110
(1)موت 111
2- قبر کی آزمائش پر ایمان رکھنا 112
3- قبر کے عذاب اور راحت وآسائش پر ایمان رکھنا 112
4- قیامت کبری 113
5- میزان عمل 113
6-اعمال نامہ 113
7-حساب 114
8-حوض کوثر: 115
9-صراط 115
10-شفاعت 116
11-جنت اور جہنم 117
مضمون 5 118
1.موت 118
2 قبر کی آزمائش پر ایمان رکھنا: 118
3. قبر کے عذاب اور راحت وآسائش پر ایمان رکھنا: 119

مضمون 6 رحمتِ الٰہی (آسک اسلام پیڈیا) 119
رحمتِ الٰہی 119
رحمتِ الٰہی کے بعض مظاہر 121
اللہ تعالیٰ کی رحمت کی دو قسمیں ہیں 122
مضمون 7 اللہ پر ایمان (آسک اسلام پیڈیا) 123
اللہ پر ایمان 123
اللہ تعالیٰ پر ایمان چار امور پر مشتمل ہے 124
چار محذورات کا بیان 124
اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان 124
اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان 126
اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر ایمان 126
اللہ تعالیٰ کے اسماء اور اس کے صفات پر ایمان 127
چار محذورات کا بیان 130
التحریف 130
التعطیل 130
التمثیل 130
التکییف 130
مضمون 8 فرشتوں پر ایمان (آسک اسلام پیڈیا) 131
فرشتوں پر ایمان 131
فرشتوں کی تعداد 132
فرشتوں پر ایمان لانا چار امور پر مشتمل ہے 132

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانی شکل وصورت میں بھی ظاہر ہوتے ہیں ___ 133
جبریل امین ___ 133
میکائیل ___ 134
اسرافیل ___ 134
موت کا فرشتہ ___ 134
مالک ___ 134
جنین پر مامور فرشتے ___ 134
نبی آدم کے اعمال کی حفاظت پر مامور فرشتے ___ 135
مُردوں سے سوال کرنے پر مامور فرشتے ___ 135
وہ فرشتے جو نماز جمعہ میں شرکت کرنے والوں کے نام اندراج کرتے ہیں ___ 135
فرشتوں پر ایمان لانے کے ثمرات ___ 135
مضمون 9 یوم آخرت پر ایمان (آسک اسلام پیڈیا) ___ 136
یوم آخرت پر ایمان ___ 136
آخرت کے دن پر ایمان تین امور پر مشتمل ہے ___ 137
دوبارہ اٹھایا جانا برحق اور ثابت ہے ___ 137
جنت اور جہنم پر ایمان لانا ___ 138
طلبہ وطالبات کے لئے 3 اسائن منٹ ___ 140
بچوں کے لیے اسائنمنٹ (عمر: 8-12 سال) ___ 142
بالغوں کے لیے اسائنمنٹ ___ 142

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

سُورَةُ الإنفِطَارِ

پہلا حصہ

سورہ کی تفسیر 12 حصوں میں (Tafseer of Surah INFITAR in 12 Segments)

پہلا حصہ (سورۃ الانفطار کا عمومی جائزہ)

سورہ کا عمومی جائزہ پیش کرتا ہے، جس میں سابقہ اور آئندہ سورتوں کے ساتھ تعلق کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ اس میں سورہ کے موضوعاتی انداز اور مقاصد کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔

نوٹ: سورتوں کے مقاطع اور باہمی تعلق کی اکائیاں۔

سورۃ الانفطار (82)		
AL-INFITAR	The Cleaving	پھٹ جانا
مقام نزول: مکہ		

بعض اہداف

- احوال قیامت کا تذکرہ کیا گیا کہ اس وقت کائنات میں کیا تبدیلیاں رونما ہونگی تعالیٰ: ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنفَطَرَتۡ ۝١﴾ الانفطار۔[1]
- انسان کی ناشکری کا تذکرہ ہوا، وہ اس لیے کرتا ہے کیونکہ وہ بھول جاتا ہے کہ فرشتے اس کے اعمال لکھ رہے ہیں جو روز محشر پیش کیا جائے گا۔[2]

مختصر تعارف

سورۃ الانفطار: موضوعات، ساخت اور باہمی ربط

جائزہ

سورۃ الانفطار (پھاڑ دیے جانا) قرآن کا 82 واں سورہ ہے، جس میں 19 آیات ہیں۔ یہ ایک مکی سورت ہے جو ابتدائی

---

[1] (مزید تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ج8 / ص 341)

[2] (مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (عدة الصابرين وذخيرة الشاكرين: ابن قيم الجوزية)

دور نبوت میں نازل ہوئی۔ اس میں قیامت کے حقائق، اعمال کی جوابدہی اور اللہ کی حتمی عدل کو اجاگر کیا گیا ہے۔ یہ سورت گہرے غور و فکر کی دعوت دیتی ہے اور انسانیت کو کائناتی نشانیوں پر تدبر کرنے کی تلقین کرتی ہے اور توحید کی دعوت ہے۔

موضوعات

قیامت کی نشانیاں:

سورت کی ابتدا کائنات میں عظیم تبدیلیوں کی جاندار منظر کشی سے ہوتی ہے:

- آسمان پھٹ جائے گا۔
- ستارے بے ترتیب ہو جائیں گے۔
- سمندر بہہ نکلیں گے۔
- قبریں الٹ دی جائیں گی۔

یہ واقعات دنیا کی تباہی اور قیامت کے آغاز کی علامت ہیں اور دنیاوی زندگی کی عارضیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

انسانی جوابدہی

آیات میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ ہر نفس اپنے اعمال کو جان لے گا:

- نیکی اور بدی سب پر ظاہر ہو جائے گی۔
- ہر فرد اپنے اعمال کے نتائج کو پہچان لے گا۔

فرشتوں کا کردار اور اعمال کا ریکارڈ

سورت میں فرشتوں کے کردار کو نمایاں کیا گیا ہے جو انسانی اعمال کو قلمبند کرتے ہیں:

- معزز فرشتے ہر عمل کو مکمل طور پر لکھتے ہیں۔
- یہ حتمی جوابدہی کی بنیاد ہے۔

انسانی غفلت اور ناشکری

ایک اہم موضوع انسانی تکبر اور بھول ہے:

- اللہ نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا، اس کے باوجود بہت سے لوگ جوابدہی کا انکار کرتے ہیں۔
- یہ خالق کی رحمت اور عدل پر غور کرنے کی یاد دہانی ہے۔

جزا و سزا

سورت کے آخر میں نیک اور بد لوگوں میں فرق کیا گیا ہے:

- نیک لوگ ابدی نعمتیں پائیں گے۔
- بدکار لوگ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔
- یہ دوہرا انجام انسانی اعمال کی اخلاقی ذمہ داری کو اجاگر کرتا ہے۔

ساخت

سورت کی ساخت کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

آیات 1–5: کائناتی انقلاب

ابتدائی آیات دنیا کے خاتمے کے اشارے کے طور پر ہولناک واقعات کو بیان کرتی ہیں۔ یہ منظر نامہ قیامت کے دن کی تمہید ہے۔

آیات 6–12: انسانی جوابدہی

یہ حصہ کائناتی نشانیوں سے ذاتی ذمہ داری کی طرف منتقل ہوتا ہے، انسانوں کو ان کی ناشکری اور غفلت پر غور کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ یہاں فرشتوں کے ریکارڈ کا ذکر کیا گیا ہے۔

آیات 13–19: جزا و سزا

آخری آیات انسانیت کو ان کے اعمال کی بنیاد پر دو گروہوں میں تقسیم کرتی ہیں:

- نیک لوگ (ابرار) ابدی خوشی پائیں گے۔
- بدکار (فجار) جہنم کا سامنا کریں گے۔
- یہ عدل اور الٰہی بدلے کے موضوعات کو مضبوط کرتا ہے۔

موضوعات کا باہمی ربط

کائناتی نشانیاں اور جوابدہی:

آسمان و زمین کے ٹوٹنے کی تفصیلات انسانی کمزوری اور جوابدہی کی ناگزیر حقیقت کو اجاگر کرتی ہیں۔ ان عظیم واقعات کی شان اللہ کی طاقت اور اختیار کی یاددہانی ہے۔

انسانی غفلت اور الٰہی عدل

سورت بیرونی قیامت کی نشانیوں سے انسانی اعمال اور ان کے نتائج کی اندرونی حقیقت کی طرف بغیر کسی رکاوٹ کے منتقل ہوتی ہے۔ یہ ربط واضح کرتا ہے کہ کائناتی انقلاب بے سبب نہیں، بلکہ انسانی اعمال کا حساب عدل کا تقاضہ ہے۔

فرشتے بطور گواہ اور اخلاقی ذمہ داری

فرشتوں کو اعمال کے ریکارڈر کھنے والے کے طور پر نمایاں کرنا الٰہی عدل کی باریکی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ انسانی جوابدہی کے موضوع سے جڑتا ہے اور بتاتا ہے کہ کوئی عمل — چھوٹا ہو یا بڑا — اللہ کی نظر سے اوجھل نہیں۔

جزا و سزا بطور منطقی نتیجہ

آخری آیات قیامت کے دن کی ابتدائی منظر کشی کو اس کے اخلاقی انجام سے جوڑتی ہیں: انسانیت کو ان کے اعمال کی بنیاد پر گروہوں میں تقسیم کرنا۔ اس سے زندگی، موت اور آخرت کی جامع تفہیم ملتی ہے۔

غور و فکر اور اسباق

- آخرت کی تیاری:

  سورت ایمان والوں کو اپنے اعمال پر غور کرنے اور جوابدہی کی تیاری کی تلقین کرتی ہے۔

- اللہ کی رحمت اور عدل کا اعتراف:

  یہ انسانیت کو اللہ کی رحمت اور عدل کے کامل توازن کی یاددہانی ہے۔

- الٰہی ریکارڈ پر اعتماد:

  ہر عمل محفوظ ہے، جو ارادی زندگی کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

- کائناتی نشانیاں توحید کی دعوت:

کائنات کی نشانیاں اللہ کی وحدانیت اور حتمی طاقت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

سورۃ الانفطار کے موضوعات، ساخت اور باہمی ربط کو سمجھ کر، ایمان والوں کو ذمہ داری اور اللہ کی طرف واپسی کے شعور کے ساتھ زندگی گزارنے کی ترغیب ملتی ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

دوسرا حصہ

(تفسیری ترجمہ)

دوسرا حصہ (تفسیری ترجمہ)

قرآن کے معانی کا ترجمہ پیش کرتا ہے، جس کے ساتھ آیت بہ آیت تشریح شامل ہوتی ہے۔

سورۃ الانفطار کی آیت بہ آیت تشریح مع ترجمہ پیش کی جارہی ہے۔ یہ سورت قیامت کے مناظر کو جاندار انداز میں بیان کرتی ہے اور الٰہی انصاف وجوابدہی پر غور کی دعوت دیتی ہے۔

آیت 1: إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ

"جب آسمان پھٹ جائے گا۔"

- ❖ اس آیت کی ابتدا قیامت کے دن کائناتی انقلاب کی منظر کشی سے ہوتی ہے۔ آسمان، جو استحکام کی علامت ہے، پھٹ جائے گا، جو اس دنیا کے خاتمے کی علامت ہے جسے ہم جانتے ہیں۔

آیت 2: وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ

"اور جب ستارے بکھر جائیں گے۔"

- ❖ ستارے، جو پہلے اپنی اپنی جگہ پر قائم تھے، اپنی ترتیب کھو بیٹھیں گے اور بکھر جائیں گے۔ یہ کائناتی نظام کے ٹوٹنے اور قیامت کے دن کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

آیت 3: وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ

"اور جب سمندر پھاڑ دیے جائیں گے۔"

- ❖ سمندر، جو وسعت اور گہرائی کی علامت ہیں، اُبل پڑیں گے یا آپس میں مل جائیں گے، ممکن ہے یہ زلزلوں یا الٰہی فیصلہ کے باعث ہو۔

آیت 4: وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ

"اور جب قبریں اُلٹ دی جائیں گی۔"

- ❖ اس سے مراد قیامت کے دن مردوں کا زندہ ہونا ہے۔ قبروں کا اُلٹنا انسانی باقیات کے بکھرنے اور الٰہی جوابدہی کے آغاز کی علامت ہے۔

GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

آیت 5: عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ

"ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔"

آیت 6: يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ

"اے انسان! تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟"

آیت 7: الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ

"جس نے تجھے پیدا کیا، تجھے درست بنایا اور تجھے متوازن کیا۔"

❖ اللہ انسان کو اس کی تخلیق یاد دلاتا ہے۔ اس نے ہر انسان کو جسمانی و روحانی اعتبار سے بہترین اور متوازن صورت میں پیدا کیا۔

آیت 8: فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ

"جس صورت میں چاہا، اس نے تجھے جوڑ دیا۔"

❖ یہ اللہ کی انسان کی تخلیق پر مکمل اختیار کو اجاگر کرتا ہے، کہ اس نے ہر فرد کو اپنی حکمت کے مطابق بنایا۔

آیت 9: كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ

"ہرگز نہیں! بلکہ تم جزا و سزا (دین) کو جھٹلاتے ہو۔"

❖ ان نشانیوں کے باوجود، بہت سے لوگ دنیاوی فریب میں مبتلا ہو کر جوابدہی اور قیامت کے دن کے تصور کو رد کر دیتے ہیں۔

آیت 10: وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ

"اور یقیناً تم پر نگہبان مقرر ہیں۔"

❖ اللہ انسانیت کو یقین دلاتا ہے کہ ہر شخص پر فرشتے مقرر ہیں جو اس کے اعمال کو قلمبند کرتے ہیں، جو جوابدہی کی ناگزیریت کو واضح کرتا ہے۔

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

آیت 11: كِرَامًا كَاتِبِينَ

"عزت والے لکھنے والے۔"

- یہ فرشتے معزز کاتب ہیں، جو ہر عمل کو بغیر کسی جانبداری یا غلطی کے مکمل طور پر لکھتے ہیں۔

آیت 12: يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ

"وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔"

- یہ آیت ان فرشتوں کی ہر جگہ موجودگی کو اجاگر کرتی ہے، اور انسانوں کو یاد دلاتی ہے کہ ان سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں رہتا۔

آیت 13: إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ

"یقیناً نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے۔"

- جو لوگ اللہ کی اطاعت کرتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں، ان کے لیے جنت میں ابدی خوشی اور بے مثال راحت ہے۔

آیت 14: وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ

"اور یقیناً بدکار لوگ جہنم میں ہوں گے۔"

- اس کے برعکس، جو لوگ کفر اور گناہ کرتے ہیں، وہ جہنم میں عذاب کا سامنا کریں گے، جو دونوں انجاموں کے درمیان واضح فرق کو ظاہر کرتا ہے۔

آیت 15: يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ

"وہ اس میں جزا کے دن داخل کیے جائیں گے۔"

- بدکار اپنے اعمال کے نتائج بھگتیں گے اور قیامت کے دن سزا پائیں گے۔

آیت 16: وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ

"اور وہ اس سے کبھی غیر حاضر نہیں ہوں گے۔"

- یہ آیت جہنم کے عذاب کی دائمی حیثیت کو اجاگر کرتی ہے، کہ اس کے رہنے والوں کے لیے کوئی چھٹکارا یا

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

فرار نہیں۔

آیت17: وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ

"اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا ہے؟"

- ❖ یہ ایک استفساری انداز ہے تاکہ قیامت کے دن کی سنگینی اور اس کی حقیقت کو سمجھنا انسان کے لیے ممکن ہونے کو واضح کیا جا سکے۔

آیت18: ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ

"پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا ہے؟"

- ❖ اس آیت میں تکرار سے اس دن کی ناگزیریت اور سنگینی کو مزید اجاگر کیا گیا ہے، جو انسان سے غور و فکر اور تیاری کا مطالبہ کرتی ہے۔

آیت19: يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ

"وہ دن جب کوئی جان کسی دوسری جان کے لیے کچھ بھی اختیار نہ رکھے گی، اور اس دن تمام حکم اللہ ہی کے لیے ہو گا۔"

- ❖ اس دن کوئی شخص دوسرے کی مدد نہیں کر سکے گا۔ حتمی اختیار اور فیصلہ صرف اللہ کے پاس ہو گا، جو اس کی حاکمیت اور انصاف کو واضح کرتا ہے۔

مجموعی وضاحت

سورۃ الانفطار قیامت کے واقعات اور اللہ کے سامنے جوابدہی کی حتمی حقیقت کو ایک شدید تنبیہ کے طور پر پیش کرتی ہے۔ یہ سورت نیک (ابرار) اور بدکار (فجار) کے انجام کے درمیان واضح فرق کرتی ہے، اور انسانیت کو اللہ کی رحمت وعدل کو پہچاننے، نیز نیک اعمال کے ذریعے آخرت کی تیاری کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION

تیسرا حصہ

(حصہ اول-لغوی تشریح)

(حصہ دوم-کلمہ کی ساخت کی سمجھ)

تیسرا حصہ

حصہ اول: کتاب "السراج" سے الفاظ کا مجموعہ اور لغوی تشریح

حصہ دوم: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ، کلمہ کی ساخت کی سمجھ۔

سورۃ کا تفصیلی تجزیہ (آیت بہ آیت)، جس میں الفاظ پر توجہ دی گئی ہے۔ اس تجزیہ میں اسماء کے واحد اور جمع، تمام مشتقات کے ماضی، مضارع، مجرد اور مصدر، اور ان کے معانی شامل ہیں۔ یہ عمل ہمیں قرآن کے گہرے معانی میں مزید غوطہ لگانے کے قابل بناتا ہے۔

ترتيبها82...سورة الانفطار...آياتها19...مكية
الآية...الكلمة...معناها

انگریزی میں معنی	اردو میں معنی	عربی میں معنی	قرآنی الفاظ	شمار	
TRANSLATION IN ENGLISH	TRANSLATION IN URDU	TRANSLATION IN ARABIC	QURANIC WORDS	No.	
Breaks apart	پھٹ جائے گی	انشقت	انفطرت	1	5746
Scattered	جھڑ جائے گی	تساقطت	انتثرت	2	5747
Erupted	بہہ نکلے گی	امتلأت، وفاضت، فانفجرت، وسالت مياهها	فجرت	3	5748
Overturned	اکھاڑ دی جائے گی	قلبت ببعث من كان مقبورا فيها	بعثرت	4	5749
What has deceived you	تجھے اپنے رب سے کس چیز نے بہکایا؟	ما خدعك، وجرأك على الكفر به، وعصيانه ؟	ما غرك بربك	5	5750

concerning your Lord, the Generous					
Proportioned you	ٹھیک ٹھاک کیا	جعلك مستوي الخلقة سالم الأعضاء	فسواك	6	5751
And balanced you	درست اور برابر بنایا	جعلك معتدل الخلق متناسب الأعضاء	فعدلك	7	5752
The Recompense	سزا کے دن	يوم الجزاء، والحساب	بالدين	8	5753
Surely guardians	نگہبان (فرشتے)	لملائكة رقباء يكتبون أعمالكم	لحافظين	9	5754
They be absent	غائب ہونے والے	فلا يخرجون من جهنم، ولا يموتون	بغائبين	10	5755

حصہ دوم: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ، کلمہ کی ساخت کی سمجھ

سورۃ کا تفصیلی تجزیہ (آیت بہ آیت)، جس میں الفاظ پر توجہ دی گئی ہے۔ اس تجزیہ میں اسماء کے واحد اور جمع، تمام مشتقات کے ماضی، مضارع، مجرد اور مصدر، اور ان کے معانی شامل ہیں۔ یہ عمل ہمیں قرآن کے گہرے معانی میں مزید غوطہ لگانے کے قابل بناتا ہے۔

سورۃ الانفطار (باب 82) کی آیت بہ آیت لسانی تجزیہ

ذیل میں سورۃ الانفطار کے الفاظ کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے، جس میں اسماء کے واحد و جمع، افعال کے زمانے (ماضی، مضارع، مصدر)، باب (پیٹرن)، اور افعال کی شکلیں (مجرد / مزید فیہ) شامل ہیں۔

آیت 1: إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ

❖ السَّمَاءُ

- جڑ: س م و
- واحد: السَّمَاءُ (آسمان)
- جمع: السَّمَاوَاتُ (آسمان)
- قسم: اسم (مؤنث)

❖ انفَطَرَتْ

- جڑ: ف ط ر
- ماضی: انفَطَرَ (پھٹ گیا)
- مضارع: يَنفَطِرُ (پھٹتا ہے)
- مصدر: انفِطَارٌ (پھٹنا)
- باب: اِنفِعَال (مزید فیہ)،
- معنی: شق ہونا، پھٹنا۔

آیت 2: وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ

❖ الْكَوَاكِبُ

- جڑ: ک و ک ب
- واحد: كَوْكَبٌ (ستارہ)
- جمع: كَوَاكِبُ (ستارے)

- قسم: اسم (مذکر)

❖ انتَثَرَتْ

- جڑ: ن ث ر
- ماضی: انتَثَرَ (بکھر گیا)
- مضارع: یَنتَثِرُ (بکھرتا ہے)
- مصدر: انتِثَارٌ (بکھراؤ)
- باب: اِفتِعَال (مزید فیہ)
- معنی: منتشر ہونا۔

آیت 3: وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ

❖ الْبِحَارُ

- جڑ: ب ح ر
- واحد: بَحْرٌ (سمندر)
- جمع: بِحَارٌ (سمندر)
- قسم: اسم (مذکر)

❖ فُجِّرَتْ

- جڑ: ف ج ر
- ماضی: فُجِّرَ (پھاڑ دیا گیا)
- مضارع: یُفَجَّرُ (پھاڑا جاتا ہے)
- مصدر: تَفْجِیرٌ (پھاڑنا)
- باب: تَفْعِیل (مزید فیہ،)
- معنی: اُبل پڑنا، پھوٹ نکلنا۔

آیت 4: وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ

❖ الْقُبُورُ

- جڑ: ق ب ر
- واحد: قَبْرٌ (قبر)
- جمع: قُبُورٌ (قبریں)
- قسم: اسم (مذکر)

❖ بُعْثِرَتْ

- جڑ: ب ع ث ر
- ماضی: بُعْثِرَ (اُلٹ دیا گیا)
- مضارع: يُبَعْثَرُ (اُلٹا جاتا ہے)
- مصدر: بَعْثَرَةٌ (اُلٹنا)
- باب: فُعِلَ (رباعی)
- معنی: بکھیرنا، اُلٹ دینا۔

آیت 5: عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ

❖ نَفْسٌ

- جڑ: ن ف س
- واحد: نَفْسٌ (نفس / ذات)
- جمع: أَنْفُسٌ یا نُفُوسٌ (نفوس)
- قسم: اسم (مؤنث)

❖ عَلِمَتْ

- جڑ: ع ل م

- ماضی: عَلِمَ (جان لیا)
- مضارع: یَعْلَمُ (جانتا ہے)
- مصدر: عِلْمٌ (علم)
- باب: سَمِعَ یَسْمَعُ (مجرد)
- معنی: جاننا۔

❖ قَدَّمَتْ

- جڑ: ق د م
- ماضی: قَدَّمَ (آگے بھیجا)
- مضارع: یُقَدِّمُ (آگے بھیجتا ہے)
- مصدر: تَقْدِیمٌ (آگے بھیجنا)
- باب: تَفْعِیل (مزید فیہ)
- معنی: پیش کرنا۔

❖ أَخَّرَتْ

- جڑ: ا خ ر
- ماضی: أَخَّرَ (پیچھے چھوڑا)
- مضارع: یُؤَخِّرُ (پیچھے چھوڑتا ہے)
- مصدر: تَأْخِیرٌ (تاخیر)
- باب: تَفْعِیل (مزید فیہ)
- معنی: موخر کرنا۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

آیت6: یا أَیُّھَا الإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیمِ

❖ الإِنسَانُ

- واحد:الإِنسَانُ(انسان)
- جمع:النَّاسُ(لوگ)
- قسم:اسم(مذکر)

❖ غَرَّكَ

- جڑ:غ ر ر
- ماضی:غَرَّ(دھوکہ دیا)
- مضارع:یَغُرُّ(دھوکہ دیتا ہے)
- مصدر:غُرُورٌ(دھوکہ)
- باب:نَصَرَ یَنصُرُ(مجرد)
- معنی:فریب دینا۔

❖ الْكَرِیمِ

- جڑ:ک ر م
- واحد:کَرِیمٌ(کریم)
- جمع:کُرَمَاءُ(کریم لوگ)
- قسم:صفت(مذکر)
- معنی: سخی، بزرگ۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

سورۃ الانفطار: آیات 7 تا 15 کا لسانی تجزیہ (عربی-اردو)

آیت 7: ٱلَّذِى خَلَقَكَ فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ

❖ خَلَقَكَ

- جڑ: خ ل ق
- ماضی: خَلَقَ (اس نے پیدا کیا)
- مضارع: يَخْلُقُ (وہ پیدا کرتا ہے)
- مصدر: خَلْقٌ (پیدائش)
- باب: نَصَرَ يَنصُرُ (مجرد)
- معنی: پیدا کرنا

❖ فَسَوَّىٰكَ

- جڑ: س و ي
- ماضی: سَوَّى (اس نے درست کیا / ہموار کیا)
- مضارع: يُسَوِّي (وہ درست کرتا ہے)
- مصدر: تَسْوِيَةٌ (درست کرنا)
- باب: تفعیل (مزید فیہ)
- معنی: درست کرنا، متوازن بنانا

❖ فَعَدَلَكَ

- جڑ: ع د ل
- ماضی: عَدَلَ (اس نے متوازن کیا)
- مضارع: يَعْدِلُ (وہ متوازن کرتا ہے)

- مصدر: عَدْلٌ (عدل)
- باب: ضَرَبَ يَضْرِبُ (مجرد)
- معنی: سیدھا کرنا، متوازن کرنا

آیت 8: فِيٓ أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ

❖ صُورَةٍ

- جڑ: ص و ر
- واحد: صُورَةٌ (صورت / شکل)
- جمع: صُوَرٌ (صورتیں / اشکال)
- قسم: اسم (مؤنث)

❖ شَآءَ

- جڑ: ش ي ء
- ماضی: شَاءَ (اس نے چاہا)
- مضارع: يَشَاءُ (وہ چاہتا ہے)
- مصدر: مَشِيئَةٌ (چاہت)
- معنی: چاہنا، ارادہ کرنا

❖ رَكَّبَكَ

- جڑ: ر ک ب
- ماضی: رَكَّبَ (اس نے جوڑا)
- مضارع: يُرَكِّبُ (وہ جوڑتا ہے)
- مصدر: تَرْكِيبٌ (جوڑنا)

- باب: تفعیل (مزید فیہ)
- معنی: ترتیب دینا، جوڑنا

آیت 9: كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِٱلدِّينِ

❖ تُكَذِّبُونَ

- جڑ: ک ذ ب
- ماضی: كَذَّبَ (اس نے جھٹلایا)
- مضارع: يُكَذِّبُ (وہ جھٹلاتا ہے)
- مصدر: تَكْذِيبٌ (جھٹلانا)
- باب: تفعیل (مزید فیہ)
- معنی: جھٹلانا، انکار کرنا

❖ ٱلدِّينِ

- جڑ: د ي ن
- واحد: دِينٌ (دین / جزا)
- معنی: دین، جزاء، حساب

آیت 10: وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَٰفِظِينَ

❖ عَلَيْكُمْ

- ترکیب: "تم پر" (حرف جار)

❖ لَحَٰفِظِينَ

- جڑ: ح ف ظ
- واحد: حَافِظٌ (نگہبان)
- جمع: حَافِظُونَ (نگہبان)

- قسم: اسم (مذکر)
- معنی: محافظ، حفاظت کرنے والے

آیت 11: كِرَامًا كَٰتِبِينَ

❖ كِرَامًا

- جڑ: ک ر م
- واحد: كَرِيمٌ (عزت والا)
- جمع: كِرَامٌ (عزت والے)
- معنی: معزز، سخی

❖ كَٰتِبِينَ

- جڑ: ک ت ب
- واحد: كَاتِبٌ (لکھنے والا)
- جمع: كَاتِبُونَ / كَاتِبِينَ (لکھنے والے)
- قسم: اسم (مذکر)
- معنی: لکھنے والے

آیت 12: يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ

❖ يَعْلَمُونَ

- جڑ: ع ل م
- ماضی: عَلِمَ (انہوں نے جانا)
- مضارع: يَعْلَمُونَ (وہ جانتے ہیں)
- مصدر: عِلْمٌ (علم)
- باب: سَمِعَ يَسْمَعُ (مجرد)

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION

- معنی: جاننا

❖ تَفْعَلُونَ

- جڑ: ف ع ل
- ماضی: فَعَلَ (اس نے کیا)
- مضارع: تَفْعَلُونَ (تم کرتے ہو)
- مصدر: فِعْلٌ (عمل)
- معنی: کرنا

آیت 13: إِنَّ ٱلْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيم

❖ ٱلْأَبْرَار

- جڑ: ب ر ر
- واحد: بَرٌّ (نیک شخص)
- جمع: أَبْرَارٌ (نیک لوگ)
- قسم: اسم (مذکر)
- معنی: نیک لوگ

❖ نَعِيم

- جڑ: ن ع م
- واحد و جمع: نَعِيمٌ (نعمت)
- معنی: نعمت، خوشی

آیت 14: وَإِنَّ ٱلْفُجَّارَ لَفِي جَحِيم

❖ ٱلْفُجَّارَ

- جڑ: ف ج ر

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

- واحد: فَاجِرٌ (بدکار شخص)
- جمع: فُجَّارٌ (بدکار لوگ)
- معنیٰ: بدکار لوگ

❖ جَحِيم

- جڑ: ج ح م
- واحد: جَحِيمٌ (جہنم)
- معنیٰ: جہنم، شدید آگ

آیت 15: يَصلَونَهَا يَومَ ٱلدِّينِ

❖ يَصلَونَهَا

- جڑ: ص ل ي
- ماضی: صَلِيَ (اس نے جلایا)
- مضارع: يَصْلَى (وہ جلاتا ہے)
- مصدر: صِلَايَةٌ / صَلًى (جلانا)
- باب: سَمِعَ يَسْمَعُ (مجرد)
- معنیٰ: جلنا، جلانا

❖ يَومَ

- جڑ: ي و م
- واحد: يَوْمٌ (دن)
- جمع: أَيَّامٌ (دن)
- قسم: اسم (مذکر)
- معنیٰ: دن

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

❖ ٱلدِّينِ

- پہلے بیان ہو چکا ہے (آیت 9)
- معنی: جزاء، حساب

سورۃ الانفطار: آیات 16 تا 18 کا لسانی تجزیہ (عربی-اردو)

آیت 16: وَمَا هُم عَنهَا بِغَآئِبِينَ

❖ هُم

- معنی: وہ (جمع مذکر کے لیے ضمیر)

❖ بِغَآئِبِينَ

- جڑ: غ ي ب
- واحد: غَائِبٌ (غائب / غیر حاضر)
- جمع: غَائِبُونَ / غَائِبِينَ (غائبین / غیر حاضر لوگ)
- قسم: اسم (مذکر)
- معنی: غیر حاضر، دور

آیت 17: وَمَآ أَدرَىٰكَ مَا يَومُ ٱلدِّينِ

❖ أَدرَىٰكَ

- جڑ: د ر ي
- ماضی: أَدْرَى (اس نے آگاہ کیا)
- مضارع: يُدْرِي (وہ آگاہ کرتا ہے)
- مصدر: إِدْرَاءٌ (آگاہ کرنا)
- باب: افعال (مزید فیہ)

- معنی: کسی کو علم دینا / آگاہ کرنا

❖ يَومُ

- پہلے بیان ہو چکا ہے (آیت 15)
- معنی: دن

❖ ٱلدِّينِ

- پہلے بیان ہو چکا ہے (آیت 9)
- معنی: جزا، حساب

آیت 18: ثُمَّ مَآ أَدرَىٰكَ مَا يَومُ ٱلدِّينِ

یہ تجزیہ ہر لفظ کی جڑ، صرفی حالت، باب، معنی اور اردو وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے تاکہ قرآن فہمی کے طلبہ کے لیے آسانی ہو۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

چوتھا حصہ

(سورۃ التکویر کے موضوعات اور عنوانات سے متعلق آیات)

چوتھا حصہ (سورۃ التکویر کے موضوعات اور عنوانات)

قرآن کی ان آیات کا مجموعہ جو کسی خاص موضوع یا عنوان سے متعلق ہیں۔ اس حصے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ہم کس طرح قرآن کی دیگر متعلقہ آیات کے ذریعے بہتر سمجھ سکتے ہیں اس موضوع کو۔

یہ طریقہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جب ہم کسی موضوع یا عنوان پر غور کرتے ہیں تو قرآن کی مختلف آیات کو جمع کر کے، ان کے درمیان تعلق کو سمجھ کر، ہم اس موضوع کی گہرائی میں جاسکتے ہیں اور اس سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح ایک ہی موضوع پر قرآن کی مختلف آیات کو جمع کرنا، اس موضوع کی مکمل اور جامع تفہیم میں مدد دیتا ہے۔

سورۃ الانفطار: ہر آیت کے موضوع کے مطابق متعلقہ آیات

آیت 1: إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنفَطَرَتۡ

موضوع: قیامت کے دن کا ئناتی انقلاب

سورۃ الانشقاق (84:1):

عربی: إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتۡ

ترجمہ: "جب آسمان پھٹ جائے گا۔"

سورۃ الحاقہ (69:16):

- ❖ عربی: وَٱنشَقَّتِ ٱلسَّمَآءُ فَهِيَ يَوۡمَئِذٖ وَاهِيَةٞ
- ترجمہ: "اور آسمان پھٹ جائے گا، تو وہ اس دن کمزور ہو جائے گا۔"

آیت 2: وَإِذَا ٱلۡكَوَاكِبُ ٱنتَثَرَتۡ

موضوع: ستاروں کا بکھر جانا اور ترتیب کا ختم ہونا

سورۃ التکویر (81:2):

- ❖ عربی: وَإِذَا ٱلنُّجُومُ ٱنكَدَرَتۡ

ترجمہ: "اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔"

سورۃ المرسلات (77:8):

- ❖ عربی: فَإِذَا ٱلنُّجُومُ طُمِسَت
  - ترجمہ: "پھر جب ستارے مٹا دیے جائیں گے۔"

آیت 3: وَإِذَا ٱلبِحَارُ فُجِّرَت
موضوع: سمندروں کا پھٹ پڑنا سورۃ التکویر (81:6)

❖ عربی: وَإِذَا ٱلبِحَارُ سُجِّرَت

ترجمہ: "اور جب سمندر بھڑکائے جائیں گے۔"

سورۃ الملک (67:30):

❖ عربی: قُل أَرَءَيتُم إِن أَصبَحَ مَآؤُكُم غَورًا

ترجمہ: "کہہ دو: کیا تم نے دیکھا اگر تمہارا پانی زمین میں اتر جائے..." سورۃ الرحمن (55:19–20):

❖ عربی: مَرَجَ ٱلبَحرَينِ يَلتَقِيَانِ ۞ بَينَهُمَا بَرزَخٌ لَّا يَبغِيَانِ

ترجمہ: "اس نے دو سمندروں کو چھوڑ دیا، وہ ملتے ہیں۔ ان کے درمیان ایک پردہ ہے، وہ تجاوز نہیں کرتے۔"

آیت 4: وَإِذَا ٱلقُبُورُ بُعثِرَت
موضوع: قبروں کا الٹ دیا جانا اور مردوں کا زندہ ہونا

سورۃ الزلزلہ (99:6)

❖ عربی: يَومَئِذ يَصدُرُ ٱلنَّاسُ أَشتَاتًا لِّيُرَواْ أَعمَٰلَهُم

ترجمہ: "اس دن لوگ مختلف گروہوں میں نکلیں گے تاکہ ان کے اعمال انہیں دکھائے جائیں۔" سورۃ

البقرہ(2:260):

❖ عربی: كَذَٰلِكَ يُحۡيِ ٱللَّهُ ٱلۡمَوۡتَىٰ

ترجمہ:"اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرتا ہے۔"

آیت5: عَلِمَتۡ نَفۡسٞ مَّا قَدَّمَتۡ وَأَخَّرَتۡ

موضوع: قیامت کے دن اعمال کی آگاہی

سورۃ الزلزلہ(99:7–8):

❖ عربی:فَمَن يَعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرٗا يَرَهُۥ وَمَن يَعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٖ شَرّٗا يَرَهُۥ

ترجمہ:"پس جو ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا، اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔"

سورۃ النبأ(78:40):

❖ عربی:إِنَّآ أَنذَرۡنَٰكُمۡ عَذَابٗا قَرِيبٗا يَوۡمَ يَنظُرُ ٱلۡمَرۡءُ مَا قَدَّمَتۡ يَدَاهُ

ترجمہ:"ہم نے تمہیں قریب عذاب سے ڈرایا ہے، جس دن انسان دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا۔"

سورۃ الحاقہ(69:19):

❖ عربی:فَأَمَّا مَنۡ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ

ترجمہ:"پھر جس کو اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا..."

آیت6: يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلۡكَرِيمِ

موضوع: انسان کی ناشکری اور اللہ کی مہربانی سے غفلت

سورۃ المعارج(70:19–21):

❖ عربی:إِنَّ ٱلۡإِنسَٰنَ خُلِقَ هَلُوعًا[١٩] إِذَا مَسَّهُ ٱلشَّرُّ جَزُوعٗا[٢٠]وَإِذَا مَسَّهُ ٱلۡخَيۡرُ مَنُوعًا

ترجمہ: "بیشک انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے: جب اسے برائی پہنچتی ہے تو گھبرا جاتا ہے، اور جب اسے بھلائی ملتی ہے تو بخیل ہو جاتا ہے۔"

سورۃ یٰسٓ (36:77):

❖ عربی: أَوَلَمْ يَرَ ٱلْإِنسَـٰنُ أَنَّا خَلَقْنَـٰهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ

ترجمہ: "کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا، پھر اچانک وہ کھلا جھگڑالو بن گیا؟"

آیت 7: ٱلَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ

موضوع: اللہ کی انسان کو بہترین صورت میں پیدا کرنا

سورۃ التین (95:4):

❖ عربی: لَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَـٰنَ فِيٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ

ترجمہ: "ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا۔"

سورۃ الإسراء (17:70):

❖ عربی: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ ءَادَمَ

ترجمہ: "اور ہم نے بنی آدم کو عزت دی..."

آیت 8: فِيٓ أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ

موضوع: انسان کی تخلیق اور اللہ کی مرضی

سورۃ الحجر (15:26):

❖ عربی: وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَـٰنَ مِن صَلْصَـٰلٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ

ترجمہ: "اور ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا، جو سیاہ کیچڑ سے تھی۔"

سورۃ القیامہ (75:36–37):

❖ عربی: أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَـٰنُ أَن يُتْرَكَ سُدًى [٣٦] أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ

ترجمہ: "کیا انسان سمجھتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا وہ نطفہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا؟"

سورۃ المؤمنون (23:12–14):

❖ عربی: وَلَقَد خَلَقنَا ٱلإِنسَـٰنَ مِن سُلَـٰلَة مِّن طِين

ترجمہ: "اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا۔"

یہ ہر آیت کے موضوع کے مطابق دیگر قرآنی آیات، جو قیامت، تخلیق انسان، اعمال کی جوابدہی اور اللہ کی قدرت وحکمت کو نمایاں کرتے ہیں۔

سورۃ الانفطار: آیات 9 تا 18 کے موضوعات کے مطابق متعلقہ قرآنی آیات

آیت 9: كَلَّا بَل تُكَذِّبُونَ بِٱلدِّينِ

موضوع: قیامت کے دن کا انکار

سورۃ المطففین (83:11):

❖ عربی: ٱلَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَومِ ٱلدِّينِ

ترجمہ: "جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔"

سورۃ الانعام (6:31):

❖ عربی: قَد خَسِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ بِلِقَآءِ ٱللَّهِ

ترجمہ: "یقیناً وہ لوگ خسارے میں رہے جنہوں نے اللہ سے ملاقات کو جھٹلایا۔"

سورۃ ق (50:12):

❖ عربی: كَذَّبَت قَبلَهُم قَومُ نُوح

ترجمہ: "ان سے پہلے قومِ نوح نے جھٹلایا تھا..."

آیت 10: وَإِنَّ عَلَيكُم لَحَـٰفِظِينَ

موضوع: اعمال کو لکھنے والے فرشتے

سورۃ ق (50:17–18):

❖ عربی: إِذ يَتَلَقَّى ٱلمُتَلَقِّيَانِ عَنِ ٱليَمِينِ وَعَنِ ٱلشِّمَالِ قَعِيد

ترجمہ: "جب دو لینے والے (فرشتے) دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے وصول کرتے ہیں۔"

سورۃ الزلزلہ (99:6–7):

❖ عربی: لیروا أعمالهم يَوۡمَئِذٖ يَصۡدُرُ ٱلنَّاسُ أَشۡتَاتٗا

ترجمہ: "اس دن لوگ مختلف گروہوں میں نکلیں گے تاکہ ان کے اعمال انہیں دکھائے جائیں۔"

آیت 11: كِرَامٗا كَٰتِبِينَ
موضوع: معزز لکھنے والے فرشتے

سورۃ ق (50:18):

❖ عربی: مَّا يَلۡفِظُ مِن قَوۡلٍ إِلَّا لَدَيۡهِ رَقِيبٌ عَتِيد

ترجمہ: "وہ کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک تیار نگران (فرشتہ) ہوتا ہے۔"

سورۃ المطففین (83:21):

❖ عربی: كِتَٰبٞ مَّرۡقُوم

❖ ترجمہ: "[یہ] ایک لکھا ہوا رجسٹر ہے۔"

آیت 12: يَعۡلَمُونَ مَا تَفۡعَلُونَ
موضوع: فرشتوں اور اللہ کی طرف سے اعمال کا مکمل علم

سورۃ یونس (10:61):

❖ عربی: وَمَا يَعۡزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثۡقَالِ ذَرَّةٖ

ترجمہ: "تمہارے رب سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔"

سورۃ التوبہ (9:105):

❖ عربی: وَقُلِ ٱعۡمَلُواْ فَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُم

ترجمہ: "اور کہہ دو: عمل کرو، اللہ تمہارے عمل کو دیکھے گا۔"

Free Online Islamic Encyclopedia

آیت 13: إِنَّ ٱلۡأَبۡرَارَ لَفِي نَعِيم

موضوع: نیک لوگوں کے لیے انعام

سورۃ المطففین (83:22):

- ❖ عربی: إِنَّ ٱلۡأَبۡرَارَ لَفِي نَعِيمٍ

ترجمہ: "یقیناً نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے۔"

سورۃ البقرہ (2:25):

- ❖ عربی: وَبَشِّرِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ

ترجمہ: "اور ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔"

سورۃ الانسان (76:12):

- ❖ عربی: وَجَزَىٰهُم بِمَا صَبَرُواْ جَنَّةً وَحَرِيرًا

ترجمہ: "اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشم دیا جائے گا۔"

آیت 14: وَإِنَّ ٱلۡفُجَّارَ لَفِي جَحِيم

موضوع: بدکاروں کے لیے عذاب

سورۃ المطففین (83:14–15):

- ❖ عربی: كَلَّآ إِنَّهُم عَن رَّبِّهِم يَومَئِذ لَّمَحجُوبُونَ

ترجمہ: "ہرگز نہیں! اس دن وہ اپنے رب سے پردہ میں رکھے جائیں گے۔"

سورۃ مریم (19:86):

- ❖ عربی: وَنَسُوقُ ٱلمُجرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِردا

ترجمہ: "اور ہم مجرموں کو پیاسے جہنم کی طرف ہانکیں گے۔"

سورۃ الاعراف (7:41):

- ❖ عربی: لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَاد وَمِن فَوقِهِم غَوَاش

GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

❖ ترجمہ: "ان کے لیے جہنم کا بچھونا ہے اور ان کے اوپر آگ کی چادریں ہیں۔"

آیت 15: يَصۡلَوۡنَهَا يَوۡمَ ٱلدِّينِ

موضوع: قیامت کے دن جہنم میں داخل ہونا

سورۃ الواقعہ (56:94):

❖ عربی: وَتَصۡلِيَةُ جَحِيمٍ

ترجمہ: "اور جہنم میں جلنا۔"

سورۃ الحجر (15:43–44):

❖ عربی: وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوۡعِدُهُمۡ أَجۡمَعِينَ

ترجمہ: "اور یقیناً جہنم سب کے لیے وعدہ کی جگہ ہے۔"

سورۃ النبأ (78:30):

❖ عربی: فَذُوقُواْ فَلَن نَّزِيدَكُمۡ إِلَّا عَذَابًا

❖ ترجمہ: "پس چکھو، ہم تمہیں عذاب کے سوا کچھ نہ بڑھائیں گے۔"

آیت 16: وَمَا هُمۡ عَنۡهَا بِغَآئِبِينَ

موضوع: مجرم ہمیشہ عذاب میں رہیں گے

سورۃ ابراہیم (14:49):

❖ عربی: وَتَرَى ٱلۡمُجۡرِمِينَ يَوۡمَئِذٖ مُّقَرَّنِينَ فِي ٱلۡأَصۡفَادِ

ترجمہ: "اور اس دن تم مجرموں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھو گے۔"

آیت 17: وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا يَوۡمُ ٱلدِّينِ

موضوع: قیامت کے دن کی عظمت

سورۃ القیامہ (75:12):

❖ عربی: إِلَىٰ رَبِّكَ يَوۡمَئِذٍ ٱلۡمُسۡتَقَرُّ

Free Online Islamic Encyclopedia

ترجمہ: "اس دن ٹھہرنے کی جگہ تیرے رب ہی کے پاس ہے۔"

سورۃ المطففین (83:6):

❖ عربی: يَوۡمَ يَقُومُ ٱلنَّاسُ لِرَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ

ترجمہ: "جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔"

سورۃ الزلزلہ (99:1–2):

❖ عربی: إِذَا زُلۡزِلَتِ ٱلۡأَرۡضُ زِلۡزَالَهَا

ترجمہ: "جب زمین اپنی پوری شدت سے ہلا دی جائے گی۔"

آیت 18: ثُمَّ مَآ أَدۡرَىٰكَ مَا يَوۡمُ ٱلدِّينِ

موضوع: قیامت کے دن کی ہولناکی کا اعادہ

سورۃ القارعہ (101:4):

❖ عربی: يَوۡمَ يَكُونُ ٱلنَّاسُ كَٱلۡفَرَاشِ ٱلۡمَبۡثُوثِ

ترجمہ: "جس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔"

سورۃ المطففین (83:4):

❖ عربی: أَلَا يَظُنُّ أُوْلَـٰٓئِكَ أَنَّهُم مَّبۡعُوثُونَ

ترجمہ: "کیا وہ یہ گمان نہیں کرتے کہ وہ اٹھائے جائیں گے؟"

سورۃ المعارج (70:4):

❖ عربی: فِي يَوۡمٖ كَانَ مِقۡدَارُهُۥ خَمۡسِينَ أَلۡفَ سَنَةٖ

ترجمہ: "ایک دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔"

یہ جدول ہر آیت کے موضوع کے مطابق دیگر قرآنی آیات،، جو قیامت، اعمال کی جوابدہی، نیک و بد کے انجام اور اللہ کی قدرت و انصاف کو اجاگر کرتے ہیں۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

سورۃ الانفطار: آیت 19 کے موضوع کے مطابق متعلقہ قرآنی آیات

آیت: يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا وَٱلْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ

موضوع: قیامت کے دن اللہ کی مکمل اور مطلق بادشاہت واختیار

متعلقہ آیات (عربی متن اور ترجمہ کے ساتھ)

سورۃ	آیت
الفرقان (25:26)	ٱلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ ٱلْحَقُّ لِلرَّحْمَـٰنِ
الاخلاص (112:2)	ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ
الانعام (6:62)	ثُمَّ رُدُّوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ

وضاحت

سورۃ الفرقان (25:26):

اس آیت میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن حقیقی بادشاہت صرف اللہ (الرحمن) کے لیے ہوگی۔ دنیا میں جو بھی اقتدار یا اختیار تھا، وہ اس دن ختم ہو جائے گا اور صرف اللہ کی حاکمیت باقی رہے گی۔

سورۃ الاخلاص (112:2):

"اللہ الصمد" یعنی اللہ ہی سب کا حاجت روا اور پناہ دینے والا ہے۔ قیامت کے دن ہر شخص کو صرف اللہ کی طرف رجوع کرنا ہوگا، اور کوئی کسی کے کام نہ آسکے گا۔

• سورۃ الانعام (6:62):

اس آیت میں بیان ہے کہ سب لوگ بالآخر اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے، جو ان کا سچا مالک اور سرپرست ہے۔ اس دن ہر فیصلہ اور اختیار صرف اللہ کے پاس ہوگا۔

خلاصہ

سورۃ الانفطار کی آخری آیت (19) اور اس کے موضوع سے متعلق دیگر قرآنی آیات اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہیں

کہ قیامت کے دن کسی بھی جان کو کسی دوسرے کے لیے کوئی اختیار یا مدد حاصل نہ ہوگی، اور تمام معاملات کا فیصلہ صرف اللہ کے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ انسان کو اللہ کی مطلق بادشاہت، انصاف اور اختیار کا شعور دلاتی ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

پانچواں حصہ

تفسیر بالقرآن

پانچواں حصہ (تفسیر بالقرآن)(Tafseer Bil Quran)

1. ابرار اور فجار کے انجام پر قرآنی آیات کی روشنی (سورۃ الانفطار کی آیات)

(إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ (١٣) وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ (١٤) يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ)

ابرار (نیک لوگوں) کی نعمتیں:

سورۃ المطففین (83:18–28) میں ابرار کے لیے جنت کی نعمتوں کا تفصیلی ذکر ہے

(كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ (١٨) وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ (١٩) كِتَابٌ مَرْقُومٌ (٢٠) يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ (٢١) إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ (٢٢) عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ (٢٣) تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ (٢٤) يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ (٢٥) خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ (٢٦) وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ (٢٧) عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ)

ان آیات میں بیان ہوا کہ ابرار کے اعمال کا ریکارڈ علیین میں ہے، ان کے چہروں پر نعمتوں کی رونق ہوگی، انہیں اعلیٰ مشروب پلایا جائے گا اور وہ آرام دہ نشستوں پر ہوں گے۔

فجار (بدکاروں) کا انجام

سورۃ المطففین (83:7–17) میں فجار کے لیے عذاب اور رسوائی بیان ہوئی

(كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ (٧) وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ (٨) كِتَابٌ مَرْقُومٌ (٩) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ (١٠) الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ (١١) وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ (١٢) إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (١٣) كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (١٤) كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ (١٥) ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ (١٦) ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ)

یہ آیات بتاتی ہیں کہ فجار کا نامہ اعمال سجّین میں ہے، ان پر اللہ کی رحمت سے پردہ ہوگا، وہ جہنم میں جھونک دیے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا: "یہ وہی ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔"

2- (وَمَا هُمۡ عَنۡهَا بِغَائِبِينَ)

ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا:

شیخ عطیہ سالم نے "أضواء البيان" میں لکھا:

یہ آیت کافروں کے ہمیشہ جہنم میں رہنے کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ (١٤) يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ (١٥) وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ)

اسی طرح اللہ کا فرمان ہے:

(وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ)

یعنی وہ لوگ جہنم سے کبھی باہر نہیں نکلیں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

3.(يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ)

قیامت کے دن صرف اللہ کا اختیار

- امام طبری نے صحیح سند کے ساتھ قتادہ سے نقل کیا:

اس دن کسی کے پاس کوئی اختیار یا فیصلہ نہیں ہو گا، سوائے رب العالمین کے۔

- اسی مفہوم کو سورۃ لقمان (31:33) میں بھی بیان کیا گیا:

(وَٱخۡشَوۡاْ يَوۡمًا لَّا يَجۡزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِۦ وَلَا مَوۡلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِۦ شَيۡـًٔا)

یعنی اس دن نہ باپ بیٹے کے کام آئے گا اور نہ بیٹا باپ کے کسی کام آسکے گا۔

چھٹا حصہ

(احادیث کا مجموعہ)

وہ احادیث کا مجموعہ جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کیا ہے

Unit 16: Man's Forgetfulness of Allah's Grace (Ayaat 6-8)

1.Warning Against Ingratitude

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ ، " إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظْ اللَّهَ يَحْفَظْكَ احْفَظْ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ " ، قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ))[3]

سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری پر پیچھے تھا، آپ نے فرمایا: ”اے لڑکے! بیشک میں تمہیں چند اہم باتیں بتلا رہا ہوں: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف اللہ سے مانگو، جب مدد چاہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو، اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور

---

[3] (سنن ترمذي، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم:2516)

(سنن ترمذی/کتاب: احوال قیامت، رقت قلب اور ورع، حدیث نمبر: 2516)

(Jami` at-Tirmidhi , Chapters on the description of the Day of Judgement, Ar-Riqaq, and Al-Wara' , Chapter: The Hadith of Hanzalah, Hadith 2516)

(تقدیر کے) صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔"

Ibn 'Abbas narrated:I was behind the Prophet(s.a.w) one day when he said: 'O boy! I will teach you a statement: Be mindful of Allah and He will protect you. Be mindful of Allah and you will find Him before you. When you ask, ask Allah, and when you seek aid, seek Allah's aid. Know that if the entire creation were to gather together to do something to benefit you- you would never get any benefit except that Allah had written for you. And if they were to gather to do something to harm you- you would never be harmed except that Allah had written for you. The pens are lifted and the pages are dried.

- Narrated Abdullah ibn Abbas: The Prophet ﷺ said, "Be mindful of Allah, and He will protect you. Be mindful of Allah, and you will find Him before you." (Sunan al-Tirmidhi 2516, Hasan)

2.Reflection on Allah's Blessings

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ "، قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: عَلَيْكُمْ))[4]

---

[4] (صحيح مسلم،كِتَاب الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ، باب مَا جَاءَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ : ترقيم فوادعبدالباقی:2963)

(صحیح مسلم، زہد اور رقت انگیز باتیں، باب: دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہونے کے بیان میں:2963)

Sahih Muslim, The Book of Zuhd and Softening of Hearts, Hadith 2963

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کی طرف دیکھو جو (مال ور جمال میں) تم سے کمتر ہے، اس کی طرف مت دیکھو جو تم سے فائق ہے، یہ لائق تر ہے اسکے کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔" ابو معاویہ نے کہا: "(وہ نعمت) جو تم پر کی گئی۔"

Abu Huraira reported Allah's Messenger (ﷺ) as saying: Look at those who stand at a lower level than you but don't look at those who stand at a higher level than you, for that is better-suited that you do not disparage Allah's favors. In the chain narrated by Abu Mu'awiya's he said: Upon you.

❖ Narrated Abu Huraira: The Prophet ﷺ said, "Look at those below you (in wealth) and do not look at those above you, for that will make you appreciate Allah's blessings upon you." (Sahih Muslim 2963)

3 The Grace of Allah in Creation

((عن أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ جَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ، وَالْأَبْيَضُ، وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ، وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِيثُ، وَالطَّيِّبُ"، زَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ))[5]

---

[5] (سنن ابي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، باب فِي الْقَدَرِ:4693، سنن الترمذى/تفسيرالقرآن3(2955)، (تحفة الأشراف:9025)، وقد أخرجه: مسند احمد (4/400،406)، قال الشيخ الألباني: صحيح)

(سنن ابي داود، کتاب: سنتوں کا بیان، باب: تقدیر (قضاء و قدر) کا بیان۔ حدیث نمبر: 4693، سنن الترمذی/تفسیر القرآن 3 (2955)، (تحفۃ الأشراف: 9025)، مسند احمد (4/400،406)، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

Sunan Abi Dawud, Model Behavior of the Prophet (Kitab Al-Sunnah), Chapter: Belief In Divine Decree, Hadith No: 4693

سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے آدم کو ایک مٹھی مٹی سے پیدا کیا جس کو اس نے ساری زمین سے لیا تھا، چنانچہ آدم کی اولاد اپنی مٹی کی مناسبت سے مختلف رنگ کی ہے، کوئی سفید، کوئی سرخ، کوئی کالا اور کوئی ان کے درمیان، کوئی نرم خو، تو کوئی درشت خو، سخت گیر، کوئی خبیث تو کوئی پاک باز"۔

Abu Musa al-Ash'ari reported the Messenger of Allah ﷺ as saying: Allah created Adam from a handful which he took from the whole of the earth; so the children of Adam are in accordance with the earth: some red, some white, some black, some a mixture, also smooth and rough, bad and good.

- ❖ Narrated Abu Musa Al-Ash'ari: The Prophet ﷺ said, "Allah created Adam from a handful of earth taken from different parts of the earth." This diversity reflects Allah's wisdom and blessings in creation. (Sahih Muslim 2996)

Unit 17: Accountability, Reward for the Righteous, and Punishment for the Disobedient (Ayaat 9-19)

.1 Accountability and Guardian Angels Recording Deeds

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ، كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ")) [6]

---

[6] (صحيح البخاري، كِتَاب مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ:555،7429،مسلم:632)

(صحیح بخاری/کتاب: اوقات نماز کے بیان میں/باب: نماز عصر کی فضیلت کے بیان میں۔ حدیث نمبر: 555،7429، حدیث متعلقہ

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "رات اور دن میں فرشتوں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں اور فجر اور عصر کی نمازوں میں (ڈیوٹی پر آنے والوں اور رخصت پانے والوں کا) اجتماع ہوتا ہے۔ پھر تمہارے پاس رہنے والے فرشتے جب اوپر چڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہت زیادہ اپنے بندوں کے متعلق جانتا ہے، کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے جب انہیں چھوڑا تو وہ (فجر کی) نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔

Narrated Abu Huraira: Allah's Apostle said, "Angels come to you in succession by night and day and all of them get together at the time of the Fajr and `Asr prayers. Those who have passed the night with you (or stayed with you) ascend (to the Heaven) and Allah asks them, though He knows everything about you well, "In what state did you leave my slaves?" The angels reply: "When we left them they were praying and when we reached them, they were praying".

❖ Narrated Abu Huraira: The Prophet ﷺ said, "The angels take turns among you by night and day, and they all assemble at the dawn and afternoon prayers. Then those who have stayed with you ascend, and Allah asks them, though He knows all." (Sahih al-Bukhari 555)

ابواب: دن ورات کے فرشتوں کا فجر وعصر میں جمع ہونا، صحیح مسلم: 632)

Sahih al-Bukhari , The Book of The Times of As-Salat (The Prayers) and Its Superiority, Chapter. Superiority of the Asr prayer, Hadith No: 555 , 7429 , Sahih Muslim : 632

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

.2Reward for the Righteous

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللَّهُ: "أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ"))[7]

سیدنا ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: "میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں، جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی خیال گزرا ہے۔ اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو" فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ"، "پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کیا چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔"

Narrated Abu Huraira: Allah's Apostle said, "Allah said, "I have prepared for My Pious slaves things which have never been seen by an eye, or heard by an ear, or imagined by a human being." If you wish, you can recite this Ayat from the Holy Qur'an:--"No soul knows what is kept hidden for them, of joy as a reward for what they used to do." (32.17)

---

[7] (صحيح البخاري، كِتَاب بَدْءِ الْخَلْقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ:3244،صحيح مسلم 2824:)

(صحیح بخاری / کتاب: اس بیان میں کہ مخلوق کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی / باب: جنت کا بیان اور یہ بیان کہ جنت پیدا ہو چکی ہے۔ حدیث نمبر:3244، صحیح مسلم:2824)

The Book of The Beginning of Creation, Chapter. What is said regarding the characteristics of Paradise, and the fact that it has already been created (and does exist now), Hadith No: 3244

❖ Narrated Abu Huraira: The Prophet ﷺ said, "Allah has prepared for His righteous servants in Paradise what no eye has seen, no ear has heard, and no heart has conceived." (Sahih Muslim 2824)

3The Punishment of the Wicked on the Day of Judgment (Al Silsila Sahiha)[8]

((إن اهل النار ليبكون حتى لو اجريت السفن في دموعهم لجرت، وإنهم ليبكون الدم. يعني مكان الدمع".-" إن أهل النار ليبكون حتى لو أجريت السفن في دموعهم لجرت، وإنهم ليبكون الدم. يعني مكان الدمع))

سیدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنمی اتنا روئیں گے (اور اتنے آنسو روئیں گے کہ) اگر ان میں کشتی چلائی جائے تو وہ بھی چل پڑے گی، وہ پانی کے آنسوؤں کی جگہ خون کے آنسو روئیں گے۔“

Sayyiduna Abu Musa [Al Ash'ari] (radiyallahu 'anhu) said: "Verily the people of Jahannam will cry [so much] therein, that if ships were set to sail in their tears, they would sail. They would be crying blood [instead of tears]"...

❖ Narrated Abu Huraira: The Prophet ﷺ said, "The people of Hell will cry until they have no tears left; then they will cry blood." (Sunan Ibn Majah 4320, Hasan)

These hadiths support the key themes of Surah Al-Infitar, including the terrifying events on the Day of Judgment, the importance of remembering Allah's grace, human accountability, and the

---

[8] Hadees Number: 3997 / Arabic Hadees Number: 1679 Status: Sahih

consequences awaiting the righteous and the disobedient on the Day of Judgment. Each hadith is authentic and provides deeper insight into these topics.

ما شاء ركبك :

ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: "یا رسول اللہ! میری بیوی نے سیاہ رنگ کا لڑکا جنا ہے اور میں نے اس کو (اپنا بیٹا) تسلیم نہیں کیا۔" تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: "کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟" اس نے کہا: "ہاں۔" آپ ﷺ نے پوچھا: "ان کے رنگ کیسے ہیں؟" اس نے کہا: "سرخ ہیں۔" آپ ﷺ نے پوچھا: "کیا ان میں کوئی خاکی (اَورَق) بھی ہے؟" اس نے کہا: "ہاں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ کیسے ہو گیا؟" اس نے کہا: "شاید اس کا کوئی نسبی اثر ہو۔" تو نبی ﷺ نے فرمایا: "یہ بھی شاید اس کا نسبی اثر ہو۔"[9] اسی طرح ایک اور روایت میں ہے: اعرابی نے کہا: "میری بیوی نے سیاہ لڑکا جنا اور میں نے اس کو تسلیم نہیں کیا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟" اس نے کہا: "ہاں۔" آپ ﷺ نے پوچھا: "ان کے رنگ کیسے ہیں؟" اس نے کہا: "سرخ ہیں۔" آپ ﷺ نے پوچھا: "کیا ان میں کوئی خاکی ہے؟" اس نے کہا: "ہاں، ان میں خاکی بھی ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ کیسے ہو گیا؟" اس نے کہا: "شاید اس کا کوئی نسبی اثر ہو۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ بھی شاید اس کا نسبی اثر ہو۔" اور آپ ﷺ نے اس کو بیٹے سے انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔[10]

تشریح:

- ❖ شریعتِ اسلامیہ میں نسب اور نسل کی حفاظت مقاصدِ شریعت میں سے ہے، اس لیے اس معاملے میں شکایت صرف یقینی ثبوت پر ہی قبول کی جاتی ہے۔

---

[9] (الراوي : أبو هريرة | المحدث : مسلم | المصدر : صحيح مسلم | الصفحة أو الرقم :1500| خلاصة حكم المحدث : [صحيح] | التخريج : أخرجه البخاري (7314)، ومسلم (1500) واللفظ له)

[10] (الراوي : أبو هريرة | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري | الصفحة أو الرقم:7314| خلاصة حكم المحدث : [صحيح] | التخريج : أخرجه مسلم (1500) باختلاف يسير)

- ❖ نبی ﷺ کی تعلیم کا حسن ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے اعرابی کو اس کی سمجھ کے مطابق مثال دے کر قائل کیا۔
- ❖ اس حدیث میں قیاس اور مثال کے ذریعے تعلیم دینا، اور یہ کہ بچہ باپ سے ہی منسوب ہوگا چاہے رنگ مختلف ہو۔
- ❖ تعریض (اشارے سے) بیٹے سے انکار کرنا قذف نہیں ہے اور اس پر حد نہیں ہے۔

حديث البطاقة:

ایک شخص کے بارے میں حدیث ہے کہ اس کے پاس 99 رجسٹر ہوں گے، ہر رجسٹر نظر کی حد تک پھیلا ہوا، پھر اس کے پاس ایک چھوٹی سی پرچی (بطاقہ) لائی جائے گی جس پر لکھا ہوگا: "لا إله إلا الله"۔ وہ کہے گا: "اے رب! اس پرچی کا ان رجسٹروں کے مقابلے میں کیا وزن؟" اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔" پھر وہ پرچی میزان کے ایک پلڑے میں اور رجسٹر دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں گے، تو رجسٹر ہلکے ہو جائیں گے اور پرچی بھاری ہو جائے گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے نام کے ساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔"[11]

اسی طرح: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو الگ کرے گا، اس کے سامنے 99 رجسٹر کھولے جائیں گے، ہر رجسٹر نظر کی حد تک پھیلا ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: "کیا ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے لکھنے والے فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟" وہ کہے گا: "نہیں، اے رب!" اللہ فرمائے گا: "کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟" وہ کہے گا: "نہیں، اے رب!" اللہ فرمائے گا: "ہاں، تیرے پاس ہمارے پاس ایک نیکی ہے اور آج تیرے اوپر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔" پھر ایک پرچی نکالی جائے گی جس پر لکھا ہوگا: "أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله" پھر میزان میں رجسٹر ایک پلڑے میں اور پرچی دوسرے پلڑے میں رکھی جائے گی، رجسٹر ہلکے اور پرچی بھاری ہو جائے گی، اور اللہ کے نام کے ساتھ کچھ بھی بھاری نہیں ہو سکتا۔[12]

---

[11] (الراوي : - | المحدث : أحمد شاكر | المصدر : عمدة التفسير | الصفحة أو الرقم :2/7| خلاصة حكم المحدث : [أشار في المقدمة إلى صحته])

[12] (الراوي : عبدالله بن عمرو | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترمذي | الصفحة أو الرقم:

تشریح:

- نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر اللہ کی فضیلت اور اس کے عظیم اجر کی ترغیب دیتے تھے۔
- "بطاقہ" سے مراد چھوٹی پرچی ہے، جس پر "لا إله إلا الله" لکھا تھا۔
- اس حدیث میں میزان اور اس کے دو پلڑوں کا ثبوت ہے۔
- توحید کا کلمہ قیامت کے دن سب سے بھاری ہو گا۔

ستر عیب اور مغفرت

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالی مومن کو قریب کرے گا، اس پر اپنی رحمت کا پردہ ڈالے گا اور اس سے فرمائے گا: کیا تمہیں فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا تمہیں فلاں گناہ یاد ہے؟ وہ کہے گا: ہاں، اے رب! یہاں تک کہ جب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لے گا اور سمجھے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے، تو اللہ فرمائے گا: میں نے دنیا میں انہیں تم سے چھپایا تھا اور آج میں انہیں معاف کر رہا ہوں، پھر اس کو اس کے نیک اعمال کا نامہ اعمال دے دیا جائے گا۔ اور کافر و منافقین کے بارے میں گواہ کہیں گے: هَـٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ (ھود:18)"[13]

اخلاص اور ریاکاری

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن سب سے پہلے جس شخص کا فیصلہ ہو گا: ایک شخص جو شہید ہوا، اس کو لایا جائے گا، اس پر اللہ کی نعمتیں ظاہر کی جائیں گی، وہ اقرار کرے گا، اللہ پوچھے گا: ان نعمتوں کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں جنگ کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، تو نے اس لیے جنگ کی کہ لوگ کہیں: بڑا بہادر ہے، پھر اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر ایک شخص جو علم سیکھتا اور سکھاتا

2639 | خلاصة حكم المحدث : صحيح | التخريج : أخرجه الترمذي (2639)واللفظ له، وأحمد ((6994)

13 (بخاری:2441، مسلم:2768)

تھا اور قرآن پڑھتا تھا، اس کو لایا جائے گا، اللہ اس پر اپنی نعمتیں ظاہر کرے گا، وہ اقرار کرے گا، اللہ پوچھے گا: ان نعمتوں کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لیے قرآن پڑھا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، تو نے اس لیے علم سیکھا کہ لوگ کہیں: بڑا عالم ہے، اور اس لیے قرآن پڑھا کہ لوگ کہیں: بڑا قاری ہے، پھر اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر ایک شخص جس کو اللہ نے مال دیا، اس کو لایا جائے گا، اللہ اس پر اپنی نعمتیں ظاہر کرے گا، وہ اقرار کرے گا، اللہ پوچھے گا: ان نعمتوں کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے ہر اس جگہ مال خرچ کیا جہاں تو پسند کرتا تھا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، تو نے اس لیے خرچ کیا کہ لوگ کہیں: بڑا سخی ہے، پھر اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔" (ابو العباس قرطبی نے کہا: اخلاص عبادت میں واجب ہے اور ریاکاری اسے فاسد کر دیتی ہے۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ سب سے پہلے شہید، عالم اور سخی کا فیصلہ ہو گا، جبکہ دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا، اور ایک اور حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے خون کے معاملات کا فیصلہ ہو گا۔)

یوم لا تملك

جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ﴾ تو رسول اللہ ﷺ نے قریش کو عام اور خاص طور پر بلایا اور فرمایا: "اے قریش کے لوگو! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے بنی کعب! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے بنی عبد مناف! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے بنی ہاشم! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے بنی عبد المطلب! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے فاطمہ بنت محمد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، کیونکہ اللہ کی قسم! میں تمہارے لیے اللہ کے مقابلے میں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا، سوائے اس کے کہ تمہارے ساتھ رشتہ داری ہے جسے میں اس کے حق کے ساتھ جوڑوں گا۔"[14]

---

[14] (الراوي : أبو هريرة | المحدث : ابن كثير | المصدر : تفسير القرآن العظيم | الصفحة أو الرقم: 6/177 | خلاصة حكم المحدث : [روي] مرسلاً والموقوف هو الصحيح | التخريج : أخرجه البخاري (2753) بنحوه، ومسلم (204) باختلاف يسير.)

اسی طرح: "اے بنی عبد مناف! اپنے آپ کو اپنے رب سے خرید لو، میں تمہارے لیے اللہ کے مقابلے میں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔ اے بنی عبد المطلب! اپنے آپ کو اپنے رب سے خرید لو، میں تمہارے لیے اللہ کے مقابلے میں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا، لیکن میرے اور تمہارے درمیان رشتہ داری ہے جسے میں اس کے حق کے ساتھ جوڑوں گا۔"[15]

شرک سے براءت: شفاعتِ نبوی ﷺ کے لیے شرط

ہر نبی کے لیے ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے، ہر نبی نے اپنی دعا جلدی مانگ لی، اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کے لیے شفاعت کے طور پر چھپا رکھی ہے، پس یہ شفاعت اس کو ملے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔[16]

اسی طرح: "ہر نبی کے لیے ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے جسے وہ مانگتا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا آخرت میں اپنی امت کے لیے شفاعت کے طور پر محفوظ رکھوں۔"[17]

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دعا کا حکم دیا اور قبولیت کی ضمانت دی، جیسا کہ ارشاد ہے: ﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [غافر:60] اور نبی ﷺ کثرت سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اللہ آپ کی دعا قبول فرماتا تھا، جیسے آپ نے قریش کے مشرکین پر قحط کی دعا کی تو اللہ نے قبول فرمائی، اور جب آپ نے کفار کے

---

15 (الراوي : موسى بن طلحة | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح النسائي الصفحة أو الرقم: 3647|خلاصة حكم المحدث : صحيح [لغيره])

16 (الراوي : أبو هريرة | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح ابن ماجه | الصفحة أو الرقم :3/401 | خلاصة حكم المحدث : صحيح | التخريج : أخرجه البخاري(6304)، وأحمد(8959)مختصراً، ومسلم(199)، والترمذي(3602)، وابن ماجه(4307) واللفظ له)

17 (الراوي : أبو هريرة | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم:6304| خلاصة حكم المحدث : [صحيح] التخريج : أخرجه البخاري(6304)،ومسلم (198))

سرداروں کے خلاف دعا کی تو وہ بدر کے دن مارے گئے، اور اس کے علاوہ بھی بہت سے مواقع ہیں۔

اس حدیث میں نبی ﷺ نے خبر دی کہ ہر نبی کے لیے ایک قبول شدہ دعا ہے، یعنی اللہ نے ہر نبی کو یہ عزت بخشی کہ وہ جو چاہے دعا کرے اور اللہ اسے ضرور قبول کرے، پس نبی ﷺ نے اپنی قبول شدہ دعا قیامت تک کے لیے اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھی، اور اسے صرف اپنی ذات یا اپنے اہل بیت کے لیے خاص نہیں کیا، اللہ تعالیٰ آپ کو اس امت کے لیے بہترین جزا عطا فرمائے، اور آپ پر بہترین درود بھیجے، کیونکہ آپ جیسا کہ اللہ نے فرمایا: ﴿بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ﴾ [التوبة: 128] اور آپ ﷺ کی شفاعت قیامت کے دن گناہگاروں کے لیے، یا بغیر حساب جنت میں داخلے کے لیے، یا درجات کی بلندی کے لیے ہوگی، ہر ایک اپنی حالت کے مطابق۔

خلاصہ:

❖ قیامت کے دن کسی جان کو کسی کے لیے کچھ اختیار نہ ہوگا۔
❖ نبی ﷺ نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی آگاہ کیا کہ اللہ کے سامنے صرف ایمان اور اعمال صالحہ ہی کام آئیں گے۔
❖ شفاعتِ نبوی ﷺ صرف اس کے لیے ہے جو شرک سے پاک ہو۔
❖ ہر نبی کو ایک قبول شدہ دعا دی گئی، نبی ﷺ نے وہ دعا اپنی امت کے لیے شفاعت کی صورت میں قیامت کے دن کے لیے محفوظ رکھی۔
❖ قیامت کے دن حساب کے بارے میں احادیث

1. جس کا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوا

عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:

«ليس أحد يحاسب يوم القيامة إلا هلك، فقلت: يا رسول الله، أليس قد قال الله تعالى: ﴿فأما من أوتي كتابه بيمينه فسوف يحاسب حسابا يسيرا﴾ فقال رسول الله صلى الله

علیه وسلم: إنما ذلك العرض، وليس أحد يناقش الحساب يوم القيامة إلا عذب. »[18]

یعنی: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن جس کا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔" میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: {جس کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، اس سے آسان حساب لیا جائے گا}؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ صرف پیشی ہے، اور جس سے حساب میں باریکی سے پوچھا گیا وہ عذاب میں مبتلا ہو گا۔"

2. مفلس کون ہے؟

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:

«أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ ؟» قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ»[19]

یعنی: "کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟" صحابہ نے کہا: "ہمارے ہاں مفلس وہ ہے جس کے پاس مال و متاع نہ ہو۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا، لیکن اس نے کسی کو گالی دی، کسی پر تہمت لگائی، کسی کا مال کھایا، کسی کا خون بہایا، کسی کو مارا۔ پھر اس کے نیک اعمال ان مظلوموں کو دے دیے جائیں گے، اگر اس کے نیک اعمال ختم ہو گئے اور ابھی حساب باقی ہے تو ان کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے، پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔"

---

[18] (صحیح البخاری، كتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب، حديث:6537؛ صحيح مسلم)

[19] [صحيح مسلم:2581]

3. حقوق کی ادائیگی

((لَتُؤَدُّنَّ الحُقوقَ إلى أَهلِها ، حتَّى يقادَ الشَّاةُ الجلحاءُ منَ الشَّاةِ القرناءِ))[20]

یعنی: "قیامت کے دن ضرور حقوق ان کے اہل تک پہنچا دیے جائیں گے، یہاں تک کہ بغیر سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلوایا جائے گا۔"

4. اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اور کبریائی

((يَطْوي اللهُ السَّماواتِ يومَ القيامةِ ثُمَّ يأخُذُهنَّ بيدِه اليمنى ثُمَّ يَطْوي الأَرَضين ثُمَّ يأخُذُهنَّ بشمالِه ثُمَّ يقولُ أنا المَلِكُ أين الجبَّارونَ أين المُتكبِّرونَ))[21]

یعنی: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا اور انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ لے گا، پھر زمینوں کو لپیٹ لے گا اور انہیں اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ لے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں! کہاں ہیں جبار اور متکبر لوگ؟"

خلاصہ:

- ❖ قیامت کے دن حساب بہت سخت ہو گا، جس سے باریکی سے پوچھا گیا وہ ہلاک ہوا۔
- ❖ اصل مفلس وہ ہے جو حقوق العباد میں کوتاہی کرے۔
- ❖ قیامت کے دن ہر حق دار کو اس کا حق ملے گا، حتیٰ کہ جانوروں کے درمیان بھی انصاف ہو گا۔
- ❖ اللہ تعالیٰ اپنی کبریائی اور بادشاہت کو ظاہر کرے گا اور سب کو اس کے سامنے جوابدہ ہونا ہو گا۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

---

[20](الراوي : أبو هريرة | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترمذي | الصفحة أو الرقم : ٢٤٢٠ | خلاصة حكم المحدث : صحيح | التخريج : أخرجه مسلم(2582))

[21] (الراوي : عبدالله بن عمر | المحدث : الهيثمي | المصدر : مجمع الزوائد | الصفحة أو الرقم : 10/347 | خلاصة حكم المحدث : رجاله رجال الصحيح غير الحسن بن حماد سجادة وهو ثقة | التخريج : أخرجه البخاري (7412) بنحوه مختصراً، ومسلم (2788)باختلاف يسير)

ساتواں حصہ

(تفسیر بالحدیث)

تفسیر بالحدیث: وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی جاتی ہیں

تفسیر بالحدیث: سورۃ الانفطار

(عربی متن کے ساتھ اردو تشریح) آیت (عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ) کی تفسیر

حدیث: ((مَن سَنَّ سُنَّةً حَسنةً فعمِلَ بِها ، كانَ لَهُ أجرُها وَمِثْلُ أجرِ مَن عملَ بِها ، لا يَنقُصُ مِن أجورِهِم شيئًا . وَمَن سَنَّ سُنَّةً سَيِّئةً فعملَ بِها ، كانَ عليهِ وزرُها وَوِزْرُ مَن عملَ بِها من بعده لا ينقصُ من أوزارِهِم شيئًا))[22]

واقعہ: حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے دور میں ایک شخص آیا۔ اس نے صدقہ مانگا، لیکن لوگ خاموش رہے۔ پھر ایک آدمی نے عطیہ دیا تو دوسروں نے بھی دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کوئی اچھی سنت جاری کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا، اسے اپنے عمل کا پورا ثواب ملے گا، اور ان لوگوں کا ثواب بھی جو اس سنت پر چلیں، بغیر ان کے ثواب میں کمی کیے۔ اور جس نے بری سنت جاری کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا، اس پر اپنے عمل کا پورا گناہ ہوگا، اور ان لوگوں کا گناہ بھی جو اس پر چلیں، بغیر ان کے گناہ میں کمی کیے۔" اس پر حذیفہ بن یمان نے آیت (عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ) کی تلاوت کی۔

حدیث کی تفصیل (صحیح مسلم سے)

الرواية: ((كُنَّا عِنْدَ رَسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ في صَدْرِ النَّهَارِ، فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ، مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ العَبَاءِ. . . فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ لِما رَأَى بِهِمْ مِنَ الفَاقَةِ. . . فَخَطَبَ فَقالَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ﴾. . . ثُمَّ تَصَدَّقَ رَجُلٌ. . . فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأنْصَارِ بصُرَّةٍ. . . ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ. . . فَقالَ رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ: مَن سَنَّ في الإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَن عَمِلَ بهَا بَعْدَهُ، مِن غيرِ أَنْ

---

[22] (الراوي: جرير بن عبدالله المحدث: الألباني المصدر: صحيح ابن ماجه، رقم: ١٦٩ خلاصه حكم: صحيح)

يَنْقُصَ مِن أُجُورِهِمْ شَيءٌ. وَمَن سَنَّ في الإسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كانَ عليه وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَن عَمِلَ بهَا مِن بَعْدِهِ، مِن غيرِ أَنْ يَنْقُصَ مِن أَوْزَارِهِمْ شَيءٌ))[23]

واقعہ: ہم دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ کچھ ننگے پاؤں، ننگے بدن لوگ آئے۔ آپ ﷺ نے ان کی غربت دیکھ کر غمگین ہوئے۔ خطبہ دیا اور سورۃ النساء (آیت ۱) اور سورۃ الحشر (آیت ۱۸) کی تلاوت فرمائی۔ پھر لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دی۔ ایک انصاری نے ایک بڑی تھیلی (صدقہ کی) لائی، پھر سب نے دیا۔ اس پر آپ ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے اسلام میں کوئی اچھی سنت جاری کی، اسے اس کا ثواب ملے گا اور ہر اس شخص کا ثواب بھی جو قیامت تک اس پر عمل کرے، بغیر ان کے ثواب میں کمی کیے۔ اور جس نے بری سنت جاری کی، اس پر اس کا گناہ ہوگا اور ہر اس شخص کا گناہ بھی جو اس پر عمل کرے، بغیر ان کے گناہ میں کمی کیے۔"

حدیث سے مستنبط اسباق:

- ❖ نبی ﷺ کی تعلیمی حکمت: آپ ﷺ موقع کی مناسبت سے لوگوں کو تعلیم دیتے تھے۔ اس واقعہ میں آپ نے غریبوں کی حالت دیکھ کر صدقہ کی ترغیب دی۔
- ❖ اچھی سنت کا اجر: کوئی اچھا کام شروع کرنے والا ہر عمل کرنے والے کے برابر ثواب پاتا ہے۔
- ❖ بری سنت کا گناہ: برائی شروع کرنے والا ہر عمل کرنے والے کے برابر گناہگار ہوتا ہے۔
- ❖ رحمتِ نبوی: آپ ﷺ امت کی بھلائی کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔

← خلاصہ:

یہ حدیث سورۃ الانفطار (آیت ۵) کی عملی تفسیر ہے، جو انسان کو اپنے اعمال کے نتائج سے آگاہ کرتی ہے اور نیکی / بدی کی سنت جاری کرنے کے اثرات واضح کرتی ہے۔

فعن ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عنهما، قال: قال رَسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم: ((مَن سَرَّه أن يَنظُرَ إلى يومِ

---

[23] (الراوي: جرير بن عبدالله المحدث: مسلم المصدر: صحيح مسلم، رقم: ١٠١٧)

القِيامةِ كأنَّه رأيُ عَينٍ فلْيَقرَأْ: إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)) اسے ترمذی (3333)، اور احمد (4806) نے روایت کیا ہے۔ البانی نے " صحیح سنن الترمذی" (3333) میں اسے صحیح کہا، ابن حجر نے "فتح الباری" (8/564) میں اسے حسن قرار دیا، احمد شاکر نے "مسند احمد" (8/96) میں اس کی سند کو صحیح کہا، اور شعیب ارناؤوط نے "مسند احمد" (8/424) میں اس کی سند کو حسن قرار دیا۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ((قام مُعاذٌ فصَلَّى العِشاءَ الآخِرةَ، فطَوَّلَ، فقال النَّبيُّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم: أفتَّانٌ يا مُعاذُ؟! أفتَّانٌ يا مُعاذُ؟! أينَ كُنتَ عن سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَالضُّحى وإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ؟)) اسے نسائی (997) نے روایت کیا ہے۔ البانی نے " صحیح سنن النسائی" (997) میں اسے صحیح کہا۔ ابن کثیر نے "الأحكام الكبير" (3/189) میں کہا: اس حدیث کی اصل صحیح بخاری میں ہے۔ اور حدیث کی اصل صحیحین میں ہے؛ بخاری (6106)، مسلم (465) میں۔ مسلم کے الفاظ: ((اقرَأْ: وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَالضُّحى، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى))۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ (٣٦) عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ (٣٧) أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ (٣٨) كَلَّا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا يَعْلَمُونَ﴾ [المعارج:36-39]

پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی ہتھیلی پر تھوکا اور فرمایا:

«يقولُ اللهُ: يا ابنَ آدمَ أنَّى تُعجِزُني وقد خلَقتُكَ مِن مِثلِ هذه حتَّى إذا سوَّيتُكَ وعدَلتُكَ مَشيْتَ بيْنَ بُردَيْنِ وللأرضِ مِنكَ وَئِيدٌ -يعني شكوى- فجمَعْتَ ومنَعْتَ حتَّى إذا بلَغَتِ التَّراقيَ فقُلتَ: أَتصدَّقُ، وأنَّى أوانُ الصَّدقةِ؟))[24]

---

[24] (الراوي : بسر بن جحاش القرشي | المحدث : الحاكم | المصدر : المستدرك على الصحيحين

ایک شخص جو تم سے پہلے تھا، اس نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی تھی سوائے توحید کے، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے راکھ کر دینا، پھر مجھے ہوا میں بکھیر دینا، [پھر آدھا خشکی میں اور آدھا سمندر میں بکھیر دینا، اللہ کی قسم! اگر اللہ نے مجھ پر قدرت پائی تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو نہ دے]۔ جب وہ مر گیا تو انہوں نے ایسا ہی کیا، [اللہ نے خشکی کو حکم دیا تو اس نے جو کچھ اس میں تھا جمع کر دیا، اور سمندر کو حکم دیا تو اس نے بھی جمع کر دیا]، پھر وہ اللہ کے قبضہ میں کھڑا تھا، اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تجھے اس پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: اے میرے رب! تیری ہیبت (یا ایک روایت میں: تیرے خوف سے اور تو زیادہ جانتا ہے)، اللہ نے اس پر اسے معاف کر دیا، اور اس نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی تھی سوائے توحید کے۔

(الراوي : أبو هريرة | المحدث : الألباني | المصدر : السلسلة الصحيحة الصفحة أو الرقم : 3048 | خلاصة حكم المحدث : إسناده صحيح | التخريج : أخرجه أحمد (8040))

((واللهِ إنْ منكم من أحدٍ إلَّا سيخلو اللهُ به كما يخلو أحدُكم بالقَمرِ ليلةَ البدرِ أو قال ليلتَه يقولُ [يا] ابنَ آدمَ ما غرَّكَ ؟ ابنَ آدمَ ما غرَّكَ ؟ ابنَ آدمَ ما عمِلتَ فيما علِمتَ ؟ ابنَ آدمَ ماذا أجبتَ المرسلينَ))[25]

الصفحة أو الرقم : ٣٩٠١ | خلاصة حكم المحدث : صحيح الإسناد)

[25] (الراوي : عبدالله بن مسعود | المحدث : ابن تيمية | المصدر : بيان تلبيس الجهمية الصفحة أو الرقم : 7/45 | خلاصة حكم المحدث : محفوظ)

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

"الصحیح الکامل" از شیخ ضیاء الرحمن اعظمی رحمہ اللہ سے

سورۃ الانفطار

سورۃ الانفطار کا بیان:

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے، تو لمبی نماز پڑھائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" اے معاذ! کیا تو فتنہ پرور ہے؟ اے معاذ! کیا تو فتنہ پرور ہے؟ تو کہاں تھا ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، ﴿وَالضُّحَى﴾ اور ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾ سے؟"

یہ حدیث صحیح ہے، اسے نسائی نے السنن الکبریٰ (1069) اور المجتبی (997) میں محمد بن قدامہ کے طریق سے روایت کیا ہے، جنہوں نے جریر سے، اور انہوں نے اعمش سے، اعمش نے محارب بن دثار سے، اور انہوں نے جابر سے روایت کی — اور یہی الفاظ ہیں۔ اور اس کی سند صحیح ہے۔

اسے بخاری نے الآدب (6106) اور مسلم نے الصلاۃ (465) میں عمرو بن دینار کے طریق سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا — ان الفاظ کے ساتھ:

"تو سورۃ الشمس و ضحاها، سورۃ سبح اسم ربک الاعلی، سورۃ اقرأ باسم ربک اور سورۃ واللیل اذا یغشی پڑھا کر۔" یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

اور بخاری میں یہ الفاظ ہیں:

سورۃ الشمس و ضحاها، سورۃ سبح اسم ربک الاعلی اور ان جیسی سورتیں پڑھ۔"

پس بخاری و مسلم میں ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾ کا ذکر نہیں، بلکہ صرف محارب بن دثار نے جابر سے نسائی کے طریق میں اس کا اضافہ بیان کیا ہے، اور محارب بن دثار ثقہ راوی ہیں، اس لیے ان کا اضافہ قابلِ قبول ہے۔

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

(1)باب: فرمانِ الٰہی

الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ (٧)

یعنی اُس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھے درست و متوازن بنایا، تیرے قد و قامت کو معتدل و خوبصورت صورت میں ڈھالا جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے۔

بسر بن حجاش قرشی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن اپنی ہتھیلی پر تھوکا، پھر اُس پر اپنی انگلی رکھی اور فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! میں تجھے اس جیسی چیز (یعنی حقیر اور کمزور قطرے) سے پیدا کیا —پھر جب میں نے تجھے درست و متوازن بنایا، تو تو دو چادریں پہن کر زمین پر اکڑتا ہوا چلنے لگا؛ پھر مال جمع کرنے لگا اور خرچ کرنے سے روکے رکھا— یہاں تک کہ جب تیری جان گلے (یعنی سانس کی نالی) تک پہنچ گئی، تو کہنے لگا: اب میں صدقہ دیتا ہوں —حالانکہ اب صدقے کا وقت کہاں!؟"

یہ حدیث صحیح ہے، اسے ابن ماجہ نے (2707)، احمد نے (17842) میں روایت کیا، اور یہی الفاظ احمد کے ہیں۔ حاکم نے (2/502) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ان سب نے حریر بن عثمان ← عبد الرحمن بن میسرہ ← جبیر بن نفیر ← بسر بن حجاش القرشی کے طریق سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند صحیح ہے۔

عبد الرحمن بن میسرہ الحمصی کو ابن حبان اور عجلی نے ثقہ کہا ہے، اور ابو داود نے کہا: "حریر کے تمام شیوخ ثقہ ہیں۔"

ابن حجر نے بھی الإصابة (644) میں اسے صحیح کہا ہے۔

(2)باب: فرمانِ الٰہی

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ (١٠) كِرَامًا كَاتِبِينَ (١١)

یعنی تم پر معزز و نیک لکھنے والے فرشتے مقرر ہیں، جو تمہارے سارے اعمال لکھتے اور محفوظ رکھتے ہیں، اور قیامت کے دن اُن پر گواہ ہوں گے —جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے۔

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ ہنسنے لگے، تو آپ ﷺ نے فرمایا" : جانتے ہو میں کیوں ہنسا؟"
صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا:
"یہ بندے کے اپنے رب کے ساتھ مکالمے پر ہے—بندہ کہے گا: اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟
اللہ فرمائے گا: کیوں نہیں۔
بندہ کہے گا: تو میں اپنے اوپر صرف اپنی ہی گواہی قبول کرتا ہوں۔
اللہ فرمائے گا: آج تمہارے خلاف خود تمہاری جان کافی ہے گواہ کے طور پر، اور معزز لکھنے والے فرشتے بھی گواہ ہیں۔
پھر اُس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اور اُس کے اعضاء کو کہا جائے گا: 'بولو'!
پس وہ اعضا اس کے اعمال بیان کریں گے۔
پھر جب اُس کے اور اعضاء کے درمیان بات چیت کا موقع دیا جائے گا تو وہ (اعضا سے) کہے گا: تم دور ہو جاؤ، میری ہلاکت ہو—تمہاری ہی خاطر میں دنیا میں جدوجہد کرتا رہا۔"
یہ حدیث صحیح ہے، اسے مسلم نے کتاب الزھد والرقائق (2969) میں روایت کیا ہے۔

(3) باب: فرمانِ الٰہی
يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ (١٩)
یعنی اُس دن کوئی جان کسی کے لیے کچھ اختیار نہیں رکھے گی، اور اُس روز تمام اختیار صرف اللہ کا ہو گا—جیسا کہ اس کے دوسرے فرمان میں ہے:

﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ [غافر: ١٦]اور ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ [الفاتحة: ٤]

اور جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نازل ہوا:

﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٤]

تو فرمایا:

"اے قریش کے لوگو! اپنے آپ کو اللہ سے بچاؤ، میں تمہیں اللہ کے عذاب سے بچا نہیں سکتا۔

اے بنی عبد المطلب! میں تمہیں بھی اللہ سے نہیں بچا سکتا۔

اے عباس بن عبد المطلب! میں تمہیں اللہ سے نہیں بچا سکتا۔

اے صفیہ بنت عبد المطلب، رسول اللہ کی پھوپھی! میں تمہیں اللہ سے نہیں بچا سکتا۔

اے فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ! مجھ سے جو چاہو مانگو، لیکن میں تمہیں اللہ سے نہیں بچا سکتا۔"

یہ حدیث متفق علیہ ہے؛ اسے بخاری نے الوصایا (2753) اور مسلم نے الإیمان (206) میں زہری کے طریق سے روایت کیا— جنہوں نے فرمایا: سعید بن المسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے مجھے ابوہریرہ سے خبر دی، اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔

اسی مفہوم کی دیگر احادیث بھی وارد ہیں، جو تفسیر سورۃ الشعراء میں مذکور ہیں۔

آٹھواں اور نواں حصہ

(تفسیر صحابہ وتابعین۔ تفسیر بالرائے محمود)

آٹھواں اور نواں حصہ (تفسیر صحابہ و تابعین - تفسیر بالرائے محمود)

تفسیر صحابہ و تابعین کے اقوال سے (پانچ مشہور تفاسیر سے کچھ اقوال) اور تفسیر بالرائے محمود کے ساتھ

نوٹ: میں نے آٹھواں اور نواں حصہ ایک جگہ جمع کیا ہے کیونکہ میں نے اقوال صحابہ و تابعین جمع کیے اور ان میں سے کچھ اقوال تفسیر بالرائے المحمود پر مبنی پائے۔

8- تفسیر باقوال صحابہ و تابعین پانچ مشہور تفاسیر سے

9- تفسیر بالرائے المحمود

حصہ اول- غیر تفصیلی اور مختصر تفسیر، صحابہ و تابعین کے اقوال سے (تفسیر حکمت بشیر، طبری، ابن کثیر، بغوی، ابن ابی حاتم کی طرف رجوع کیا گیا ہے) سارے اقوال صحابہ، تابعین و تبع تابعین جو یہاں مذکور ہیں وہ شیخ حکمت بشیر (جو میرے مدینہ یونیورسٹی میں استاذ رہے ہیں) کی تحقیق کے مطابق صحیح یا حسن ہیں۔

آیات کی تفسیر

آیت 1: إِذَا السَّمَآءُ ٱنفَطَرَتْ

- ❖ ابن کثیر:

"آسمان پھٹ جائے گا"، یعنی شق ہو جائے گا، جیسے سورۃ المزمل (18) میں ہے: (ٱلسَّمَآءُ مُنفَطِرُۢ بِهِۦۚ)۔

آیت 3: وَإِذَا ٱلْبِحَارُ فُجِّرَتْ

- ❖ ابن عباس:

"سمندر پھاڑ دیے جائیں گے"، یعنی ان کا میٹھا پانی کھارے میں اور کھارا میٹھے میں مل جائے گا۔

- ❖ قتادہ:

"سمندر ابل پڑیں گے"، ان کا میٹھا پانی کھارے میں اور کھارا میٹھے میں شامل ہو جائے گا۔

سورۃ التکویر (81:6) سے موازنہ:

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

(وَإِذَا ٱلۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ) یعنی سمندر آگ بن جائیں گے۔

آیت 4: وَإِذَا ٱلۡقُبُورُ بُعۡثِرَت

❖ ابن عباس:

"قبریں اُلٹ دی جائیں گی"، یعنی کھول دی جائیں گی۔

آیت 5: عَلِمَت نَفس مَّا قَدَّمَت وَأَخَّرَت

❖ قتادہ:

"ہر نفس جان لے گا جو اس نے پیش کیا (نیکی) اور جو مؤخر کیا (اللہ کا حق جو ادا نہ کیا)"۔

آیت 6-8: يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلۡكَرِيمِ . . .

❖ قتادہ:

"اے انسان! تجھے تیرے رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ دیا؟" شیطان نے۔

❖ مجاہد:

"جس صورت میں چاہا اس نے تجھے بنایا"، یعنی ماں، باپ، خال یا چچا کی مشابہت میں۔

آیت 9-12: كَلَّا بَلۡ تُكَذِّبُونَ بِٱلدِّينِ . . .

❖ مجاہد:

"تم جزا کے دن کو جھٹلاتے ہو"، یعنی حساب کو۔

ملائکہ کا کردار

فرشتے ہر قول و فعل کو لکھتے ہیں، جیسے سورۃ ق (50:18) میں ہے: (مَّا يَلۡفِظُ مِن قَوۡلٍ إِلَّا لَدَيۡهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ)

آیت 13-15: إِنَّ ٱلۡأَبۡرَارَ لَفِي نَعِيمٍ . . .

ابرار کا انعام: سورۃ المطففین (83:22): (إِنَّ ٱلۡأَبۡرَارَ لَفِي نَعِيمٍ)، وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر بیٹھیں گے،

ان کے چہروں پر نعمت کی رونق ہو گی۔

فجار کا عذاب

سورۃ المطففین (83:15): (كَلَّآ إِنَّهُم عَن رَّبِّهِم يَومَئِذ لَّمَحجُوبُونَ)، وہ اللہ کی رحمت سے محروم رہیں گے۔

آیت 16: وَمَا هُم عَنهَا بِغَآئِبِينَ

❖ شیخ عطیہ سالم (أضواء البیان):

یہ آیت کافروں کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کی دلیل ہے، جیسے سورۃ البقرہ (2:167) میں ہے: (وَمَا هُم بِخَٰرِجِينَ مِنَ ٱلنَّارِ)۔

آیت 17: وَمَآ أَدرَىٰكَ مَا يَومُ ٱلدِّينِ

❖ قتادہ:

"تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا ہے؟"، اللہ نے اس دن کی عظمت بیان کی ہے جہاں ہر شخص کے اعمال کا حساب ہو گا۔

آیت 19: يَومَ لَا تَملِكُ نَفس لِّنَفس شَيـٔا

❖ قتادہ:

"اس دن کوئی کسی کے لیے کچھ نہیں کر سکے گا"، تمام اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہو گا۔

سورۃ لقمان (31:33) سے موازنہ:

(وَٱخشَواْ يَوما لَّا يَجزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِۦ) یعنی باپ بیٹے کے کام نہ آئے گا۔

خلاصہ سورۃ الانفطار قیامت کے مناظر، انسان کی جوابدہی، اور نیک و بد کے انجام کو جامع انداز میں پیش کرتی ہے۔ اس کا پڑھنا قیامت کی تصویر دکھاتا ہے، اور اس کی آیات اللہ کی قدرت، عدل اور رحمت کی گواہی دیتی ہیں۔

دسواں حصہ

(20 سے زائد مستند عربی تفاسیر سے تفسیری نوٹس)

دسواں حصہ (عربی تفاسیر سے مستند نکات)

حصہ دوم: تفصیلی تفسیر

تفسیر طبری، ابن ابی حاتم، بغوی، تفسیر قرطبی، ابن کثیر، اور جدید تفاسیر جیسے تفسیر السعدی اور اسی طرح ابن کثیر کے تفسیر کے نکات اور اختصار جو "المصباح المنیر" سے موسوم ہے اس کے ساتھ دیگر ابن کثیر کی شروحات (شرح شیخ الراجحی، شرح شیخ خالد السبت و شیخ مقبل کی تخریج و شیخ حوینی و حکمت بشیر کی تحقیقِ تفسیر ابن کثیر) سے استفادہ کرتے ہوئے اور اسی طرح تحقیقات ابن تیمیہ وابن قیم وابن الجوزی کا خیال رکھا گیا ہے، اور تفسیر اضواء البیان، فتح القدیر للشوکانی، تفسیر شیخ نواب صدیق حسن خان، تفسیر شیخ ابن عثیمین و تلامذہ جیسے موسوعۃ التفسیر الدرر السنیۃ اور موسوعۃ التفسر المأثور باشراف الشیخ الطیار سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اردو قالب میں لایا گیا الحمد للہ، اس سے ہمیں روایتی اور جدید نقطہ نظر دونوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

❖ "إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ"

اس کا مطلب ہے کہ آسمان پھٹ جائے گا۔ یہی تفسیر امام ابن جریر (رحمہ اللہ) نے اختیار کی ہے۔

❖ "وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ"

یعنی ستارے بکھر جائیں گے۔ ابن جریر (رحمہ اللہ) نے بھی یہی وضاحت کی ہے۔ بعض علماء نے بیان کیا کہ "انتثرت" سے مراد ہے کہ وہ الگ الگ ہو کر گر جائیں گے، کیونکہ اس لفظ میں تفرق اور بکھراؤ کا مفہوم ہے۔

❖ "وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ"

علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس سے روایت کیا: اللہ تعالیٰ بعض سمندروں کو بعض میں ملا دے گا۔ حسن بصری نے کہا: اللہ انہیں ملا دے گا اور ان کا پانی ختم ہو جائے گا۔ قتادہ نے کہا: میٹھا اور کھارا پانی آپس میں مل جائے گا۔ اس طرح، جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، سمندر ایک دوسرے میں ضم ہو جائیں گے اور ایک بڑا سمندر بن جائیں گے۔ ابن جریر نے وضاحت کی: اللہ بعض سمندروں کو بعض میں ملا دے گا اور انہیں

مکمل طور پر بھر دے گا، یہاں تک کہ وہ ایک متحد اور مکمل سمندر بن جائیں گے۔

❖ "وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ"

ابن عباس نے کہا: اس کا مطلب ہے کہ قبریں کھود دی جائیں گی۔ سدی نے کہا: انہیں اُلٹ دیا جائے گا اور جو ان میں ہیں وہ باہر آ جائیں گے۔ یہاں "بعثرت" کا مطلب ہے جیسا کہ ابن عباس نے کہا "کھودنا"۔ سدی نے اس کی وضاحت یوں کی کہ "اُلٹ دیا جائے گا اور اس کے اندر کا سب کچھ باہر نکال دیا جائے گا"۔ "بعثرت" کا اصل معنی ہے کسی چیز کو اُلٹ دینا، مثلاً اس کی مٹی کو پلٹ دینا یا اس کے اندر کی چیزوں کو اُلٹ دینا۔ ابن جریر (رحمہ اللہ) نے جمہور کے قول کو ترجیح دی کہ قبریں اُلٹ دی جائیں گی، اندر کی چیزیں باہر نکال دی جائیں گی تاکہ مردے نکالے جاسکیں۔

مولانا نواب صدیق حسن خان نے کہا:

امام رازی کے مطابق، ان میں دو واقعات "علوی" (آسمان و ستارے) اور دو "سفلی" (بحار و قبور) سے متعلق ہیں، جو دنیا کے نظام کے منہدم ہونے اور حشر کے آغاز کی علامت ہیں۔ (اقتباس ختم ہوا)

❖ "عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ"

یہ آیاتِ سابقہ کا نتیجہ ہے۔ ہر نفس اس دن اپنے اعمال سے باخبر ہو جائے گا— جو اس نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ اس سے مراد انسان کے کیے گئے اچھے اور برے اعمال ہیں۔

اس سے مراد وہ چیزیں بھی ہیں جو انسان نے اپنی موت کے بعد پیچھے چھوڑی ہیں۔ مثلاً: جو شخص اسلام میں کوئی اچھی سنت جاری کرے، اس کو اس کا اجر اور اس پر عمل کرنے والوں کا اجر قیامت تک ملتا رہے گا۔ اور جو بری سنت جاری کرے، اس پر اس کا گناہ اور اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ قیامت تک رہے گا۔ اس طرح انسان جو اثرات چھوڑ جاتا ہے، چاہے اچھے ہوں یا برے، اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے لیے نتائج جاری رہتے ہیں۔ یہی رائے ابن جریر (رحمہ اللہ) نے اختیار کی اور اس سے پہلے تابعین مثلاً محمد بن کعب القرظی نے بھی یہی کہا۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بعض سلف نے کہا کہ "جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا" سے مراد وہ گناہ ہیں جو اس نے زندگی میں کیے اور وہ نیکیاں ہیں جو اس نے آخرت کے لیے ذخیرہ کیں، جیسا کہ قتادہ نے بیان کیا۔

اس میں انسان کے تمام اعمال اور ان کے اثرات بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

بعض نے کہا کہ اس سے مراد انسان کے تمام پرانے اور نئے اعمال ہیں—سب کچھ اس کے سامنے واضح ہو جائے گا۔ یہ وسیع تر مفہوم ہے اور اس میں اوپر کی سب تفسیریں شامل ہو سکتی ہیں۔

ابن جریر کی تفسیر سب سے قریب تر معلوم ہوتی ہے، اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

تفسیر شیخ عبد الرحمن السعدی

1) اس دن لوگ اللہ کے سامنے جمع ہوں گے تاکہ اعمال کا حساب ہو، اس وقت پردہ ہٹ جائے گا اور ہر شخص کو اپنے نفع و نقصان کا علم ہو جائے گا۔

2) حشر کے دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا جب وہ دیکھے گا کہ اس کے اعمال ضائع ہو گئے، اس کا ترازو ہلکا ہے، مظالم اس پر جمع ہو گئے، گناہ اس کے سامنے ہیں، اور اسے ابدی بدبختی کا یقین ہو جائے گا۔

3) ﴿يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ کیا تو اللہ کے حقوق میں سستی کرتا ہے؟ یا اس کے عذاب کو معمولی سمجھتا ہے؟ یا اس کے بدلے پر یقین نہیں رکھتا؟ (تفسیر شیخ عبد الرحمن سعدی)

ما غرک :

امام شوکانی نے کہا:

معنی یہ ہیں کہ کس چیز نے تجھے تیرے ربّ کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈالا؟ حالانکہ اُسی نے تجھے بنانے، سنوارنے اور نعمتوں سے نوازنے میں کوئی کمی نہیں رکھی۔

بعض نے کہا:

شیطان نے اسے فریب دیا۔

بعض نے کہا:

اس کے خبیث نفس نے دھوکہ دیا۔

بعض نے کہا:

اللہ کے فوری عفو نے اسے مغرور کر دیا۔"

بعض نے کہا:

اسے اس کے جہل نے دھوکہ دیا۔"(امام شوکانی کا اقتباس ختم ہوا)

"الکریم" کے ذکر میں تنبیہ ہے کہ اللہ کی کرم نوازی بے مہار گناہ کی دعوت نہیں بلکہ اطاعت کی پکار ہے۔

❖ "يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ" [الانفطار:6]

یہ ایک تنبیہ ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اے ابن آدم! کس چیز نے تجھے میرے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا کہ تو اپنے کریم رب کے ساتھ گناہ کرتا ہے اور اس کے ساتھ نامناسب رویہ اختیار کرتا ہے؟" جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: "اے ابن آدم! کس چیز نے تجھے میرے بارے میں دھوکے میں ڈالا؟ اے ابن آدم! تو نے میرے رسولوں کو کیا جواب دیا؟"

"اے انسان" کا خطاب بظاہر عام ہے، لیکن بعض علماء مثلاً ابن جریر (رحمہ اللہ) کے نزدیک اس سے خاص طور پر کفار مراد ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

❖ "الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ" [الانفطار:7]

یعنی: "کس چیز نے تجھے اس کریم رب کے بارے میں دھوکے میں ڈالا جس نے تجھے پیدا کیا، تجھے مکمل بنایا اور بہترین صورت میں متوازن کیا؟"

تفسیر آیت 7:

❖ خلقک (تمہیں پیدا کیا):

اللہ نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا، پھر اسے سنوارا اور سماعت، بصارت اور عقل عطا کی۔

❖ سوّاک (تمہیں درست کیا):

عطاء بن ابی رباح کے مطابق: اللہ نے انسان کو معتدل قامت، متناسب اعضاء اور حسین صورت بنایا۔

❖ عدلک (تمہیں متوازن کیا):

مقاتل بن سلیمان کی وضاحت:

ہر عضو کو صحیح جگہ اور مناسب خصوصیات کے ساتھ بنایا۔

فیل کا سر اس کے جسامت کے مطابق، غزال کا سر اس کی ساخت کے لحاظ سے، اور انسان کا سر اس کی صورت کے موافق۔

متبادل قرأت "عدلک":

❖ اس سے مراد ہے کہ اللہ نے تجھے اپنی مرضی کی صورت دی:

کوئی لمبا، کوئی چھوٹا، کوئی حسین، کوئی کم حسین۔

کوئی چچا، خالہ، ماں یا باپ سے مشابہ۔

الذي خلقك فسواك فعدلك

مولانا نواب صدیق حسن خان نے کہا: یعنی اس رب نے تجھے نطفے سے پیدا کیا، پھر پورا بنایا، اور اعضا کو متناسب و متوازن رکھا۔ بعض مفسرین نے کہا: تجھے سیدھا کھڑا کیا، بعض نے کہا: دونوں آنکھیں، کان، ہاتھ، پاؤں برابر دیے۔ (اقتباس ختم ہوا)

حدیث کی روشنی میں:

❖ بُسر بن جحاش القرشی کی روایت:

رسول اللہ ﷺ نے اپنی ہتھیلی پر تھوکا، پھر اپنی انگلی اس پر رکھی اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو مجھے کیسے عاجز کر سکتا ہے جبکہ میں نے تجھے ایسی چیز سے پیدا کیا؟ پھر میں نے تجھے درست کیا، متوازن بنایا اور سیدھا کھڑا کیا۔ تو دو کپڑوں میں چلتا ہے اور تیرے قدموں کے نیچے زمین کھڑ کھڑاتی ہے۔ تو مال جمع کرتا اور روکتا رہتا ہے یہاں تک کہ تیری روح حلقوم تک پہنچ جاتی ہے، پھر تو کہتا ہے: 'میں صدقہ کروں گا'، لیکن اب صدقہ کا وقت

کہاں؟"[احمد وابن ماجہ|صححہ الألبانی]

﴿يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾

"رب" کے لفظ سے احسان کا مفہوم تو ظاہر ہوتا ہی ہے، مگر جب انسان جرم میں حد سے بڑھ جائے تو یہی رب (پروردگار) انتقام بھی لیتا ہے؛ کیونکہ یہی تربیت کرنے والے (مربی) کا شیوہ ہے۔ پس جو شخص غور کرے، اس کے لیے یہ بات دھوکے میں پڑنے سے روک دینے والی ہے۔

(البقاعي: ٢١/٣٠٢)

آیت 9: "كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ"

معنی و تفسیر:

تفسیر ابن عثیمین سے

- ﴿كلا بل تكذبون بالدين﴾ ﴿كلا﴾ اضراب کے لیے ہے یعنی اس ساری تخلیق، عطا اور تسویہ کے باوجود تم دین (یعنی جزا) کو جھٹلاتے ہو، اور کہتے ہو کہ یہ تو بس ہماری دنیاوی زندگی ہے، ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہم ہرگز دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔
- پس تم دین (یعنی جزا) کو جھٹلاتے ہو، اور یہ بھی کہ تم اصل دین اسلام کو بھی جھٹلاتے ہو،
- یعنی اس دین کو بھی نہیں مانتے جو رسولوں کے ذریعے آیا۔
- اور آیت دونوں معنی پر مشتمل ہے؛ کیونکہ تفسیر اور شرح حدیث کے علم میں قاعدہ یہ ہے:
- "اگر نص دو ایسے معنی کی وسعت رکھے جو ایک دوسرے کے مخالف نہ ہوں تو اسے دونوں پر محمول کیا جاتا ہے۔(تفسیر ابن عثیمین)

"كَلَّا" (ہرگز نہیں!): یہ انکار اور ملامت کا کلمہ ہے۔

ابن جریر (رحمہ اللہ) کی وضاحت

یہ آیت کفار کے اس دعویٰ کی تردید کرتی ہے کہ وہ صحیح راستے پر ہیں۔ درحقیقت وہ جزا اور حساب کے دن کا انکار کرتے ہیں۔

سیاق وسباق

یہ آیت سورۂ مکیہ ہے جو کفار کو خطاب کرتی ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ "يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ" کا خطاب خاص طور پر کافروں سے ہے۔

آیات 10-12: "وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ"

معنی: "بے شک تم پر محافظ (فرشتے) مقرر ہیں، معزز اور لکھنے والے۔ وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔"

تشریح:

- ❖ حافظین: فرشتے تمہارے اعمال کی نگرانی کرتے ہیں۔
- ❖ کراماً کاتبین: وہ معزز کاتب ہیں، لہٰذا ان کے سامنے برے اعمال نہ لاؤ۔
- ❖ يعلمون ما تفعلون: تمہارا ہر قول و فعل ان کے علم میں ہے۔

خلاصہ:

سورۃ الانفطار انسان کو اللہ کی تخلیقی قدرت، عدل اور نگرانی کی یاد دلاتی ہے، اور کافروں کو ان کے انکارِ آخرت پر تنبیہ کرتی ہے۔

(سورۃ الانفطار) تفسیر قرطبی سے چند نکات

﴿وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَٰفِظِينَ ۝ كِرَامًا كَٰتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝﴾ [الانفطار ١٠-١٢]

قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ﴾ أَيْ رقباء من الملائكة (كِراماً) أي علي، كقوله: كِرامٍ بَرَرَةٍ [عبس: ١٦]. وَهُنَا ثَلَاثُ مَسَائِلَ

الثَّالِثَةُ- سُئِلَ سُفْيَانُ: كَيْفَ تَعْلَمُ الْمَلَائِكَةُ أَنَّ الْعَبْدَ قَدْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ سَيِّئَةٍ؟ قَالَ: إِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِحَسَنَةٍ وَجَدُوا مِنْهُ رِيحَ الْمِسْكِ، وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَجَدُوا مِنْهُ ريح النتن.

اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب: "اور بیشک تم پر نگہبان ہیں" یعنی فرشتے تمہاری نگرانی کرتے ہیں (کراماً)، یعنی معزز ہیں، جیسا کہ فرمایا: "کرامٍ بررةٍ" [عبس:16]۔

یہاں تین مسائل بیان ہوئے:

تیسرا مسئلہ: سفیان سے پوچھا گیا: فرشتے کیسے جانتے ہیں کہ بندے نے نیکی یا بدی کا ارادہ کیا؟

انہوں نے کہا: جب بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے اس سے مشک کی خوشبو پاتے ہیں، اور جب برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس سے بدبو محسوس کرتے ہیں۔ (تفسیر قرطبی کا اقتباس ختم ہوا)

روى البخاري (6491) ومسلم (131) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ :

(إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً) .

بخاری اور مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، اللہ نے نیکیوں اور برائیوں کو لکھ دیا، پھر وضاحت فرمائی کہ: "جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور نہ کی، اللہ اس کے لئے اپنے یہاں ایک مکمل نیکی لکھ دیتا ہے، اور اگر اس نے ارادہ کیا اور نیکی کر لی، تو اللہ اس کے لئے دس سے سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اور جو برائی کا ارادہ کرے اور نہ کرے تو وہ بھی مکمل نیکی لکھی جاتی ہے، اور اگر برائی کا ارادہ کرے اور پھر کر بھی لے، تو اللہ اس کے لئے ایک ہی برائی لکھتا ہے۔"

قال الحافظ ابن حجر في فتح الباري(11/325):

" وفيه دليل على أن الملك يطّلع على ما في قلب الآدمي ؛ إما بإطلاع الله إياه ، أو بأن يخلق له علما يدرك به ذلك .

ويؤيد الأول : ما أخرجه بن أبي الدنيا عن أبي عمران الجوني ، قال : ينادى الملك اكتب لفلان كذا وكذا ، فيقول يا رب : إنه لم يعمله ، فيقول : إنه نواه .

وقيل : بل يجد الملك للهم بالسيئة رائحة خبيثة ، وبالحسنة رائحة طيبة وأخرج ذلك الطبري عن أبي معشر المدني ، وجاء مثله عن سفيان بن عيينة "

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا:

"اس میں دلیل ہے کہ فرشتہ آدمی کے دل کی بات جان لیتا ہے؛ یا تو اللہ اُسے مطلع کر دیتا ہے، یا اللہ اُس میں ایسا علم پیدا فرماتا ہے۔ پہلا قول کی تائید ہوتی ہے ابن ابو الدنیا کی روایت کردہ ابو عمران جَونی کے قول: فرشتے کو حکم ملتا ہے کہ فلاں کے لیے یہ لکھ دو، تو وہ کہتا ہے: یارب! اس نے تو ابھی کیا نہیں، تو اللہ فرماتا ہے: اس نے نیت کی ہے۔ اور کہا گیا کہ فرشتہ برائی کے ارادے سے بدبو پاتا ہے اور نیکی کے ارادے سے خوشبو۔ طبری نے ابو معشر مدنی سے اور سفیان بن عیینہ سے بھی ایسی ہی روایت کی۔"

وقد سئل شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله عن قوله صلى الله عليه وسلم :
(إذا هم العبد بالحسنة فلم يعملها كتبت له حسنة .... الحديث) فإذا كان الهم سرا بين العبد وبين ربه فكيف تطلع الملائكة عليه ؟
فأجاب : " الحمد لله ، قد روي عن سفيان بن عيينة في جواب هذه المسألة قال : " أنه إذا هم بحسنة شم الملك رائحة طيبة ، وإذا هم بسيئة شم رائحة خبيثة " . والتحقيق أن الله قادر أن يعلم الملائكة بما في نفس العبد كيف شاء " انتهى ."مجموع الفتاوى " (253/4)

اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ جب بندہ نیکی کا ارادہ کرے تو فرشتے کو کیسے پتہ چلتا ہے، حالانکہ یہ ارادہ بندہ اور اس کا رب دونوں جانتے ہیں؟

انہوں نے جواب دیا: "الحمدللہ، سفیان بن عیینہ سے اس بارے میں نقل ہے کہ: جب کوئی نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتہ خوشبو پاتا ہے، اور برائی کا ارادہ کرتا ہے تو بدبو پاتا ہے۔ اور درست بات یہ ہے کہ اللہ قادر ہے کہ اپنے بندے کے دل کا حال فرشتے کو جیسے چاہے بتادے۔"[26]

وقال رحمه الله أيضا :

---

[26] (مجموع الفتاویٰ جلد 4/253)

" وهم وإن شموا رائحة طيبة ورائحة خبيثة ، فعلمهم لا يفتقر إلى ذلك ، بل ما في قلب ابن آدم يعلمونه ، بل ويبصرونه ويسمعون وسوسة نفسه ، بل الشيطان يلتقم قلبه ؛ فاذا ذكر الله خنس ، وإذا غفل قلبه عن ذكره وسوس ، ويعلم هل ذكر الله أم غفل عن ذكره ، ويعلم ما تهواه نفسه من شهوات الغي فيزينها له ! !

وقد ثبت في الصحيح عن النبي في حديث ذكر صفية رضى الله عنها (إن الشيطان يجرى من ابن آدم مجرى الدم)

وقرب الملائكة والشيطان من قلب ابن آدم مما تواترت به الآثار ، سواء كان العبد مؤمنا أو كافرا " انتهى من "مجموع الفتاوى"(5/508).

اور انہوں نے مزید فرمایا:

"اگرچہ وہ خوشبو یا بدبو محسوس کرتے ہیں، مگر ان کا علم صرف اسی پر موقوف نہیں، بلکہ بنی آدم کے دل کی باتیں وہ جانتے ہیں، بلکہ وہ اس کو دیکھتے اور اس کی دل کی سرگوشی کو سنتے ہیں؛ بلکہ شیطان تو انسان کے دل پر قبضہ کر لیتا ہے؛ جب وہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب وہ غافل ہوتا ہے تو شیطان وسوسہ دیتا ہے، اور یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ اللہ کو یاد کر رہا ہے یا غافل ہے، اور اس کے دل کی خواہشات کو بھی جانتے ہیں تاکہ اس کی گمراہی کی آرزوؤں کو سجا دیں!

اور صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ نبی نے فرمایا: "شیطان ابن آدم کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے" اور فرشتے اور شیطان دونوں کا دل کے قریب ہونا متواتر آثار سے ثابت ہے، خواہ بندہ مومن ہو یا کافر۔"[27]

ابن القیم (رحمہ اللہ) کا فرشتوں کے احترام پر تبصرہ

"كِرَامًا كَاتِبِينَ" (معزز لکھنے والے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "کم از کم اگر انسان کسی محترم شخص کی موجودگی میں برے اعمال سے بچتا ہے، تو ان معزز فرشتوں کا احترام کرتے ہوئے تنہائی میں بھی شرمناک اعمال سے گریز

---

[27] (مجموع الفتاویٰ 5/508)

کرے۔"

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ (١٠) كِرَامًا كَاتِبِينَ (١١) يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ﴾

اللہ تعالیٰ نے تم پر ایسے بزرگ و محترم فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو تمہارے اقوال و افعال کو لکھتے رہتے ہیں، اور تمہارے تمام اعمال کو خوب جانتے ہیں۔

اور شیخ سعدی فرماتے ہیں: پس تمہارے شایانِ شان یہی ہے کہ تم ان فرشتوں کا احترام کرو، ان کی تعظیم کرو، اور ان کے سامنے ادب ولحاظ کا رویہ اختیار کرو۔

[السعدي: ٩١٤]

آیات 13-19 کی تفسیر:

"إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ"

تفصیل:

- ❖ ابرار کا انجام:

"نعیم" میں گھرے ہوئے ہوں گے، یعنی اللہ کی اطاعت کرنے والے۔

- ❖ فجار کا انجام:

"جہنم" میں ڈالے جائیں گے اور "يَصْلَوْنَهَا" (جلائے جائیں گے)۔

تفسیر شیخ عبد الرحمن السعدی

۴- ابرار-نیک لوگ وہ ہیں جو اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرتے ہیں، دل و جسم کے اعمال میں برائی سے دور رہتے ہیں، ان کا بدلہ دنیا و آخرت میں قلب، روح اور جسم کی نعمت ہے۔

۵- {الْفُجَّارَ} وہ ہیں جو اللہ اور بندوں کے حقوق میں کوتاہی کرتے ہیں، جن کے دل فاسد ہیں اور اعمال بھی فاسد ہیں۔(تفسیر شیخ عبد الرحمن السعدی)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

"يَوْمَ الدِّينِ": حساب، جزا اور قیامت کا دن

ابن عثیمین (رحمہ اللہ): یہ لفظ "دین" (جزا) اور "دین" (شریعت) دونوں معنی رکھتا ہے۔

❖ "وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ":

وہ عذاب سے ایک لمحے کے لیے بھی غائب نہ ہوں گے۔

نہ سزا میں تخفیف ہوگی، نہ موت یا آرام ملے گا۔

❖ "يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ . . .":

اس دن کوئی کسی کے لیے کچھ نہیں کر سکے گا۔

تمام اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہوگا۔

تفسیر ابن عثیمین

❖ ﴿إن الأبرار﴾ یعنی وہ لوگ جو بہت زیادہ بھلائی کرتے ہیں اور برائی سے دور رہتے ہیں۔

❖ ﴿لفي نعيم﴾ یعنی دل کا سکون اور جسم کی نعمت، اسی لیے تم ابرار لوگوں سے زیادہ خوش دل اور خوش حال کوئی نہ پاؤ گے۔ (تفسیر ابن عثیمین)

اہم نکات

"فِي" کا استعمال:

ابرار "نعیم" میں غرق ہوں گے، فجار "جہنم" میں غرق ہوں گے۔ یہ حالت دنیا، برزخ اور آخرت میں یکساں ہے۔

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ (١٣) وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ﴾

یہ نہ سمجھ کہ یہ آیت صرف آخرت کے نعیم اور جہنم کے عذاب پر موقوف ہے، بلکہ ان کے تمام ٹھکانوں میں، یعنی: دنیا کی زندگی میں، برزخ میں، اور آخرت کے مقامِ قرار میں، یہی حال ہے کہ نیک لوگ نعمت میں ہیں اور بدکار لوگ جہیم میں۔

پھر کیا نعمت صرف دل کی نعمت نہیں ہے؟ اور کیا عذاب دل کا عذاب نہیں ہے؟ کون سا عذاب اس سے بڑھ کر ہو سکتا ہے کہ انسان خوف، غم، حزن، تنگیٔ دل، اللہ اور آخرت سے اعراض، غیر خدا سے تعلق، اور اللہ سے ہر وادی میں جدائی میں مبتلا ہو جائے!

جس جس چیز سے وہ اللہ کے سوا محبت اور تعلق رکھتا ہے، وہی اسے سخت عذاب میں مبتلا کرتی ہے۔

[ابن القيم: ٣/٢٦٧]

عذاب کا دوام:

"بِغَائِبِينَ" سے مراد ہے کہ عذاب مسلسل اور بلا رکاوٹ ہو گا۔ وہ نہ جہنم سے نکل سکیں گے، نہ عارضی آرام پا سکیں گے۔

خلاصه:

سورۃ الانفطار کے اختتام پر ابرار و فجار کے انجام، یوم الدین کی ہولناکی اور اللہ کی مطلق حاکمیت کا بیان ہے، جو انسان کو آخرت کی تیاری کی ترغیب دیتا ہے۔

- "وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا يَوۡمُ ٱلدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَآ أَدۡرَىٰكَ مَا يَوۡمُ ٱلدِّينِ ﴿١٨﴾"

یہ قیامت کے دن کی عظمت اور ہولناکی پر زور دیتا ہے، جس کی مزید وضاحت اگلی آیت میں کی گئی ہے:

- "يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـٔٗا ۖ وَٱلۡأَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾"

یعنی اس دن کوئی شخص دوسرے کو نفع پہنچانے یا مصیبت سے بچانے کی طاقت نہیں رکھے گا، سوائے اُس کے جسے اللہ اپنی رضا اور اذن سے نجات دے۔

تفصيل: آیات 17-18:

قیامت کے دن کی شدت کو سمجھنا انسان کی عقل سے باہر ہے۔ "پھر تمہیں کیا معلوم؟" کی تکرار اس کی ہیبت کو واضح کرتی ہے۔

آیت 19: "لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـٔٗا": باپ بیٹے کی مدد نہ کر سکے گا، دوست دوست کو بچا نہ پائے گا۔

"وَٱلۡأَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلَّهِ": تمام فیصلے اللہ کے ہاتھ میں ہوں گے، وہی شفاعت اور نجات کا اختیار رکھے گا۔

ابن القیم کی کتاب سے حوالہ جات

❖ الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافي (صفحہ 108-109):

قیامت کی ہولناکیوں اور بے بسی کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

❖ الجواب الکافي (صفحہ 76):

اس دن اللہ کی مطلق حاکمیت اور بندوں کی بے چارگی پر بحث۔

خلاصہ:

یہ آیات قیامت کی شدت، انسان کی بے بسی اور اللہ کی کامل حاکمیت کو واضح کرتی ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نجات صرف اللہ کی رضا اور اذن سے ممکن ہے۔

فتح القدیر اور احسن البیان سے چند نکات

1) یعنی حقیر نطفے سے، جب کہ اس کے پہلے تیرا وجود نہیں تھا۔
2) یعنی تجھے ایک کامل انسان بنا دیا، تو سنتا ہے، دیکھتا ہے اور عقل فہم رکھتا ہے۔
3) یعنی جس دن جزاو سزا کے دن کا وہ انکار کرتے تھے اسی دن جہنم میں اپنے اعمال کی پاداش میں داخل ہوں گے۔
4) یعنی دنیا میں تو اللہ نے عارضی طور پر، آزمانے کے لئے، انسانوں کو کم و بیش کے کچھ فرق کے ساتھ اختیارات دے رکھے ہیں۔ لیکن قیامت والے دن تمام اختیارات صرف اور صرف اللہ کے پاس ہوں گے۔

AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

گیارھواں حصہ

(سورۃ سے حاصل ہونے والے اسباق)

گیارھواں حصہ (سورۃ سے حاصل ہونے والے اسباق)

آخر میں، ہم ہر سورۃ سے سیکھے جانے والے اسباق پر گفتگو کریں گے۔ یہ اسباق—جو کل چار ہزار سے زائد ہیں—عملی نوعیت کے ہیں اور ہمیں قرآن کی تعلیمات کو اپنی روزمرہ زندگی میں نافذ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ اسباق ارشد بشیر مدنی کی کتاب "اہداف واسباق قرآن" سے لیے گئے ہیں۔

بعض موضوعات

- قیامت کے دن کی ہولناکیاں (1-5)
- انسان کو اللہ کی عظمت اور اس کے کرم کو بھول جانے پر ڈانٹا گیا (6-12)
- ابرار کی نعمتوں کا تذکرہ (13)
- فجار کی سزا اور قیامت کی دن کی ہولناکی کا تذکرہ (14-19)

بعض اسباق

- قیامت کا ذکر ہورہا ہے۔ انسان کرم کو مانتا ہے اور انصاف کو کیوں بھول جاتا ہے۔ انسان صرف اللہ کے کرم کو اور نعمتوں کو یاد رکھتا ہے لیکن نافرمانی پر اس کے عذاب کو بھول جاتا ہے۔ دراصل امید پر اعمال سے تغافل برتتے ہیں، انسان نامہ اعمال کو بھول جاتا ہے تو ناشکری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
- جس دن کائنات درھم برھم ہو جائے گی اس دن سے ڈرایا گیا کہ اس کے آنے سے پہلے عمل کر لو، اور اس دن کا آنا یقینی ہے۔
- جب کائنات تہس نہس ہو گی اس وقت لوگوں کی دو جماعتیں ہونگی۔ ایک تو ظالم لوگ ہونگے جو اپنے آگے بھیجے ہوئے برے اعمال کو دیکھیں گے اور ان کو عذاب الیم کا یقین ہو جائے گا۔ دوسری جماعت متقیوں کی ہوگی، جو اپنے نیک اعمال کی وجہ سے اجر عظیم کے مستحق ہوں گے اور جہنم سے بچا لیے گئے ہوں گے۔
- دنیا کے دھوکے سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

- انسان کے بھٹکنے کے اسباب: تکذیب / طغیان / تعلی / تکبر / ناشکری وغیرہ۔ (اسباب کفر یا پھر نتیجہ کفر بتلایا گیا ہے)
- آدمی اللہ کے کرم کو یاد رکھتا ہے اور عتاب اور انتقام کو بھول جاتا ہے یوں عدم توازن کا شکار ہو جاتا ہے۔[28]
- اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھی شکل و صورت میں پیدا کیا یہ اللہ کی نعمت ہے اب اس نعمت کے بعد بندہ اپنے منعم کا شکر گزار بنتا ہے یا ناشکرا! شکر گزاری یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرے اور ناشکری یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کرے یا اس کی عبادت کا انکار کر دے۔
- نیک لوگ اس دنیا میں، مرنے کے بعد، برزخ کی زندگی میں، قیامت کے دن اور جنت میں نعمتوں میں ہونگے، جبکہ کفار کو دنیا میں عذاب، قیامت میں عذاب اور جہنم میں عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا۔
- قیامت کا دن بڑا نفسا نفسی کا دن ہو گا، اس دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- پارہ عم کے ابتدائی 7 سورتوں میں آخرت کے بارے میں جو طریقہ اپنایا گیا وہ macro اور micro یا zoom in یا zoom out کو سامنے رکھ کر سمجھا جا سکتا ہے۔ ایک سورت میں کسی موضوع پر اشارۃ گفتگو ہوتی ہے تو بعد والی سورت میں اسی ایک موضوع پر تفصیلی گفتگو کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر تین سورتوں میں (نبا، نازعات اور عبس) قیامت کا ذکر ہوا، سورہ تکویر کی ابتدائی ۱۵ آیات میں اس دن کے احوال کی مکمل تصویر سامنے رکھ دی گئی۔
- سورہ انفطار میں ابرار اور فجار کا ذکر آیا، سورہ مطففین مکمل ابرار اور فجار کے نامہ اعمال کی تفصیلات پر ہے کہ ابرار اور فجار کا انجام کیا ہو گا۔
- سورہ مطففین میں نامہ اعمال کا ذکر ہے جب کہ انشقاق میں مزید تفصیلات بتائی گئی کہ کیسے نامہ اعمال دیا

---

[28] مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (الضلالة بعد الهدى أسبابها وعلاجها: عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

جائے گا اور اس وقت کی حالت کیا ہو گی۔

❖ نوٹ: آخرت کے ذکر کے ساتھ قرآن، وحی، رسالت اور رسول کا اثبات کیا گیا، مناظر قیامت اور احوال آخرت بیان کیے گئے۔

❖ اعتراضات کے جوابات، اسباب تکذیب اور وسائل کے ساتھ علاج بھی بتلایا گیا ہے۔

آیات اور حدیث

آیت 1

قَالَ تَعَالَىٰ:﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلۡكَرِيمِ ۝٦ ٱلَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ ۝٧ فِيٓ أَيِّ صُورَةٖ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝٨ ﴾الانفطار

ترجمہ: جس (رب نے) تجھے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھاک کیا، پھر (درست اور) برابر بنایا۔ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔

حدیث 1:

يَطوي اللهُ عزَّ وجلَّ السَّماواتِ يومَ القيامةِ . ثمَّ يأخذُهنَّ بيدِه اليُمنَى . ثمَّ يقولُ : أنا الملِكُ . أين الجبَّارون ؟ أين المُتكبِّرون ؟ ثمَّ يَطوي الأرضين بشمالِه . ثمَّ يقولُ : أنا الملِكُ . أين الجبَّارون ؟ أين المُتكبِّرون؟[29]

ترجمہ: قیامت کے دن اللہ رب العزت آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں زور والے بادشاہ کہاں ہیں تکبر والے کہاں ہیں پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں زور والے بادشاہ کہاں ہیں تکبر والے کہاں ہیں؟

آیت 2:

قَالَ تَعَالَىٰ:﴿ يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٞ لِّنَفۡسٖ شَيۡـٔٗاۖ وَٱلۡأَمۡرُ يَوۡمَئِذٖ لِّلَّهِ ۝١٩ ﴾الانفطار

---

[29] (صحیح مسلم:2788)

ترجمہ: (وہ ہے) جس دن کوئی شخص کسی شخص کے لیے کسی چیز کا مختار نہ ہو گا، اور (تمام تر) احکام اس روز اللہ کے ہی ہوں گے۔

حدیث 2:

((عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال: قام سائل على عهد النبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فسأل فسكت القوم، ثم إن رجلاً أعطاه فأعطاه القوم، لقال النبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "من استنَّ خيراً فاستن به فله أجره ومثل أجور من اتبعه غير منتقص من أجورهم شيئا، ومن استنَّ شراً فاستن به فعليه وزره ومثل أوزار من اتبعه غير منتقص من أوزارهم شيئاً" قال: وتلا حذيفة بن اليمان (علمت نفس ما قدمت وأخرت) . هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه بهذا اللفظ إنما اتفقا على حديث جرير بن عبد الله - رضي الله عنه -: من سنَّ في الإسلام فقط))[30]

حزیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں آیا، اس نے سوال کیا تو قوم خاموش رہی، پھر ایک آدمی نے عطیہ دیا تو قوم نے بھی دیا، تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے کوئی اچھی سنت جاری کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا تو اسے اس کے عمل کا پورا ثواب ملے گا، اور ان لوگوں کا ثواب بھی اس کو ملے گا جو اس سنت پر چلے، ان کے ثوابوں میں

---

30 (المستدرک 2/516-517-ک التفسیر)

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه بهذا اللفظ إنما اتفقا على حديث جرير بن عبد الله - رضي الله عنه -: من سن في الإسلام فقط. (المستدرك ٢/٥١٦-٥١٧ - ك التفسير)، وصححه الذهبي وله شاهد من حديث أبي هريرة مرفوعا رواه ابن ماجة وقال البوصيري: إسناده صحيح (السنن - المقدمة، ب من سن حسنة أو سيئة ح٢٠٤) وصححه الألباني في (صحيح سنن ابن ماجة ح١٩٥).

کوئی کمی بھی نہ کی جائے گی، اور جس نے کوئی غلط طریقہ جاری کیا، اور لوگوں نے اس پر عمل کیا، تو اس پر اس کا پورا گناہ ہو گا، اور ان لوگوں کا گناہ بھی اس پر ہو گا جنھوں نے اس غلط طریقہ پر عمل کیا، اور اس سے عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ بھی کمی نہ ہو گی"۔ راوی کہتے ہیں کہ حذیفہ بن یمان نے آیت تلاوت کی (علمت نفس ماقدمت واخرت)

ان گیارہ حصوں کے ذریعے، اس سلسلے کا مقصد ہمیں قرآن سے بامعنی طور پر جوڑنا ہے۔ یہ روایتی علم کو جدید بصیرت کے ساتھ یکجا کرتا ہے، جو ہمیں اس کے لازوال پیغام پر غور و فکر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ سفر ہمیں ترغیب دینے، تعلیم دینے اور اللہ کے قریب کرنے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بارہواں حصہ

عمومی معلومات

مختلف مباحث وعناوینِ سورہ پر سیر حاصل معلومات اور سورۃ سے متعلق مخالف اسلام اسرائیلیات پر رد و موضوع اَحادیث و غیر منجبر ضعیف اَحادیث پر رد اور رد باطل عقائد و نظریات و شبہات در لغت و اسلامی موضوعات اور اسی طرح جدید ریسرچ پر مبنی شبہات کا تفصیلی رد

(ابن کثیر نے جن اسانید کو ضعیف کہا)-سورۃ الانفطار

11-عن موسى بنُ عُلَيٍّ ... "ما ولد لك؟"

النص العربي:(("مه. لا تقولَنَّ هكذا، إن النطفة إذا استقرت في الرحم أحضرها الله كل نسب بينها وبين آدم ... أما قرأت هذه الآية: ﴿فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ﴾"))

❖ یہ حدیث اگرچہ معنی میں قوی ہے مگر سنداً ضعیف ہے؛ مطہر بن ہیثم متروک ہے۔(انفطار:8)

ترجمہ:"نطفہ جب رحم میں قرار پاتا ہے تو اللہ آدم علیہ السلام سے جو نسبتیں ہیں سب حاضر کر دیتا ہے۔"

12-عن ابن عباس: إن الله ينهاكم عن التعرِّي ...

النص العربي:(("إن الله ينهاكم عن التعرِّي، فاستحيوا من ملائكة الله ... لا يُفَارقونكم إلا عند ثلاث: الغائط، والجنابة، والغسل ..."))

❖ حفص بن سلیمان لین الحدیث ہے، حدیث قابل برداشت ہے۔(انفطار:10)

ترجمہ:"اللہ تعالیٰ تمہیں برہنگی سے منع فرماتا ہے، اللہ کے فرشتوں سے حیا کرو... وہ تین حالتوں کے سوا تم سے جدا نہیں ہوتے: قضائے حاجت، جنابت، غسل۔"

13-عن أنس: ما من حافظين ...

النص العربي:(("ما من حافظين يرفعان إلى الله ... ما حفظا في يوم ... فيرى في الصحيفة استغفار إلا قال: قد غفرت لعبدي ..."))

❖ تفرد به تمام بن نجيح، وهو صالح الحديث... بعض نے اس کو ضعیف بھی کہا۔

ترجمہ:"دو فرشتے جو دن بھر کی اعمال اللہ کے پاس لے کر جاتے ہیں، اگر شروع و آخر میں استغفار ہو تو اللہ فرماتا ہے: میں نے بندے کے درمیان سب کچھ معاف کیا۔"

14-عن أبي هريرة ... "ملائكة يعرفون بني آدم"

النص العربي:(("إن لله ملائكة يعرفون بني آدم . . . إذا عمل بطاعة الله قالوا: نجح فلان . . . وإذا عصى قالوا: هلك فلان."))

❖ سلام المدائنی لین الحدیث ہے۔(انفطار:10)

ترجمہ:"اللہ کے کچھ فرشتے بنی آدم کو اور ان کے اعمال کو جانتے ہیں، اگر کوئی بندہ اطاعت کرے تو فرشتے کہتے ہیں: آج فلاں کامیاب ہو گیا... اور اگر معصیت ہو تو کہتے ہیں: فلاں ہلاک ہو گیا۔"

ختم شد

(ابن کثیر نے جن اسانید کو ضعیف کہا)

مضمون 1

یوم آخرت پر ایمان کا کیا مطلب ہے؟

یوم آخرت پر ایمان کا مطلب ہے کہ اس کے لا محالہ واقع ہونے پر پختہ یقین و تصدیق کرنا اور اس کے مقتضی پر عمل کرنا، اور اس پر ایمان لانے میں قیامت کی علامتوں اور نشانیوں پر ایمان بھی داخل ہے، جو ہر حال میں قیامت سے پہلے وقوع پذیر ہوں گے۔ نیز موت اور مرنے کے بعد فتنۂ قبر، اور قبر کا عذاب اور اس کی نعمت بھی اس میں شامل ہے، اور یہ امور بھی داخل ہیں کہ صور پھونکا جائے گا، تمام مخلوق قبروں سے اٹھے گی قیامت کا موقف بھیانک وخوفناک ہو گا، محشر اپنی تفصیلات کے ساتھ بپا ہو گا، سب کہ نامہ اعمال دیے جائیں گے، میزان قائم ہو گا، پل صراط پر سے سب کو گذرنا ہو گا، اور رسول اللہ ﷺ کو شفاعت کبری اور حوض کوثر دیا جائے گا، مؤمنین جنت کی نعمتوں سے نوازے جائیں گے، جن میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالی کا دیدار ہو گا، کافروں کو جہنم میں سزا دی جائے گی، اور سب سے سخت سزا اللہ تعالی کا دیدار سے ان کی محرومی ہو گی۔(ملاحظہ فرمائیں: اصول الایمان في ضوء الكتاب والسنة:

ص:209-239، نبذة في العقيدة الاسلامية- شیخ ابن عثیمین:46-62)

جنت اور جہنم پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

جنت اور جہنم پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اس امر کی پختہ، مضبوط اور غیر متزلزل تصدیق کرے کہ جنت و جہنم دونوں تیار کی ہوئی موجود ہیں، اور دونوں اللہ کے حکم سے ہمیشہ باقی رہیں گی کبھی فنا نہ ہوں گی، ساتھ ہی ساتھ جنت میں ملنے والی تمام نعمتوں اور جہنم میں پہنچنے والے سارے عذابوں پر بھی یقین رکھے۔(ملاحظہ فرمائیں: التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة- شمس الدين القرطبي وفات 671، اصول الایمان في ضوء الكتاب والسنة: ص: 238-240)

آخرت میں مؤمنین اپنے رب کو دیکھیں گے، اس کی کیا دلیل ہے؟

ارشاد الٰہی ہے:(وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ - إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ) "کتنے چہرے اس دن بارونق ہوں گے، اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے"۔[31]

(لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ) "جن لوگوں نے نیک کام کئے ان کے لیے خیر (جنت) ہے اور "زیادہ" یعنی اپنے رب کا دیدار بھی"۔[32]

اللہ تعالی نے کافروں کے بارے میں فرمایا:(كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ) "ہرگز نہیں! یہ لوگ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم کردیئے جائیں گے"۔[33]

جب اللہ تعالی اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کرے گا تو اپنے دوستوں کو محروم نہیں کرے گا۔ بخاری و مسلم میں جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ: ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ کی نظر چودھویں رات کے چاند پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(إنکم سترون ربکم عیانا کما ترون ھذا، لا

---

[31] القیامہ:22-23

[32] یونس:26

[33] المطففین:15

تضامون في رؤيته.)" عنقریب تم اپنے رب کو آنکھوں سے دیکھو گے، جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو،اس کے دیکھنے میں کوئی دھکم پیل نہیں ہو گی"۔[34]

اس حدیث میں "رؤیت رب کو" "رؤیت قمر" سے تشبیہ دی گئی ہے، نہ کہ ذات باری تعالی کو قمر سے۔ کیونکہ اللہ تعالی اپنی ذات وصفات میں کسی بھی مخلوق کی مشابہت سے منزہ وپاک ہے، اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بھی اس قبیل کی تشبیہ دینے سے پاک ہے کیونکہ وہ ساری کائنات میں سب سے زیادہ اللہ تعالی کو جاننے والے تھے۔ صحیح مسلم میں صہیب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:(فيكشف الحجاب فما أعطوا شيئا أحب إليهم من النظر إلى ربهم عز وجل) "پھر جب اللہ تعالی حجاب ہٹالے گا، جنتیوں کو اپنے رب کے دیدار سے بڑھ کر محبوب جنت کی کوئی چیز نہیں"۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:(لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ)[35]

"جن لوگوں نے نیک اعمال کئے ان کے لیے "حسنی" یعنی (جنت) ہے اور "زیادہ" (رب کا دیدار) بھی"۔[36]

اس موضوع پر بکثرت صحیح وصریح احادیث آئی ہیں جن میں 45 حدیثیں تیس سے زائد صحابیوں سے مروی ہیں جو معارج القبول شرح سلم الوصول میں ذکر کی گئی ہیں، جو شخص دیدار الہی کا انکار کرے گا،وہ کتاب اللہ اور اللہ کے رسولوں کے ذریعہ بھیجی ہوئی شریعت کا منکر ہو گا، اور ایسا شخص ضرور ان لوگوں میں سے ہو گا جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایاہے:(كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ)"ہر گز نہیں وہ ضرور اپنے رب کے دیدار سے اس دن محروم کر دیئے جائیں گے"۔[37]

---

[34] بخاری:7434

[35] یونس:26

[36] مسلم:،ترمذی:2552

[37] المطففين:15 (ملاحظہ فرمائیں: شرح العقيدة الطحاوية:1 / 209، التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة- شمس الدين القرطبي، أعلام السنة المنشورة- شيخ حافظ الحكمي ص141)

مضمون 2
شفاعت پر ایمان لانے کی کیا دلیل ہے؟ اور کب کس کی شفاعت کس کے لیے ہو گی؟

اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں متعدد جگہوں پر شفاعت کا اثبات بھاری قیود کے ساتھ کیا ہے، اور یہ بتایا ہے کہ شفاعت کا حق صرف اللہ تعالی ہی کو حاصل ہے، اس میں کسی کو ادنی قسم کا اختیار نہیں۔ ارشاد ربانی ہے: (قُل لِّلَّـهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا) "آپ کہہ دیجئے! ساری شفاعت کا حق اللہ تعالی ہی کو حاصل ہے"۔[38]

- ❖ رہا یہ سوال کہ شفاعت کب ہو گی؟ تو اللہ تعالی نے یہ بھی بتلادیا ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر شفاعت نہیں ہو گی۔
- ❖ ارشاد الٰہی ہے: (مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ) "کون ہے جو اللہ کے اذن کے بغیر اس کے پاس شفاعت کرے؟"۔[39]
- ❖ (مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ) "اللہ کے اذن سے پہلے کوئی بھی شفاعت نہیں کر سکے گا"۔[40]
- ❖ (وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّـهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ) "آسمان میں کتنے ملائکہ ہیں جن کی شفاعت کچھ بھی کام نہیں دے گی، مگر اس کے بعد کہ اللہ تعالی جس کے لیے چاہے اجازت دیدے اور اس کے لیے شفاعت کرنے سے راضی ہو"۔[41]
- ❖ (وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ) "اللہ کے پاس کسی کی شفاعت کسی کے لیے کام نہیں آتی مگر اس کے لیے جس کی نسبت وہ اجازت دیدے"۔[42]

---

[38] الزمر: (44)

[39] البقرۃ: 255

[40] یونس: 3

[41] النجم: 26

[42] سباء: 23

- رہا یہ سوال کہ شفاعت کون لوگ کریں گے؟ تو جس طرح اللہ تعالی نے یہ خبر دی ہے کہ اس کے اذن سے پہلے کوئی شفاعت نہیں کر سکے گا، اسی طرح یہ بھی بتلادیا ہے کہ اس کا اذن اس کے محبوب و مختار اولیاء کو ملے گا۔ ارشاد ہے:(لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَـٰنُ وَقَالَ صَوَابًا)"وہاں کوئی شفاعت کا اختیار نہیں رکھے گا مگر ہاں! رحمن جس کو بولنے کا اذن دیدے، اور وہ بات بھی درست کہے"۔[43]
- (لَّا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَـٰنِ عَهْدًا)"وہاں کوئی شفاعت کا اختیار نہیں رکھے گا مگر ہاں! جس نے رحمن کے پاس سے اجازت لی ہے"۔[44]
- اور رہا یہ سوال کہ شفاعت کس کے لیے ہوگی؟ تو اللہ تعالی نے یہ بھی قرآن میں بتلادیا ہے کہ وہ اسی کے لیے شفاعت کا اذن دے گا جس سے وہ خوش ہوگا۔ ارشاد ہے:(وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ)"اور کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے بجز اس کے جس کے لیے شفاعت کرنے کی اللہ تعالی کی مرضی ہو"۔[45]
- (يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَـٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا)"اس دن کسی کو کسی کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی مگر اسے شخص کو جس کے واسطے رحمن نے اجازت دیدی ہو، اور اس کے واسطے بولنا پسند کر لیا ہو"۔[46]
- اور یہ معلوم ہے کہ اہل توحید واخلاص کے علاوہ اللہ سبحانہ وتعالی کسی سے خوش نہیں ہوگا، جو لوگ موحد و مخلص نہیں ہیں ان کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:(مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ) "ظالموں کا کوئی مخلص دوست ہوگا نہ سفارشی جس کی بات مانی جائے"[47]

---

43 النبأ:38

44 مریم:87

45 الانبیاء:28

46 طہ:108

47 غافر:18

❖ (فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ - وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ)"ہمارے نہ سفارشی ہیں نہ جگری دوست"۔[48]

❖ (فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ)"سفارشیوں کی سفارش انہیں فائدہ نہیں دے گی"۔[49]

❖ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے کہ آپ کو شفاعت کا اختیار دیا گیا ہے لیکن آپ نے یہ بھی بتایا کہ آپ عرش کے نیچے سجدہ میں گر پڑیں گے اپنے رب کی ایسی تعریف کرینگے جو آپ کے دل میں اسی وقت ڈالی جائیگی، آپ اس وقت تک شفاعت نہیں کرینگے جب تک آپ سے یہ نہیں کہا جائے گا(ارفع رأسک وقل یسمع وسل تعطه واشفع تشفع)"آپ اپنا سر اٹھایئے، کہیے آپ کی سنی جائیگی، مانگیے آپ کو دیا جائے گا ،شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائیگی"۔[50]

❖ نبی ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ ایک ہی مرتبہ سارے گنہگار اہل توحید کے لیے آپ شفاعت نہیں کریں گے بلکہ آپ نے فرمایا:(فيحد لي حدا فادخلهم الجنة)"میرے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی،اور میں ان کو جنت میں لے جاؤں گا"۔[51]

❖ پھر آپ دوبارہ عرش کے نیچے سجدہ میں گر پڑیں گے ،پھر آپ کے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی ۔۔۔۔۔۔نبی ﷺ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا:"وہ خوش نصیب کون ہو گا جو آپ کی شفاعت سے سرفراز ہو گا؟آپ نے فرمایا:(من قال لا إلا الله خالصا من قلبه)"وہ شخص ہو گا جس نے خالص دل سے لا الہ الا اللہ کی شہادت دی ہو گی"۔[52](ملاحظہ فرمائیں: اصول الایمان فی ضوء الکتاب والسنۃ:ص:234-236۔)

---

[48] الشعراء:100-101

[49] المدثر:48

[50] بخاری:7510، مسلم:193

[51] بخاری:4476، مسلم:193

[52] بخاری:99

شفاعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

- پہلی شفاعت جو سب سے بڑی شفاعت بھی ہے میدان محشر کی ہوگی جب اللہ تعالی بندوں کے درمیان فیصلہ کے لیے آئے گا، اور یہ شفاعت ہمارے نبی محمد ﷺ کے ساتھ خاص ہے، اور یہی "مقام محمود" ہے جس کا اللہ تعالی نے آپ کو عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، ارشاد ربانی ہے: (عَسَىٰٓ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا) "عنقریب آپ کا رب آپ کو "مقام محمود" پر فائز کرے گا"۔[53]
- وہ شفاعت اس طرح ہوگی کہ میدان محشر میں تکلیف و تنگی سخت ہوگی، قیام لمبا کھنچتا چلا جائے گا، پریشانیاں شدید ترین ہوتی چلی جائیگی، منہ تک لوگ پسینوں میں ڈوبے ہونگے، تو لوگ ایک ایک کرکے آدم، نوح، ابراہیم، موسی اور عیسی علیہم السلام کے پاس جائیں گے، اور سب کے سب "نفسی نفسی" یعنی مجھے اپنی پڑی ہے کہیں گے، سب سے اخیر میں ہمارے نبی محمد ﷺ کے پاس آئیں گے، آپ فرمائیں گے کہ: (أنا لها) "میں شفاعت کا مجاز ہوں"۔[54]

دوسری شفاعت، جنت کا دروازہ کھلوانے کے لیے ہوگی، سب سے پہلے ہمارے رسول محمد ﷺ دروازہ کھلوائیں گے، سب سے پہلے آپ کی امت جنت میں داخل ہوگی۔

تیسری شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جن کو جہنم میں داخل کئے جانے کا حکم ہوگا۔ اور شفاعت کرکے ان کو داخل ہونے سے بچالیا جائے گا۔

چوتھی شفاعت ان گنہگار اہل توحید کے لیے ہوگی جن کا حلیہ جہنم میں جل کر بگڑ چکا ہوگا، اور وہ کوئلہ کی مانند ہوچکے ہونگے، ان کو "نہر حیات" میں نہلایا جائے گا، جس سے ان کا جسم دوبارہ اسی طرح بھر جائیگا جیسے پرنالہ میں گھاس اگ آتی ہے۔

پانچویں شفاعت جنتیوں کے درجات بلند کرنے کے لیے ہوگی، اور یہ تینوں شفاعتیں ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ خاص نہیں ہیں، بلکہ دوسرے انبیاء، ملائکہ اولیاء اور مقربین بھی کریں گے، مگر آپ ﷺ

---

[53] الاسراء:79

[54] بخاری، مسلم

سب سے پہلے کریں گے۔

پھر اللہ تعالی بلا شفاعت کے اپنی رحمت خاص سے کچھ جہنمیوں کو نکالیں گے جن کی تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے اور پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

- چھٹی شفاعت بعض کفار کے عذاب میں تخفیف کے لیے ہو گی، اور یہ شفاعت ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے، آپ صرف اپنے چچا ابو طالب کے لیے شفاعت کریں گے جیسا کہ بخاری و مسلم کی روایت میں ہے۔[55]
- جہنم کا مطالبہ بڑھتا چلا جائے گا، جہنم کہے گی: (هَلْ مِن مَّزِيدٍ)"کیا اور جہنمی ہیں؟؟"[56]"یہاں تک کہ اللہ تعالی اپنا قدم مقدس جہنم کے اندر ڈال دے گا تو جہنم کہے گی "قط قط""بس، بس تیری عزت کی قسم!" اور جہنم کا ایک حصہ دوسرے سے سمٹ جائیگا، اور جنت میں ابھی وسعت باقی رہ جائے گی تو اللہ تعالی دوسرے لوگوں کو پیدا کرے گا پھر ان کو جنت میں داخل کرے گا"۔[57] (ملاحظہ فرمائیں: اثبات الشفاعۃ– امام ذہبی: ص20، الشفاعۃ– الوادعی: 17)

کیا کوئی اپنے عمل کے بدلے جنت میں جا سکتا ہے؟ یا جہنم سے نجات پا سکتا ہے؟

کوئی بھی اپنے عمل کے بدلے جنت میں نہیں جا سکتا اور نہ ہی جہنم سے نجات پا سکتا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (قاربوا و سددوا و اعلموا أنه لن ينجو أحد منكم بعمله قالوا يا رسول الله ولا أنت؟ قال : ولا أنا إلا أن يتغمدني الله برحمة منه و فضل)" دین سے قربت پیدا کرو، درست راستہ پر رہو اور یاد رکھو کہ کوئی شخص اپنے عمل کے بدلے جہنم سے نجات نہیں پا سکتا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت مجھے ڈھانپ

---

55 بخاری، مسلم

56 سورہ ق: 30

57 بخاری، مسلم

لے"۔ [58]

مضمون 3

حصہ 1: قیامت کے دن کی مدت پر آیات واحادیث

شیخ فرکوس نے جواب دیا

آخرت میں دن کے اندازہ کے بارے میں دوبظاہر متعارض آیات میں تطبیق ؟

سوال:

مسلمانوں اور نصاریٰ کے درمیان دین وعقیدہ کے مسائل میں ہونے والی بعض علمی مناظروں نے (جنھیں بعض فضائی چینلز نے ہوادی) نصوصِ قرآنی میں تعارض کے دعوے کی صورت میں کئی شبہات پیدا کیے ہیں۔ انہی میں سے ایک آیت یہ ہے:

﴿وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾[الحج:47]

اللہ تعالیٰ نے اس میں بیان فرمایا ہے کہ تمہارے رب کے پاس ایک دن تمہاری گنتی کے مطابق ہزار سال کے برابر ہے، اور یہ آیت سورۂ معارج کی اس آیت سے بظاہر متعارض ہے:

﴿تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ﴾[المعارج:4]

اس میں ایک دن کی مقدار پچاس ہزار سال بیان ہوئی جو پہلی آیت کے ظاہر کی مخالفت کرتی ہے، کیونکہ اس میں پچاس گنا اضافہ ہے۔

توکیاان دونوں آیتوں کے درمیان پائے جانے والے اس تعارض کو ایسی صورت میں دفع کیا جاسکتا ہے کہ اشکال اور اضطراب زائل ہو جائے؟

شکریہ۔

---

[58] (صحیح بخاری:6463، صحیح مسلم:2816)

جواب

اس مسئلے میں تعارض کو علماء نے ذکر کردہ دو جمع و تطبیق کے طریقوں سے دفع کیا ہے:

پہلا پہلو

دنوں کے اوقات میں اختلاف (طول و قصر) کائنات کی ابتدائی خلقت، اس کے امور کے تدبیر و عروج، اور قیامت کے دن کے درمیان معتبر ہے۔

پس سورہ حج کی آیت:

﴿وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾

ان دنوں میں سے ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا۔

جبکہ اس کا یہ قول:

﴿يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾[السجدة:5]

اس سے مراد اس کے امر کے آسمان سے زمین تک اترنے اور پھر اس کی طرف عروج کا وقت ہے۔

اور اس کا یہ قول:

﴿تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ﴾

یہ بلا خلاف یومِ قیامت ہے۔

دوسرا پہلو

دن کے وقت میں اختلاف (کمی و بیشی) خود قیامت کے دن میں ہوتا ہے، مگر اس کا طول و قصر مومنین و کفار کے حال کے اعتبار سے مختلف ہو گا۔

پس اصل میں قیامت کے دن کا وقت ہزار سال کے برابر ہے، لیکن اہل ایمان پر وہ دن ہلکا اور مختصر کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان پر نصف دن کی مانند ہو گا، جیسا کہ اس کے قول سے دلیل ملتی ہے:

﴿أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلاً﴾[الفرقان:24]

اس آیت نے اس بات پر دلالت کی کہ حساب نصف دن پر ختم ہو جائے گا، جو قیلولہ (دوپہر کے آرام) کا وقت ہوتا ہے، اور یہی بات ابن مسعود، ابن عباس رضی اللہ عنہم، ابن جبیر وغیرہ سے منقول ہے۔

رہا کفار کا حال، تو ان کے حق میں اس دن کا وقت سخت اور دشوار ہو گا، کیونکہ وہ دن عدل، فیصلہ اور فصلِ خصومات کا دن ہے، لہٰذا اس کی مدت اصل کے مقابلے میں ان پر طویل ہو جائے گی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الحَقُّ لِلرَّحْمَنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا﴾[الفرقان:26]

اور فرمایا:

﴿فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ، عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ﴾[المدثر:9–10]

اور ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَذَا يَوْمٌ عَسِرٌ﴾[القمر:8]

پس ان آیات نے اپنے منطوق کے ذریعے اس بات پر دلالت کی کہ وہ دن کفار پر سخت اور غیر آسان ہو گا، اور اپنے مخالف مفہوم سے اس بات پر دلالت کی کہ وہ مومنین پر آسان اور غیر سخت ہو گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ، فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا، وَيَنقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا﴾[الانشقاق:7–9]

اور فرمایا:﴿لاَ يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الأَكْبَرُ﴾[الانبیاء:103]

نیز امام احمد وغیرہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا:

"عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ دن جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے، کیا ہی طویل دن ہو گا!

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ مومن پر اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ دنیا میں اس کی پڑھی جانے والی فرض نماز سے بھی ہلکا ہو گا۔"

اگرچہ اس حدیث میں ضعف ہے، اور اس کی سند ثابت نہیں، لیکن اس کا معنیٰ اس سے پہلے جو بات ثابت ہو چکی ہے، اس کے خلاف نہیں۔

اسی دوسرے طریقِ جمع کی تائید نبی ﷺ کے اس قول سے بھی ہوتی ہے:

"مسلمانوں کے فقراء اپنے اغنیاء سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے، اور یہ آدھا دن پانچ سو سال کے برابر ہوگا۔" واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجزائر: 28 ذوالقعدہ 1428ھ

مطابق: 08 دسمبر 2007ء

حوالہ جات:

(1) تفسیر ابن کثیر (3/228)، أضواء البیان للشنقیطي (5/719)

(2) تفسیر ابن کثیر (3/315)، أضواء البیان (5/719)

(3) ابن حبان، احمد، ابو یعلی وغیرہ کی روایت؛ سند میں ضعف کے ساتھ، جیسا کہ مجمع الزوائد، تفسیر ابن کثیر اور دیگر کتب میں مذکور ہے

أخرجه ابن حبان في «صحيحه»: (٧٣٣٤)، وأحمد في «مسنده»: (١١٤٧٤)، قال الهيثمي في «مجمع الزوائد» (١٠/ ٣٤٠): «رواه أحمد وأبو يعلى وإسناده حسن على ضعف في راويه»، وقال ابن كثير في «تفسيره» (٤/ ٥٢٤): «ورواه ابن جرير عن يونس عن ابن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج به، إلا أنَّ دراجًا وشيخه أبا الهيثم ضعيفان»، والحديث ضعفه الألباني في «ضعيف الترغيب»: (٢٠٩٥).

(4) ترمذی، احمد، ابو یعلی؛ اور حدیث کو البانی نے صحیح الجامع میں صحیح قرار دیا ہے۔

أخرجه الترمذي في «الزهد»، باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة: (٢٣٥٤)، وأحمد في «مسنده»: (٨٣١٦)، وأبو يعلى في «مسنده»: (٦٠١٨)، من حديث أبي هريرة رضي الله عنه. والحديث صححه الألباني في «صحيح الجامع»: (٨٠٧٦).

حصہ 2: قیامت کے حساب پر احادیث

1. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت:

"قیامت کے دن حقوق ادا کیے جائیں گے، یہاں تک کہ بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا۔"

2. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت:

"کیا جانتے ہو مفلس کون ہے؟... مفلس وہ ہے جو نماز، روزہ، زکوٰۃ لے کر آئے، لیکن اس نے فلاں کو گالی دی، فلاں پر تہمت لگائی، فلاں کا مال کھایا، فلاں کا خون بہایا۔ پھر اس کے نیک اعمال لوٹا دیے جائیں گے۔ اگر نیکیاں ختم ہو گئیں تو مظلوموں کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے، پھر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

حصہ 3: قیامت کے ترازو پر احادیث

1.-" يوضع الميزان يوم القيامة فلو وزن فيه السموات والارض لوسعت، فتقول الملائكة: يا رب لمن يزن هذا؟ فيقول الله تعالى: لمن شئت من خلقي، فتقول الملائكة: سبحانك ما عبدناك حق عبادتك، ويوضع الصراط مثل حد الموسى، فتقول الملائكة: من تجيز على هذا؟ فيقول: من شئت من خلقي، فيقولون: سبحانك ما عبدناك حق عبادتك".

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت والے دن (اتنا بڑا) ترازو رکھا جائے گا کہ اس میں زمین و آسمان کا وزن بھی کیا جا سکے گا۔ فرشتے پوچھیں گے: یہ ترازو کس کے لیے وزن کرے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں اپنی مخلوق میں سے جس کے لیے چاہوں گا۔ فرشتے کہیں گے: (اے اللہ!) تو پاک ہے، ہم تیری عبادت کا حق ادا نہ کر سکے۔ پھر پل صراط نصب کیا جائے گا، جو استرے کی دھار کی طرح ہو گا۔ فرشتے پوچھیں گے: (اے اللہ) تو کس کو یہ عبور کروائے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہوں گا۔ وہ کہیں گے: تو پاک ہے، ہم کما حقہ تیری عبادت نہ کر سکے۔"[59]

---

[59] [سلسله احاديث صحيحه/الفتن و اشراط الساعة والبعث/حديث:3762]

2. امام حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت:

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آگ کا ذکر کر کے روئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: 'کیوں رو رہی ہو؟' انہوں نے کہا: 'کیا قیامت کے دن اپنے اہل کو یاد کریں گے؟' آپ ﷺ نے فرمایا: 'تین مقامات پر ہر شخص صرف اپنے بارے میں سوچے گا: جب ترازو رکھے جائیں گے، جب نامۂ اعمال دیا جائے گا، اور جب پل صراط پر گزرنا ہوگا۔

أنَّها ذَكرتِ النَّارَ فبَكت، فقالَ رسولُ اللَّهِ صلَّى اللهُ عليْهِ وسلَّمَ : ما يبْكيك؟ قالَت : ذَكرتُ النَّارَ فبَكيتُ، فَهل تذْكرونَ أَهليكم يومَ القيامةِ؟ فقالَ رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليْهِ وسلَّمَ : أمَّا في ثلاثةِ مواطنَ فلا يذْكرُ أحدٌ أحدًا : عندَ الميزانِ حتَّى يعلمَ أيخِفُّ ميزانُهُ أو يثقلُ، وعندَ الْكتابِ حينَ يقالُ هَاؤُمُ اقْرَؤُوا كِتَابِيَهْ حتَّى يعلمَ أينَ يقعُ كتابُهُ أفي يمينِهِ أم في شمالِهِ أم من وراءِ ظَهرِهِ، وعندَ الصِّراطِ إذا وضعَ بينَ ظَهري جَهنَّم

خلاصة حكم المحدث : ضعيف عند الشيخ الالبانى [60]

- ❖ یہ حدیث مصادر جیسے سنن أبي داود (4755)، مسند أحمد (24696)، اور مستدرک الحاکم (8722) میں مروی ہے۔
- ❖ سند میں حسن بصری اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ارسال (سند کا ٹوٹنا) پایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے بہت سے محدثین اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔ حاکم اور ذہبی نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔
- ❖ البانی نے اپنی کتب "مشکاۃ المصابیح" اور "ضعیف الترغیب والترھیب" میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔
- ❖ بعض محدثین قیامت کے تین مقامات والی حدیث کو حسن لغیرہ بھی کہا جیسے شیخ شعیب الارناوط

ملاحظہ: شیخ البانی نے ضعیف کہا لیکن شیخ عراقی نے جید اور شیخ ارناووط نے حسن لغیرہ کہا ہے

---

[60] (الراوي : عائشة أم المؤمنين | المحدث : الألباني | المصدر : ضعيف أبي داود الصفحة أو الرقم: 4755)

4 قیامت کے دن کی ہولناکیاں اور لوگوں کے حالات پر احادیث

قیامت کے دن کی ہولناکیاں

عن المقداد بن عمرو بن الأسود -رضی اللہ عنہ- قال: قال رسول اللہ ﷺ:

"قیامت کے دن سورج کو لوگوں کے اتنا قریب کر دیا جائے گا کہ وہ ایک میل یا دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا۔"
راوی سلیم بن عامر کہتے ہیں: میں نہیں جانتا میل سے مراد زمین کی مسافت ہے یا وہ میل جو آنکھ میں سرمہ لگانے کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوں گے: بعض کے ٹخنوں تک پسینہ ہو گا بعض کے گھٹنوں تک بعض کے کمر تک اور بعض کے لیے پسینہ لگام کی طرح منہ تک پہنچ جائے گا۔"

پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا۔[61]

مضمون 4-(قیامت کے دن پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟)

قیامت کے دن پر ایمان لانے میں موت کے بعد پیش آنے والے ان تمام امور پر ایمان لانا شامل ہے جن کی اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے خبر دی ہے، ان میں سے چند امور درج ذیل ہیں:

1-موت

2-قبر کی آزمائش پر ایمان رکھنا

3-قبر کے عذاب اور راحت وآسائش پر ایمان رکھنا

4-قیامت کبری

5-میزان عمل

6-اعمال نامہ

---

61 صحيح الترمذي، عن المقداد بن عمرو بن الأسود، الصفحة أو الرقم: 2421، حديث صحيح. اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح الترمذی میں مقداد بن عمرو بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، حدیث نمبر 2421 ہے اور یہ صحیح ہے۔

7-حساب

8-حوض کوثر

9-صراط

10-شفاعت

11-جنت اور جہنم

(1)موت

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إذا وضعت الجنازة فاحتملها الرجال على أعناقهم فإن كانت صالحة قالت : يا ويلها أين تذهبون بها ؟ يسمع صوتها كل شيء إلا الإنسان ولو سمعها الإنسان لصعق "[62]

جب میت کو چارپائی پر رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا کر چلنے لگتے ہیں تو اگر وہ نیک تھا تو کہتا ہے: مجھے آگے لے چلو، مجھے آگے لے چلو، اور اگر برا تھا تو کہتا ہے: ہائے بربادی ! اسے کہاں لے جا رہے ہیں؟ اس کی آواز انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے، اور اگر اسے انسان سن لے تو بیہوش ہو جائے۔

اس لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"أسرعوا بالجنازة فإن تك صالحة فخير تقدمونها إليه وإن تكن غير ذلك فشر تضعونه عن رقابكم"[63]

جنازہ کو لے کر تیز چلو، کیونکہ اگر وہ نیک تھا تو اسے خیر کی طرف پہنچا دو گے، اور اگر برا تھا تو اپنے کندھوں

---

62 صحیح بخاری: 1316، 1314۔

63 متفق علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: بخاری کتاب الجنائز، باب السرعۃ بالجنازۃ، 2/108، حدیث 1315، مسلم، کتاب الجنائز، باب الاسراع بالجنازۃ، 2651، حدیث 944۔

سے شر کو اتار دو گے۔[64]

2- قبر کی آزمائش پر ایمان رکھنا

یعنی اس بات پر کہ لوگوں کا مرنے کے بعد اپنی قبروں میں بھی امتحان لیا جاتا ہے، انسان سے سوال ہوتا ہے کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارے نبی کون ہیں؟ تو اس کے جواب میں بندہ مومن کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے، اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں، لیکن گنہگار کہتا ہے ہائے ہائے، میں نہیں جانتا، لوگوں کو کچھ کہتے سنا وہی میں نے بھی کہہ دیا، اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو تم نے جانا اور نہ کتاب اللہ کی تلاوت کی (کہ جان سکتے) پھر اس پر لوہے کے ہتھوڑے سے ضرب لگائی جاتی ہے تو وہ ایسی چیخ مارتا ہے کہ اسے انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ اسے انسان وجنات کے علاوہ اس کے قریب کی ہر چیز سنتی ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا: (يُثَبِّتُ اللَّـهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّـهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّـهُ مَا يَشَاءُ) "اللہ تعالی ایمان والوں کو قول ثابت کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دینا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی، ہاں ظالموں کو اللہ بہکا دیتا ہے، اور اللہ جو چاہے کر گزرے"۔[65]

3- قبر کے عذاب اور راحت وآسائش پر ایمان رکھنا

یہ چیز کتاب وسنت سے ثابت ہے اور یہ برحق ہے اور اس پر ایمان رکھنا واجب ہے، قبر میں عذاب صرف روح کو ہوتا ہے اور جسم اس کے تابع ہے، لیکن قیامت کے دن روح اور جسم دونوں کو عذاب ہو گا- بہر حال قبر کا عذاب

ASKISLAMPEDIA GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

---

[64] (ملاحظہ فرمائیں: معارج القبول بشرح سلم الوصول إلى علم الأصول – حافظ الحكمي: 2/681-906، الحياة الآخرة – غالب العواجي، القيامة الكبرىٰ- عمر بن سليمان بن عبد الله الأشقر العتيبي، القيامة الصغرى عمر بن سليمان بن عبد الله الأشقر العتيبي)

[65] (صحيح ، بخاری ، كتاب الجنائز ، باب ماجاء فی عذاب القبر ، 2/123، حديث (1374،1329) مسند احمد 4/296،295،288،287، مستدرک حاکم 1/37 تا 40)- (ملاحظہ فرمائیں: التذكرة في أحوال الموتى وأمور الآخرة ص 125، شرح العقيدة الطحاويہ ص 265)

اور راحت و آسائش برحق ہے، کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں اس کے دلائل موجود ہیں۔[66]

4- قیامت کبری

جب حضرت اسرافیل صور میں پہلی بار پھونک ماریں گے، پھر قبروں سے اٹھا دینے والا صور پھونکیں گے تو روحیں اپنے اپنے جسموں میں واپس لوٹا دی جائیں گی اور لوگ ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور غیر مختون حالت میں اپنی اپنی قبروں سے اٹھ کر اللہ رب العالمین کے سامنے حاضر ہو جائیں گے۔[67]

5- میزان عمل

اس میزان (ترازو) پر بندہ اور اس کے عمل دونوں کا وزن کیا جائے گا: (فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ - وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَـٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ) "پس جن کے ترازو کا پلہ بھاری ہو گیا وہ تو نجات پانے والے ہو گئے۔ اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہو گیا تو یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا جو ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے"۔[68]

6- اعمال نامہ

اعمال نامے اور صحیفے پھیلا دئے جائیں گے، تو بعض لوگوں کو ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور بعض کو پیٹھ پیچھے سے بائیں ہاتھ میں تھما دیا جائے گا:

(فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ﴿١٩﴾ إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ

---

[66] (کتاب الروح، از ابن القیم، 1/311، 263)- (ملاحظہ فرمائیں: شرح العقیدۃ الطحاویۃ ص 267)

[67] (ملاحظہ فرمائیں: القیامۃ الکبری- عمر بن سلیمان بن عبد الله الأشقر العتیبي)

[68] (المؤمنون 102-103)- (ملاحظہ فرمائیں: شرح العقیدۃ الطحاوۃ ص 281، الحیاۃ الآخرۃ – عالب العواجی)

كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ۜ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ)[69]

سو جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو۔ مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے۔ پس وہ ایک دل پسند زندگی میں ہو گا۔ بلند و بالا جنت میں۔ جس کے میوے جھکے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) مزے سے کھاؤ پیو اپنے اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کئے۔ لیکن جسے اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ کاش مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی۔ اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے۔ کاش کہ موت میرا کام ہی تمام کر دیتی۔ میرے مال نے بھی مجھے نفع نہ دیا۔ میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔

دوسری جگہ اللہ تعالی نے فرمایا:

(وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ . فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا . وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا)[70]

"اور جس شخص کو اس (کے عمل) کی کتاب اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دی جائے گی۔ تو وہ موت کا پکارے گا ۔اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہو گا۔"[71]

7-حساب

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَ فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ "

---

[69] (الحاقة 19-29)

[70] (الانشقاق 10-12)

[71] (ملاحظہ فرمائیں: الحیاۃ الآخرۃ–عالب العواجی: 2/859)

ابو برزہ اسلمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا، اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کیا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا"۔[72]

8- حوض کوثر:

اس بات کی پختہ تصدیق بھی واجب ہے کہ قیامت کے میدان میں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حوض ہوگا جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے بڑھ کر میٹھا ہوگا، اس کے آبخورے آسمان کے تاروں کی گنتی کے برابر ہوں گے اور اس کا طول وعرض ایک ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہوگا، جسے اس حوض کا ایک گھونٹ پانی نصیب ہو جائے اسے پھر کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی۔[73] یہ حوض ہماری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے خاص ہوگا، ویسے تو ہر نبی کا ایک حوض ہوگا، لیکن ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حوض سب سے بڑا ہوگا۔

9- صراط

صراط جہنم کے اوپر نصب ہے جس سے اولین وآخرین تمام لوگ گزریں گے، یہ تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک ہے، لوگ اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے اس کے اوپر سے گذریں گے، چنانچہ بعض لوگ آنکھ جھپکنے کی مانند گزر جائیں گے، بعض بجلی کی مانند، بعض ہوا کی طرح، بعض تیز رفتار گھوڑے کی طرح اور بعض اونٹ کی رفتار سے، اور بعض لوگ دوڑ کر، بعض عام چال چل کر اور بعض گھسٹ کر اسے پار کریں گے، پل کے کناروں پر لوہے کے آنکوڑے نصب ہوں گے جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا وہ اسے اچک لیں گے۔

جب مومنین پل صراط پار کر لیں گے تو جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر انہیں کھڑا کیا جائے گا اور ایک

---

[72](سنن ترمذی: 2417، صحیح)-(ملاحظہ فرمائیں: القیامۃ الکبری- عمر بن سليمان بن عبد الله الأشقر العتيبي ص 193)

[73](صحیح بخاری: (6575 تا 6593) صحیح مسلم: (2289 تا 2305))-(ملاحظہ فرمائیں: تیسیر الکریم العلی فی وصف حوض النبی- عبد السلام البالی۔ الحیاۃ الآخرۃ- غالب العواجی: 2/1427)

دوسرے سے قصاص دلوایا جائے گا، جب بالکل پاک وصاف ہو جائیں گے تو انہیں دخول جنت کی اجازت ملے گی۔[74]

10-شفاعت

دوسرے کے لیے خیر طلب کرنے کو شفاعت کہتے ہیں۔

شفاعت کی کئی قسمیں ہیں: ابن ابی العز نے شرح عقیدہ طحاویہ میں شفاعت کی آٹھ قسمیں ذکر کی ہیں:

1) شفاعت عظمی تاکہ لوگوں کا حساب وفیصلہ شروع ہو۔
2) ان لوگوں کے بارے میں شفاعت جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔
3) ان لوگوں کے بارے میں شفاعت جنہیں جہنم رسید کرنے کا حکم ہو چکا ہو گا کہ اللہ انہیں جہنم میں نہ ڈالے۔
4) جو لوگ جنت میں داخل ہو چکے ہوں گے ان کے رفع درجات کے لیے شفاعت۔
5) کچھ لوگوں کے لیے حساب کے بغیر جنت میں داخل ہونے کی شفاعت۔
6) نبی ﷺ کی اپنے چچا ابو طالب کے عذاب کی تخفیف کے لیے شفاعت۔
7) نبی ﷺ کی شفاعت کہ تمام مومنوں کے لیے دخول جنت کی اجازت مل جائے۔
8) امت محمدیہ میں سے جو لوگ کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے ان کے لیے شفاعت۔[75]

نبی ﷺ چار مرتبہ یہ شفاعت فرمائیں گے:

1) جس کے دل میں جو کے دانہ کے برابر ایمان ہو گا اس کے بارے میں شفاعت فرمائیں گے۔
2) جس کے دل میں ذرہ یا رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو گا اس کے بارے میں شفاعت فرمائیں گے۔
3) پھر جس کے دل میں رائی کے ادنی دانہ کے برابر ایمان ہو گا اس کے بارے میں شفاعت فرمائیں گے۔

---

[74] (صحیح بخاری، کتاب المظالم، باب قصاص المظالم، حدیث (2440) وکتاب الرقاق، حدیث (6533 تا 6535) صحیح مسلم، کتاب الایمان، 1/163 تا 187، حدیث (186 تا 195)) - (ملاحظہ فرمائیں: صفة الصراط - حاي الحاي۔ القیامة الکبری- عمر بن سلیمان بن عبد الله الأشقر العتيبي ص279)

[75] (شرح عقیدہ طحاویہ، صفحہ 252 تا 262)

4) پھر ہر اس شخص کے بارے میں جس نے "لا الہ الا اللہ" کا اقرار کیا ہو گا شفاعت فرمائیں گے۔

اس کے بعد اللہ تعالی فرمائے گا:

"شفعت الملائكة وشفع النبيون وشفع المومنون ولم يبق إلا أرحم الرحمين فيقبض قبضة من النار فيخرج منها قوما لم يعملو خيرا قط"[76]

فرشتے شفاعت کر چکے، انبیاء شفاعت کر چکے، مومنین شفاعت کر چکے، اب صرف ارحم الراحمین (اللہ) باقی رہ گیا، چنانچہ اللہ تعالی جہنم سے مٹھی بھر کر ان لوگوں کو نکال دے گا جنہوں نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی ہو گی۔

11- جنت اور جہنم

یہ عقیدہ رکھنا بھی واجب ہے کہ جنت اور جہنم دو مخلوق ہیں جو کبھی فنا نہیں ہوں گے، جنت اللہ کے اولیاء کا گھر ہے اور جہنم اللہ کے دشمنوں کا ٹھکانہ، اہل جنت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں رہیں گے اور کفار ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں، اس وقت بھی جنت اور جہنم دونوں موجود ہیں، نبی ﷺ نے نماز کسوف میں اور معراج کی رات دونوں کا مشاہدہ کیا ہے۔

صحیح حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ موت کو ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں حاضر کیا جائے گا اور اسے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کر کے ذبح کر دیا جائے گا، پھر یہ منادی کر دی جائے گی کہ اے اہل جنت! جنت میں اب ہمیشہ کی زندگی ہے اس کے بعد موت نہیں، اور اے اہل جہنم! جہنم میں ہمیشہ کی زندگی ہے اس کے بعد موت نہیں۔[77]

---

[76] (صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قولہ تعالی: (لما خلقتہ بیدي) حدیث (7410) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب معرفہ طریق الرؤیہ، 1/170، حدیث (183) وباب ادنی الجنۃ منزلۃ، 1/80، حدیث (193)-(ملاحظہ فرمائیں: اثبات الشفاعۃ- امام ذہبی، الحیاۃ الآخرۃ-غالب العواجی: 1/469، الشفاعۃ- مقبل بن هادي الوادعي)

[77] (صحیح مسلم: 2849)-(ملاحظہ فرمائیں: الجنۃ والنار- عمر بن سلیمان الأشقر)

ASKISLAMPEDIA GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

مضمون 5

1. موت

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إذا وضعت الجنازة فاحتملها الرجال على أعناقهم فإن كانت صالحة قالت : يا ويلها أين تذهبون بها ؟ يسمع صوتها كل شيء إلا الإنسان ولو سمعها الإنسان لصعق"[78]

جب میت کو چارپائی پر رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا کر چلنے لگتے ہیں تو اگر وہ نیک تھا تو کہتا ہے: مجھے آگے لے چلو، مجھے آگے لے چلو، اور اگر برا تھا تو کہتا ہے: ہائے بربادی! اسے کہاں لے جارہے ہیں؟ اس کی آواز انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے، اور اگر اسے انسان سن لے تو بیہوش ہو جائے۔

اس لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"أسرعوا بالجنازة فإن تك صالحة فخير تقدمونها إليه وإن تكن غير ذلك فشر تضعونه عن رقابكم".[79]

جنازہ کو لے کر تیز چلو، کیونکہ اگر وہ نیک تھا تو اسے خیر کی طرف پہنچادو گے، اور اگر برا تھا تو اپنے کندھوں سے شر کو اتار دو گے۔

2 قبر کی آزمائش پر ایمان رکھنا:

یعنی اس بات پر کہ لوگوں کا مرنے کے بعد اپنی قبروں میں بھی امتحان لیا جاتا ہے، انسان سے سوال ہوتا ہے کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارے نبی کون ہیں؟ تو اس کے جواب میں بندہ مومن کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے، اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں، لیکن گنہگار کہتا ہے ہائے ہائے، میں نہیں جانتا، لوگوں کو کچھ

---

[78] (صحیح بخاری:1316،1314)

[79] (متفق علیہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ: بخاری کتاب الجنائز، باب السرعة بالجنازة، 2/108، حدیث 1315، مسلم، کتاب الجنائز، باب الاسرائ بالجنازة، 2651، حدیث 944)-(ملاحظہ فرمائیں: معارج القبول بشرح سلم الوصول إلى علم الأصول- حافظ الحکمی: 2/681-906، الحیاۃ الآخرۃ- غالب العواجی، القیامۃ الکبری- عمر بن سلیمان بن عبد اللہ الأشقر العتیبي، القیامۃ الصغری عمر بن سلیمان بن عبد اللہ الأشقر العتیبي)

کہتے سنا وہی میں نے بھی کہہ دیا، اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو تم نے جانا اور نہ کتاب اللہ کی تلاوت کی (کہ جان سکتے) پھر اس پر لوہے کے ہتھوڑے سے ضرب لگائی جاتی ہے تو وہ ایسی چیخ مارتا ہے کہ اسے انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ اسے انسان وجنات کے علاوہ اس کے قریب کی ہر چیز سنتی ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا: (يُثَبِّتُ اللَّـهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّـهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّـهُ مَا يَشَاءُ) "اللہ تعالی ایمان والوں کو قول ثابت کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی، ہاں ظالموں کو اللہ بہکا دیتا ہے، اور اللہ جو چاہے کر گزرے"۔[80]

3. قبر کے عذاب اور راحت وآسائش پر ایمان رکھنا:

یہ چیز کتاب وسنت سے ثابت ہے اور یہ برحق ہے اور اس پر ایمان رکھنا واجب ہے، قبر میں عذاب صرف روح کو ہوتا ہے اور جسم اس کے تابع ہے، لیکن قیامت کے دن روح اور جسم دونوں کو عذاب ہوگا۔ بہر حال قبر کا عذاب اور راحت وآسائش برحق ہے، کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں اس کے دلائل موجود ہیں۔[81]

مضمون 6 رحمتِ الٰہی (آسک اسلام پیڈیا)

رحمتِ الٰہی

اللہ سبحانہ وتعالی بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ارحم الراحمین ہے، جس کی رحمت ہر چیز پر وسی

قرآن

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: اور میری رحمت ہر چیز کو وسیع ہے (الاعراف:156)،

---

80 (دیکھئے: صحیح، بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، 2/123، حدیث (1374، 1329) مسند احمد 4/296، 295، 288، 287، مستدرک حاکم 1/37 تا 40)۔ (ملاحظہ فرمائیں: التذکرۃ فی أحوال الموتی وأمور الآخرۃ ص 125، شرح العقیدۃ الطحاویہ ص 265۔

81 (کتاب الروح، از ابن القیم، 1/311، 263)۔ (ملاحظہ فرمائیں: شرح العقیدۃ الطحاویۃ ص 267)

نیز فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق مہربان ہے. (التوبہ:117)،

نیز فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے. (الاعراف:56)،

نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی لطف کرنے والا ہے، جسے چاہتا ہے کشادہ روزی دیتا ہے اور وہ بڑی طاقت، بڑے غلبہ والا ہے۔ (الشوریٰ:19)۔

حدیث

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے لئے سو(100) رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت نازل فرمائی ہے جس کے ساتھ جن وانس اور جانور اور چوپائے اور کیڑے مکوڑے ایک دوسرے پر رحم اور نرمی کرتے ہیں، اور اللہ تعالی نے ننانویں رحمتیں اپنے لئے رکھیں جن کے ساتھ وہ روز قیامت اپنے بندوں پر رحم کرے گا(صحیح مسلم:6908)۔

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول کریم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس کچھ قیدی لائے گئے اور ان قیدیوں میں سے ایک عورت کچھ تلاش کر رہی تھی کہ اس نے قیدیوں میں بچہ پایا تو اسے لے کر اپنے سینے سے چمٹایا اور دودھ پلانے لگی، تو رسول کریم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں فرمایا: کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بیٹے کو آگ میں ڈال دے گی؟ تو ہم نے عرض کیا اللہ کی قسم نہیں، وہ اس پر قادر ہے کہ اسے آگ میں نہیں ڈالے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی اپنے بندوں کے ساتھ اس عورت کے اپنے بیٹے پر رحم کرنے سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے(صحیح بخاری:5653، صحیح مسلم:69121)۔

سلمان فارسی رضی اللہعنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ تعالی نے جس دن آسمان اور زمین بنائے اس دن سو رحمتیں پیدا کیں، ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین میں ہے تو ان میں سے ایک رحمت زمین میں کی جس کی وجہ سے ماں بچے سے محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے للام دوسرے سے محبت کرتی ہیں پھر جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالی اس کو پورا کرے گا اس رحمت سے۔(صحیح مسلم: 2753)۔

رحمتِ الٰہی کے بعض مظاہر

اور اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر رحمت ہی ہے کہ اس نے رسول مبعوث کئے اور کتابیں اور شریعتیں نازل فرمائیں تا کہ ان کی زندگی سنور سکے اور وہ تنگی و تکلیف اور گمراہی سے رشد وہدایت کی طرف نکل آئیں، فرمان باری تعالی ہے:اور ہم نے آپ کو سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے(الانبیاء:107)۔ نیز فرمایا: اور ہم پیغمبروں کو صرف اس واسطے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور ڈرائیں پھر جو ایمان لے آئے اور درستی کرلے سو ان لوگوں پر کوئی اندیشہ نہیں اور نہ وہ مغموم ہوں گے .(الأنعام:48).

یہ اللہ تعالی کی رحمت کا نتیجہ ہی ہے کہ وہ بندوں کی توبہ کو قبول فرماتا ہے اور دن ورات ان کے گناہوں کو بخش دیتا ہے، فرمان باری تعالی ہے:(میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔(الزمر:53)۔ نیز فرمایا: وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو(سب) جانتا ہے۔(الشوری:25)۔ ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہي کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تا کہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تا کہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ آفتاب نکلے پچھم سے۔(صحیح مسلم:2759)۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے دو احادیث (بیان کیں) ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری خود اپنی طرف سے کہا کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسا محسوس کرتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر نہ گر جائے اور بدکار اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح ہلکا سمجھتا ہے کہ وہ اس کے ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اس طرف اشارہ کیا۔ ابو شہاب نے ناک پر اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس کی کیفیت بتائی پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی پر خطر جگہ پڑاؤ کیا ہو اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو اور اس پر کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں۔ وہ سر رکھ کر سو گیا ہو اور جب بیدار ہوا ہو تو اس کی سواری غائب رہی ہو۔ آخر بھوک وپیاس یا جو کچھ اللہ نے چاہا اسے سخت لگ جائے وہ اپنے دل میں سوچے کہ مجھے اب گھر واپس چلا جانا چاہئے اور جب وہ واپس ہوا

اور پھر سو گیا لیکن اس نیند سے جو سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں کھانا پینا لئے ہوئے سامنے کھڑی ہے تو خیال کر و اس کو کس قدر خوشی ہو گی۔(صحیح بخاری:6308)

اور اللہ تعالی کی رحمت ہی روز قیامت اس کے مومن بندوں کو جنت میں داخل کرے گی، کوئی شخص بھی اپنے اعمال کی بنا پر جنت میں داخل نہیں ہو گا جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کسی شخص کو بھی اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی نہیں؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی نہیں الا یہ کہ اللہ تعالی مجھے اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے، لھذا درمیانہ راہ اختیار کرو اور افراط و تفریط سے بچو، اور تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے اگر تو وہ نیکی کرنے والا ہے تو خیر و بھلائی زیادہ کرے گا اور اگر گنہگار ہے تو ہو سکتا ہے توبہ کر لے (صحیح بخاری: 5349 ، صحیح مسلم:7042)۔

مومن کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالی سے اس کی رحمت امید اور اس کے عذاب کا خوف رکھے اسے ان دونوں کے مابین رہنا چاہئے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: میرے بندوں کو بتادو کہ میں بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں، اور میرا ساتھ ہی میرا عذاب ہی دردناک عذاب ہے (الحجر:50،49)۔

اللہ تعالی کی رحمت کی دو قسمیں ہیں

(1) رحمت عامّہ،

(2) رحمت خاصّہ۔

(1) رحمت عامّہ وہ رحمت ہے جو ساری مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہے، حتی کہ کفار اور مشرکین بھی اس سے محروم نہیں، اس رحمت کا دوسرا نام دنیوی رحمت ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے۔(غافر:7)۔

(2) رحمت خاصّہ وہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیني اپنے مومن بندوں کے لے خاص کر رکھا ہے، یہ دینی، دنیوی اور اخروی رحمت ہے جو طاعت کی توفیق، معصیت سے گریز، صراط مستقیم پر استقامت، جنت کی طلب اور جہنم سے خوف کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ فرمان باری تعالی ہے: وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے

(تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں) تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے۔(الأحزاب:43)۔

الرحمن اورالرحیم

الرحمن اور الرحیم اللہ تعالی کے اسماء میں سے دو اسم ہیں جو کہ اللہ کی صفت رحمت پر دلالت کرتے ہیں۔ الرحمن اللہ تعالی کی وسعت رحمت اور الرحیم اس رحمت کو مخلوق تک پہنچانے پر دلالت کرتا ہے، تو الرحمن وسعت رحمت والا اور الرحیم پہنچانے والا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ: الرحمنیعنی وسعت رحمت والا ہے؛ اس لئے کہ عربی میں فعلان کا وزن وسعت اور امتلاء پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ قول ہے، رجل غضبان، کہ جب اس میں غصہ بھر جائے تو اسے غصہ سے بھرا ہوا آدمی کہتے ہیں۔ الرحیم: ایسا اسم ہے جو کہ فعل پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ یہ فعیل بمعنی فاعل ہے، جو کہ فعل پر دلالت کرتا ہے، تو الرحمن اور الرحیم میں جمع ہوگئے، اور الرحمن سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ وہ وسعت رحمت والا ہے اور الرحیم سے یہ اخذ کیا جاتا ہے کہ وہ اس رحمت کو مخلوق تک پہنچانے والا ہے۔ اور بعض نے یہ کہا ہے کہ الرحمن میں رحمت عامہ اور الرحیم میں رحمت خاصہ جو کہ مومنوں کے ساتھ خاص ہے، لیکن جو ہم نے ذکر کیا ہے وہ ہی اولی ہے)۔(شرح عقیدہ الواسطیہ:1/22)۔

حوالہ جات

شرح العقیدۃ الواسطیۃ: الشیخ محمد بن صالح العثیمین، فقہ الاسماء والحسنی: الشیخ عبدالرزاق بن عبدالمحسن البدر۔

مضمون 7 اللہ پر ایمان (آسک اسلام پیڈیا)

اللہ پر ایمان

اللہ تعالی پر ایمان لانا یہ ہے کہ اللہ تعالی کے وجود پر یقین جازم ہو اور اس کی ربوبیت، الوہیت اور اسماء صفات پر بھی یقین جازم ہو، اللہ تعالی پر ایمان چار امور پر مشتمل ہے، جو شخص بھی ان پر ایمان رکھے وہ پکا اور سچا اور حقیقی مومن ہے۔

Ask IslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

اللہ تعالی پر ایمان چار امور پر مشتمل ہے

للہ تعالی کے وجود پر ایمان

اللہ تعالی کی ربوبیت پر ایمان

اللہ تعالی کی الوہت پر ایمان

اللہ تعالی کے اسماء اور اس کے صفات پر ایمان

چار محذورات کا بیان

التحریف۔التعطیل۔التمثیل۔التکییف۔اور دیکھیے، حوالہ جات

اللہ تعالی کے وجود پر ایمان

اللہ تعالی کے وجود پر عقل اور فطرت بھی دلالت کرتی ہے چہ جائے کہ اس کے وجود پر شرعی دلائل بہت زیادہ ہیں:

اللہ تعالی کی موجودگی پر فطرتی دلیل: ہر مخلوق فطرتی طور پر اپنے بغیر کسی سوچ یا تعلیم کے اپنے خالق پر ایمان رکھتی ہے، اور اس فطرت کے مقتضی سے اسے کوئی بھی علیحدہ نہیں کر سکتا لیکن جس کے دل پر کوئی ایسی چیز آجائے جو اسے اس سے دور کر دے. اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین یا تو اسے یہودی بنا دیتے ہیں یا پھر عیسائی یا مجوسی") صحیح بخاری:1358- صحیح مسلم:2658(

اور اللہ تعالی کے وجود پر عقلی دلیل یہ ہے کہ: یہ ساری مخلوق جو پہلے تھی اور آنے والے ہے اس کا ضرور کوئی خالق ہے جس نے اسے مخلوق کو عدم سے وجود دیا، کیونکہ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ مخلوق اپنے نفس کی خود موجود ہو. اس مخلوق کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اپنے آپ نفس کو خود ہی وجود میں لے آئے کیونکہ کوئی چیز اپنے آپ کو پیدا نہیں کر سکتی اور نہ ہی یہ ممکن ہے، کیونکہ اس کے وجود سے قبل وہ معدوم اور تھی ہی نہیں تو پھر وہ خالق کیسے ہو سکتی ہے؟!

اور یہ بھی ممکن نہیں کہ وہ حادثاتی طور پر ہو، کیونکہ ہر حادث کا کوئی محدث ہونا ضروری ہے، اور اس لئے کہ اس بدیع اور محکم نظام میں اس کا موجود ہونا اسباب اور مسبب میں ربط ہے، اور کائنات کا بعض کے ساتھ بعض کا ربط اور تعلق اس میں قطعی مانع ہے کہ یہ حادثاتی طور پر وجود میں آیا ہو کیونکہ اس کا وجود اصلا نظام میں ہے ہی نہیں تو پھر یہ باقی رہنے کی صورت میں منتظم کیسے ہو سکتا ہے؟ لھذا جب نہ تو یہ ممکن ہے کہ یہ مخلوقات اپنے نفس کو خود وجود دے

سکتی ہیں اور یہ بھی ممکن نہیں کہ حادثاتی طور پر بھی وجود میں نہیں آئیں تو پھر اس کا تعین ہوا کہ اس کا کوئی موجد ہے اور وہ اللہ رب العالمین ہے۔

اللہ تعالی نے یہ عقلی دلیل اور قطعی برہان سورہ طور میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا: کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں؟) الطور: 35) یعنی وہ بغیر کسی خالق کے پیدا نہیں ہوئے، اور نہ ہی انہوں نے اپنے آپ کو خود پیدا کیا ہے تو یہ تعین ہو گیا کہ ان کا خالق اللہ تعالی تبارک و تعالی ہی ہے. اور اسی لئے جب جبیر بن مطعم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ الطور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا اور جب وہ اس آیت پر پہنچے: کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے) والے کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں؟ کیا انہوں نے ہی آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ یہ یقین نہ کرنے والے لوگ ہیں، یا کیا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں؟ یا یہ ان خزانوں کے داروغہ ہیں؟ (الطور: 35-37)

اور جبیر اس وقت مشرک ہونے کے باوجود کہنے لگے: میرا دل نکل کر اڑنے لگا اور یہ میرے دل میں ایمان کی سب سے پہلی کرن تھی. اسے امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے کئی ایک مقام پر بیان کیا ہے.

اس کی مزید وضاحت کے لئے ہم ایک مثال بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص آپ کو ایک پختہ محل کی کے متعلق بتائے جسے باغات نے گھیر رکھا اور اس کے درمیان نہریں جاریں ہوں اور وہ محل قالینوں اور پلنگوں سے بھرا ہوا ہو اور کئی قسم کی زینت والی اشیاء سے مزین کیا گیا ہو تو وہ شخص کہے کہ یہ محل اور اس میں جو کچھ ہے اس نے اپنے آپ کو خود بنایا ہے یا یہ حادثاتی طور پر بغیر کسی موجود کے ہی بن گیا، تو آپ فوراً انکار کریں گے اور اسے جھوٹا اور کذاب قرار دیں گے اور اس کی اس بات کو بے وقوفی قرار دینگے.

تو کیا اس کے بعد اس وسیع آسمان و زمین اور یہ سارا فلک جو ظاہر اور محکم اور مضبوط ہے اس نے کیا اپنے آپ کو خود وجود دیا ہے یا یہ سب کچھ حادثاتی طور پر بغیر کسی موجد کے ہی بن گیا ہے؟ اور اس دلیل کو تو ایک صحراء میں رہنے والا خانہ بدوش سمجھ گیا اور اس نے اسے اپنے اسلوب میں بیان کیا، جب کسی نے اس سے پوچھا کہ تو نے اپنے رب کو کیسے پہچانا؟ تو اس خانہ بدوش کا جواب تھا: اونٹ کی مینگنی اونٹ پر دلالت کرتی ہے اور پاؤں کے نشانات چلنے کی دلیل ہیں، تو برجوں والا آسمان اور راستوں والی زمین اور موجوں والے سمندر کیا یہ سننے اور دیکھنے

والے پر دلالت نہیں کرتے؟!!

اللہ تعالی کی ربوبیت پر ایمان

یعنی یہ ایمان رکھنا کہ وہ رب اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی معین ومددگار ہے. اور رب وہ ہے جس کی مخلوق، اور بادشاہی ہو اور وہ مدبر ہو اور تدبیر اسی کی ہے، اللہ تعالی کے علاوہ خالق کوئی نہیں اور نہ ہی اللہ کے سوا کوئی مالک ہے اور امور کی تدبیر کرنے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں. فرمان باری تعالی ہے: یادرکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا(الاعراف:54)

اور ایک مقام پر اس طرح فرمایا: آپ کہہ دیجئے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار کرتا ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ، تو ان سے کہیں کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے)یونس:31) اور ایک مقام پر فرمایا: وہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر کام کی تدبیر کرتا ہے پھر وہ اسی کی طرف چڑھ جاتا ہے)السجدۃ:5) اور ایک مقام پر ارشاد ربانی ہے: یہی ہے اللہ تم سب کو پالنے والا اسی کی سلطنت ہے، اور جن کو تم اللہ کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں)فاطر:13) اور سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالی کے اس فرمان {وہ جزا کے دن کا مالک ہے} الفاتحۃ(4) پر غور کریں اور متواتر قرات میں ملک یوم الدین بھی آیا ہے کہ وہ یوم جزا کا بادشاہ ہے، اور جب ان دونوں قراتوں کو جمع کریں تو بدیع معنی ظاہر ہوگا، لھذا ملک سلطہ و قوت میں مالک سے زیادہ بلیغ معنی ہے لیکن بعض اوقات بادشاہ صرف نام کا ہی بادشاہ ہوتا ہے نہ کر تصرف کا، یعنی وہ کسی چیز میں تصرف کی قدرت نہیں رکھتا، تو اس وقت ملک تو ہے لیکن مالک نہیں اور جب یہ دونوں جمع ہوگئے کہ اللہ تعالی مالک بھی ہے اور بادشاہ بھی تو یہ تدبیر اور ملک سے یہ معاملہ پورا ہوگیا.

اللہ تعالی کی الوہیت پر ایمان

یعنی وہ معبود برحق ہے اس کا کوئی شریک نہیں. اور الہ مالوہ یعنی معبود کے معنی میں ہے محبت اور تعظیم میں، اور لا الہ الا اللہ کا بھی یہی معنی ہے: یعنی اللہ تعالی کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں: اللہ تعالی کا فرمان ہے: اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ رحمن بھی اور رحیم بھی) البقرۃ:163) اور ایک دوسرے مقام پر اس طرح

فرمایا: اللہ تعالی، فرشتے، اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) آل عمران:18) اور اللہ تعالی کے ساتھ اللہ کے علاوہ جس کو بھی الہ اور معبود بنایا جائے اور اس کی عبادت کی جائے تو اس کی الوہی باطل ہے. فرمان باری تعالی ہے: یہ سب اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے بھی یہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے، بیشک اللہ تعالی بلندی والا اور کبریائی والا ہے) الحج:62) اور انہیں معبود اور الہ کا نام دینے سے انہیں الوہیت کا حق حاصل نہیں ہو جاتا، اللہ تعالی نے (لات اور عزی اور مناۃ) کے بارہ میں فرمایا: یہ تو سوائے ناموں کے کچھ نہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں اللہ تعالی نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری (النجم:23)

اور اللہ تعالی نے یوسف علیہ السلام کے بارہ میں فرمایا کہ انہوں نے اپنے قیدی ساتھیوں سے کہا: اے میرے قید خانے کے ساتھیو! کیا متفرق کئی ایک پروردگا بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ زبردست طاقت ور؟ اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لیے ہیں اللہ تعالی نے اس کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی (یوسف:40)

لھذا کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کی جائے گی اس کے علاوہ کسی کی نہیں، اور اس حق میں کوئی ایک بھی شریک نہیں ہو سکتا، نہ تو کوئی مقرب فرشتہ اور نہ ہی کو مبعوث کردہ رسول اور نبی، اسی لیے سب انبیاء کرام کی دعوت اول سے لیکر آخر تک یہی تھی کہ لا الہ الا اللہ اللہ تعالی کی علاوہ کوئی معبود برحق نہیں. فرمان باری تعالی ہے: اور آپ سے قبل جو نبی بھی ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی کی کہ میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں لھذا میری ہی عبادت کرو) الانبیاء:25) اور ایک مقام پر فرمایا: ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ لوگو صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو) النحل:36(

لیکن ان مشرکوں نے اس کا انکار کیا اور اللہ تعالی کے علاوہ کئی ایک کو الہ بنایا اور اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ ان کی بھی عبادت کرنے لگے اور ان سے مدد واستغاثہ مانگنے لگے.

اللہ تعالی کے اسماء اور اس کے صفات پر ایمان

یعنی: اللہ تعالی نے جو کچھ اپنی کتاب عزیز میں اپنے لیے ثابت کیا ہے اور سنت نبویہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللہ تعالی کے لیے جو اسماء وصفات بیان کیے ہیں انہیں اللہ تعالی کی شایان بغیر کسی تحریف اور اور تمثیل اور بغیر کوئی کیفیت بیان کیے اور اس کی تاویل اور انہیں معطل کیے بغیر ان پر ایمان رکھنا اور انہیں ثابت کرنا۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: اور اللہ تعالی کے لیے ہی اچھے اچھے نام ہیں تم اسے انہیں ناموں سے پکارو اور جو لوگ اس کے ناموں میں الحاد کرتے ہیں انہیں چھوڑ دو عنقریب انہیں ان کے اعمال کی سزا دی جائے گی) الاعراف:180) لھذا یہ آیت اللہ تعالی کے اسماء حسنی کے اثبات کی دلیل ہے اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا فرمان ہے: اسی کی بہترین اور اعلی صفت ہے آسمانوں اور زمین میں بھی اور وہی غلبے والا اور حکمت والا ہے) الروم:27) اور یہ آیت اللہ تعالی کی صفات کمال کے اثبات کی دلیل ہے، کیونکہ المثل الاعلی یعنی کامل اور اکمل وصف ہے، تو دونوں آیتیں اللہ تعالی کے اسماء حسنی اور بلند صفات کو عمومی طور پر ثابت کرتی ہیں، اور کتاب وسنت میں اس کی تفصیل بہت زیادہ ہے۔

اور یہ باب بھی علم کے ابواب میں سے ایک باب ہے یعنی اللہ تعالی کے اسماء اور اس کی صفات ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں امت کے اکثر افراد کے مابین اختلاف پایا گیا ہے اور اللہ تعالی کے اسماء اور صفات کے متعلق امت کئی ایک فرقوں میں بٹ گئی ہے۔

اور اس اختلاف میں ہمارا موقف وہی ہے جس کا ہمیں اللہ تعالی نے حکم دیا ہے: فرمان باری تعالی ہے: لھذا اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ اگر تم اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو) النساء:59). لھذا ہم یہ تنازع اور اختلاف اللہ تعالی کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر پیش کرتے ہیں اور اس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور تابعین عظام کی ان آیات اور احادیث میں فہم اور سمجھ سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں، کیونکہ وہ امت سے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی مراد کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے سچ فرمایا: وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی صفت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:) تم میں جو کوئی بھی کوئی طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہے تو وہ فوت شدگان کے طریقہ پر چلے کیونکہ زندہ شخص سے فتنہ کا ڈر رہتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس امت کے سب سے نیک دل اور علمی گہرائی رکھنے والے اور سب سے کم تکلف کرنے والے تھے وہ ایسی قوم تھے جنہیں اللہ تعالی نے اپنا دین پھیلانے کے لیے اور اپنے نبی کی صحبت کے لیے چن رکھا تھا لھذا ان کے حق کو پہچان کرو اور ان کے طریقہ پر چلو

کیونکہ وہ صراط مستقیم پر تھے)

اور اس مسئلہ میں جو کوئی بھی امت کے سلف کے طریقہ سے ہٹا اس نے غلطی کی اور گمراہ ہو گیا، اور اس نے مومنوں کے علاوہ دوسرے راستے کی پیروی کی اور مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی میں جو وعید ہے اس کا مستحق ٹھرا: فرمان باری تعالی ہے: جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیتے ہیں جدھر وہ خود متوجہ ہوا اور اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور پہنچنے والی یہ بہت بری جگہ ہے) النساء: 115) اور اللہ تعالی نے ہدایت کے لیے یہ شرط لگائی ہے کہ ایمان اس طرح کا ہونا چاہئے جس طرح کا ایمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام لائے تھے اس کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا: اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح تم ایمان لائے ہو تو پھر وہ ہدایت یافتہ ہیں) البقرۃ: 137) لھذا جو بھی سلف کے طریقہ سے ہٹا اور دور ہوا تو اس کی ہدایت میں مقدار سے نقص پیدا ہوا جتنا وہ سلف کے راستے سے دور ہوا.

تو اس بنا پر اس مسئلہ اور باب میں یہ واجب اور ضروری ہے کہ اللہ تعالی نے جو اپنے لیے ثابت کیا ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کے لیے جو اسماء وصفات ثابت کیے ہیں وہ ثابت کیے جائیں اور کتاب و سنت کی نصوص کو اس میں ظاہر پر ہی رہنے دیں، اور ان پر اس طرح ایمان لائیں جس طرح صحابہ کرام ایمان رکھتے تھے، امت میں سب سے افضل اور زیادہ علم رکھنے والے ہیں.

لیکن یہ جاننا بھی ضروری اور واجب ہے کہ یہاں چار ممنوعات یا محذورات ہیں جو کوئی بھی ان میں پڑ گیا اس کا اللہ تعالی کے اسماء وصفات پر اس طرح ایمان نہیں جس طرح ایمان لانا واجب ہے، اور جب تک یہ ممنوعات یا محذورات سے بچا نہ جائے اور ان کی نفی نہ ہو اس وقت تک اسماء وصفات پر ایمان صحیح نہیں ہو تا وہ چار محذورات یہ ہیں: تحریف، تعطیل، تمثیل، اور تکییف: اسی لیے ہم نے اللہ تعالی کے اسماء وصفات پر ایمان کے معنی میں کہا تھا اسماء و صفات پر ایمان یہ ہے کہ:

(اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں جو کچھ اپنے لیے اسماء وصفات ثابت کیے ہیں یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نے ان پر اس طرح ایمان لانا جو اللہ تعالی کی شایان شان ہے بغیر کسی تحریف اور کیفیت اور مثال بیان کیے اور نہ ہی

انہیں معطل کیا جائے)

چار محذورات کا بیان

ذیل میں ہم ان چاروں محذورات کا بیان کرتے ہیں:

التحریف

اس سے کتاب و سنت کی نصوص کے معانی کو بدلنا مراد ہے کہ انہیں اس حقیقی معنی سے جس پر یہ نصوص دلالت کرتی ہیں بدل کر کسی دوسرے معنی میں لے جانا، کہ ان اسماء اور صفات کو کسی اور معنی میں بیان کرنا جو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد نہیں. اس کی مثال یہ ہے کہ: تحریف کرنے والوں نے ید ہاتھ جو کہ بہت سی نصوص سے ثابت ہے کو ہاتھ کے معنی سے بدل کر اسے نعمت اور قدرت کے معنی میں لیا ہے.

التعطیل

تعطیل سے مراد اللہ تعالی سے اس کے سب اسماء حسنی اور بلند صفات کی نفی یا اس میں سے کچھ کی نفی ہے.

لھذا جس نے بھی اللہ تعالی سے اس کے کسی اسم یا صفت کی نفی کی جو قرآن و سنت سے ثابت ہیں اس کا اللہ تعالی کے اسماء اور صفات پر ایمان صحیح نہیں.

التمثیل

یہ اللہ تعالی کی صفات کو مخلوق کی صفات سے مثال دینا، مثلا یہ کہنا کہ: اللہ تعالی کا ہاتھ مخلوق کے ہاتھ کی مثل ہے، یا اللہ تعالی مخلوق کی مثل سنتا ہے، یا اللہ تعالی عرش پر اس طرح مستوی ہے جس طرح انسان کرسی پر مستوی ہوتا ہے. اسی طرح دوسری صفات میں. اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالی کی صفات کو اس کی مخلوق کی صفات کے ساتھ ملانا اور تشبیہ دینا ایک برائی اور باطل کام ہے. فرمان باری تعالی ہے: اس کی مثل کوئی نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے(الشوری:11)

التکییف

یعنی کیفیت بیان کرنا: یہ اللہ تعالی کی صفات کی کیفیت اور حقیقت کی تحدید کرنا، انسان اپنے دل کے اندازے یا زبان کے ساتھ قول سے اللہ تعالی کی صفت کی کیفیت کی تحدید کرے.

اور یہ قطعی طور پر باطل ہے، اور کسی بشر کے لیے اس کا جاننا ممکن ہی نہیں. فرمان باری تعالی ہے: اور اس کے علم کا احاطہ کر ہی نہیں سکتے (طہ:110)

لھذا جس نے بھی یہ چاروں امور مکمل کر لیے اور ان سے دور رہا تو اس کا ایمان صحیح اور مکمل ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اس ایمان پر ثابت قدم رکھے اور اسی پر موت دے. واللہ اعلم حوالہ جات رسالۃ شرح اصول الایمان تالیف: شیخ محمد بن صالح العثیمین

مضمون 8 فرشتوں پر ایمان (آسک اسلام پیڈیا)

فرشتوں پر ایمان

"ملائکہ" یعنی فرشتے ایک پوشیدہ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والی مخلوق ہیں، ان میں "ربوبیت" اور "الوہیت" کی کوئی خصوصیت موجود نہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں نور سے پیدا فرمایا ہے اور ان کو اپنے تمام احکام پوری طرح بجالانے اور انہیں نافذ کرنے کی قدرت و قوت عطا فرمائی ہے۔

فہرست

- قرآن
- فرشتوں کی تعداد
- فرشتوں پر ایمان لانا چار امور پر مشتمل ہے
- فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانی شکل و صورت میں بھی ظاہر ہوتے ہیں
- جبرئیل امین
- میکائیل
- اسرافیل
- موت کا فرشتہ
- مالک
- جنین پر مامور فرشتے

❖ نبی آدم کے اعمال کی حفاظت پر مامور فرشتے
❖ مُردوں سے سوال کرنے پر مامور فرشتے
❖ وہ فرشتے جو نماز جمعہ میں شرکت کرنے والوں کے نام اندراج کرتے ہیں
❖ فرشتوں پر ایمان لانے کے ثمرات
❖ اور دیکھیے
❖ حوالہ جات

قرآن

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اسی کا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو اس کے ہاں ہیں اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں رات اور دن تسبیح کرتے ہیں سستی نہیں کرتے (سورۃ الانبیاء: 19-20)۔ ارشاد باری تعالی ہے: پھر بھی اگر یہ کبر و غرور کریں تو وہ (فرشتے) جو آپ کے رب کے نزدیک ہیں وہ تو رات دن اس کی تسبیح بیان کر رہے ہیں اور (کسی وقت بھی) نہیں اکتاتے (الفصلت:38)

فرشتوں کی تعداد

فرشتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی صحیح تعداد کوئی نہیں جانتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی قصہ معراج والی حدیث میں ہے ": نبی ﷺ جب آسمان پر "بیت المعمور" پر پہنچے تو دیکھا کہ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو اس میں ایک بار (نماز پڑھ کر) چلا جاتا ہے دوبارہ اس میں لوٹ کر نہیں آتا، یعنی پھر کبھی اس کی واپسی کی نوبت نہیں آتی۔" (صحیح بخاری:3207، صحیح مسلم:164)

فرشتوں پر ایمان لانا چار امور پر مشتمل ہے

1) فرشتوں کے وجود پر ایمان۔

2) جن فرشتوں کے نام ہمیں معلوم ہیں ان پر ایمان مفصل اور جن فرشتوں کے نام معلوم نہیں ان سب پر اجمالا ایمان لانا۔

3) فرشتوں کی جن صفات کا ہمیں علم ہے ان پر ایمان لانا جیسا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی صفت کے متعلق نبی ﷺ نے بیان فرمایا: میں نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل وصورت میں دیکھا۔ ان کے چھ سو پر تھے اور انہوں نے افق کو بھر رکھا تھا۔ یعنی پوری فضا پر چھائے ہوئے تھے۔(مسند احمد: 1/ 460،412،407۔)

فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانی شکل وصورت میں بھی ظاہر ہوتے ہیں

کبھی فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانی شکل وصورت میں بھی ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے متعلق معروف ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بھیجا تو وہ ان کے پاس ایک عام انسان کی شکل میں آئے تھے۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت آپ (ﷺ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے۔ وہ ایک ایسے شخص کی شکل میں آئے تھے کہ ان کے کپڑے انتہائی سفید اور سر کے بال غیر معمولی طور پر سیاہ تھے اور ان پر سفر کے آثار بھی نہیں تھے، صحابہ میں سے کوئی بھی انہیں نہیں پہچانتا تھا۔ وہ اپنے گھٹنے نبی ﷺ کے گھٹنوں سے ملا کر بیٹھ گئے اور اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لیے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اسلام، ایمان، احسان، قیامت کی گھڑی اور اس کی نشانیوں کے بارے میں سوال کیا۔ نبی ﷺ انہیں جواب دیتے رہے۔ پھر نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر فرمایا: ھذا جبریل اتاکم یعلمکم دینکم "یہ جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔"(صحیح مسلم: 10،9) اسی طرح وہ فرشتے جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور حضرت لوط علیہم السلام کے پاس بھیجا تھا وہ بھی انسان ہی کی شکل میں آئے تھے۔

فرشتوں کے ان اعمال پر ایمان لانا جو ہمیں معلوم ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انجام دیتے ہیں، مثلاً اللہ عزوجل کی تسبیح کرنا اور دن رات مسلسل بغیر تھکاوٹ اور اکتاہٹ کے اس کی عبادت کرنا وغیرہ۔ بعض فرشتے مخصوص اعمال کے لیے مقرر ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

جبریل امین

اللہ تعالیٰ کی وحی پہنچانے پر مامور ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ساتھ انہیں اپنے نبیوں اور رسولوں کے پاس بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے، آپ کے دل پر اترا ہے کہ آپ آگاہ کر دینے والوں میں سے ہو جائیں، صاف عربی زبان میں ہے،(الشعراء:193-195)

میکائیل

ان کے ذمہ بارش اور نباتات (یعنی روزی) پہنچانے کا کام ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: (تو اللہ بھی اس کا دشمن ہے) جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو، ایسے کافروں کا دشمن خود اللہ ہے۔ (البقرۃ:98)

اسرافیل

قیامت کی گھڑی اور مخلوق کو دوبارہ زندہ کیے جانے کے وقت صور پھونکنے پر مامور ہیں۔

موت کا فرشتہ

موت کے وقت روح قبض کرنے پر مامور ہے۔ ارشاد باریٔ تعالی: کہہ دیجئے! کہ تمہیں موت کا فرشتہ فوت کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (السجدۃ:11)

مالک

یہ فرشتہ داروغہ جہنم ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: اور پکار پکار کر کہیں گے کہ اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے، وہ کہے گا کہ تمہیں تو (ہمیشہ) رہنا ہے (الزخرف:77)

جنین پر مامور فرشتے

اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو شکم مادر مین جنین (بچے) پر مامور ہیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: رحم مادر میں اللہ تعالی نے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے، وکہتا ہے اے رب! اب یہ نطفہ ہے، اے رب! اب یہ جما ہوا خون بن گیا ہے، اے رب! اب یہ گوشت کا ایک لوتھڑا بن گیا ہے، پھر جب اللہ تعالی چاہتا ہے کہ اس کی خلقت پوری کرے تو وہ کہتا ہے کہ مذکر ہے یا مؤنث، بد بخت ہے یا نیک بخت، روزی کتنی مقدر ہے اور عمر کتنی ہے، پس ماں کے پیٹ میں ہی فرشتہ یہ تمام باتیں لکھ دیتا ہے۔ (صحیح البخاری:318، صحیح مسلم:2647)

نبی آدم کے اعمال کی حفاظت پر مامور فرشتے

ہر شخص کے اعمال کی حفاظت اور انہیں لکھنے کے لیے دو فرشتے مقرر ہیں جن میں سے ایک انسان کے دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب رہتا ہے۔ ارشاد باریٔ تعالی ہے: یقیناً تم پر نگہبان عزت والے،لکھنے والے مقرر ہیں ۔(الانفطار: 10،11)

مُردوں سے سوال کرنے پر مامور فرشتے

جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اس سے اس کے رب،اس کے دین اور اس کے نبی کی بابت سوال کرتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مردے کو قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو سیاہ رنگ کے فرشتے آتے ہیں، ان کی آنکھیں نیلگوں ہوتی ہیں، ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔(صحيح الترمذي:1071)

وہ فرشتے جو نماز جمعہ میں شرکت کرنے والوں کے نام اندراج کرتے ہیں

کچھ فرشتے نماز جمعہ میں شرکت کرنے والوں کا اندراج کرتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر آنے والوں کے نام لکھتے ہیں، سب سے پہلے آنے والا اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی دینے والے کی طرح پھر مینڈھے کی قربانی کا ثواب رہتا ہے۔ اس کے بعد مرغی کا، اس کے بعد انڈے کا۔ لیکن جب امام (خطبہ دینے کے لیے) باہر آجاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے دفاتر بند کر دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔(صحیح البخاری:929، صحیح مسلم:850)

فرشتوں پر ایمان لانے کے ثمرات

اول: اللہ تعالی کی عظمت و کبریائی، اس کی قوت اور اس کی سلطنت کا علم، یاد رہے کہ مخلوق کی عظمت خالق کی عظمت کی دلیل ہے۔

دوم: بنی آدم پر عنایات وانعامات کرنے پر اللہ تعالی کا شکریہ ادا کرنا، کہ اس نے ان فرشتوں کو بنی آدم کی حفاظت، ان کے اعمال کو لکھنے اور دیگر مصلحتوں پر مامور فرمایا ہے۔

سوم: فرشتوں سے محبت کہ وہ اللہ تعالی کی عبادت اور اپنے سپرد کردہ فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔

اور دیکھیے

ایمان، اسلام، جبرئیل علیہ السلام، منکر، نکیر وغیرہ

حوالہ جات

کتاب شرح اصول الایمان: شیخ محمد بن صالح العثیمین

مضمون 9 یوم آخرت پر ایمان (آسک اسلام پیڈیا)

یوم آخرت پر ایمان

"یوم آخرت" سے مراد روز قیامت ہے۔ اس دن لوگوں کو ان کے اعمال کے حساب و اور جزا کے لیے دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ اس دن کا نام "یوم آخرت" اس لیے ہے کہ اس کے بعد کوئی دوسرا دن نہ ہو، کیونکہ تمام اہل جنت اور جہنم اپنے اپنے ٹھکانوں میں قرار پا چکے ہوں گے، اس دن پر ایمان لانا ارکان ایمان میں سے ایک ہے، جس کے بغیر کسی بھی بندہ کا ایمان قابلِ قبول نہیں ہے۔

فہرست

- آخرت کے دن پر ایمان تین امور پر مشتمل ہے
- دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا
- حساب و جزا پر ایمان لانا
- جنت اور جہنم پر ایمان لانا
- یوم آخرت پر ایمان کے ثمرات
- اور دیکھیے
- حوالہ جات

آخرت کے دن پر ایمان تین امور پر مشتمل ہے

دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا۔دوبارہ اٹھائے جانے سے مراد دوسری بار صور پھونکتے وقت مردوں کو زندہ کرنا ہے، چنانچہ تمام لوگ بغیر جوتوں کے ننگے پاؤں، بغیر لباس کے ننگے جسم، اور بغیر ختنوں کے اللہ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوئے جائیں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے بے شک ہم پورا کرنے والے ہیں (الانبیاء:104)

دوبارہ اٹھایا جانا برحق اور ثابت ہے

دوبارہ اٹھایا جانا برحق اور، کتاب اللہ، سنت رسول سے ثابت ہے اور اجماع مسلمین سب اس کے ثبوت پر دلالت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر تم اس کے بعد مرنے والے ہو پھر تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے (المومنون:15-16)

اور نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنے کے جمع کیا جائے گا۔" (صحیح بخار:6527، صحیح مسلم:،2859)

اس کے اثبات پر مسلمان کا اجماع ہے اور حکمت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اس مخلوق کو دوبارہ زندہ کرے اور اپنے رسولوں کے ذریعے سے اس نے ان پر جو فرائض عائد کیے تھے، ان کی انہیں جزا دے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: سو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں نکما پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آؤ گے (المومنون:115) اور اپنے پیغمبر ﷺ سے فرمایا: جس نے تم پر قرآن فرض کیا وہ تمہیں لوٹنے کی جگہ پھیر لائے گا (القصص:85)

یعنی بندے کے تمام اعمال کا حساب ہو گا اور اس کے مطابق اسے پورا بدلہ دیا جائے گا اور اس کے ثبوت پر بھی کتاب و سنت اور اجماع مسلمین سب دلالت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہے (الغاشیہ:25-26)۔ ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جو کوئی (اللہ کے حضور) نیکی لے کر آئے گا اس کو ویسی دس نیکیاں ملیں گی اور جو برائی لائے گا اسے سزا ویسے ہی ملے گی اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا (الانعام:160)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہو گا تو اسے بھی ہم لے آئیں گے اور ہم ہی حساب لینے کے لیے کافی ہیں (الانبیاء:47)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا": قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مومن شخص کو اپنے قریب بلا کر اپنے پردے سے ڈھانپ لے گا اور اس سے پوچھے گا کہ کیا یہ اور یہ گناہ جانتا ہے۔ وہ جواب دے گا، ہاں، اے میرے رب! یہاں تک کہ جب وہ اپنے گناہوں کے اقرار کے بعد یہ سمجھ لے گا کہ وہ تباہ و برباد ہو گیا ہے، تو اللہ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کی تھی، آج میں تیرے ان گناہوں کو معاف کرتا ہوں، چنانچہ اس کو اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا، لیکن کفار اور منافقین کو علی الاعلان تمام مخلوق کے سامنے بلا کر یہ کہا جائے گا:" یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کو جھٹلایا، خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔" (صحیح بخاری:2441)

اور نبی ﷺ سے صحیح طور پر ثابت ہے": جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور نیکی نہیں کی، اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اُس کے لیے پوری ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور جس نے ارادہ نیکی کرنے کے بعد وہ نیکی کر لی تو اللہ تعالیٰ اس ایک نیکی کو اپنے ہاں دس گنا سے سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جب کوئی کسی بدی کا ارادہ کر کے اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں ایک مکمل نیکی لکھ دیتا ہے، پس وہ بدی پر عمل بھی کر گزرے، تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں (اس کے نامہ اعمال میں)صرف ایک ہی بدی لکھتا ہے۔" (صحیح بخاری: 6491، صحیح مسلم:130،129،128)

قیامت کے روز تمام انسانی اعمال کے حساب کتاب اور ان کی جزا و سزا کے اثبات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اور حکمت کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کتابیں نازل کیں، رسول بھیجے جو احکام شریعت وہ لائے تھے انہیں قبول کرنا اور ان میں سے جن احکام پر عمل کرنا واجب تھا، ان پر عمل کرنا بندوں پر فرض کیا۔ جو لوگ اس کی شریعت کے مخالف ہیں، اُن کے ساتھ قتال کو واجب قرار دیا، ان کے خون، ان کی اولاد، ان کی عورتوں اور ان

کے مالوں کو حلال قرار دیا۔ تو اگر ان تمام اعمال کا حساب کتاب ہی نہ ہو اور نہ ان کے مطابق جزا و سزا دی جائے تو یہ تمام احکام بے کار اور مہمل قرار پاتے ہیں حالانکہ تمام جہانوں کا پروردگار تو ہر عبث چیز سے منزہ ہے،

چنانچہ اس حقیقت کی طرف اللہ تعالیٰ نے خود اشارہ فرمایا ہے: پھر ہم ان لوگوں سے ضرور سوال کریں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ان پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے پھر اپنے علم کی بناء پر ان کے سامنے بیان کر دیں گے اور ہم کہیں حاضر نہ تھے (الاعراف:6-7)

جنت اور جہنم پر ایمان لانا

یعنی یہ دونوں مخلوق کے ابدی ٹھکانے ہیں، سو جنت نعمتوں کا گھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تقوی اختیار کرنے والے ان مومنوں کے لیے بنایا ہے جو ان چیزوں پر ایمان لائے جن پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ نے ان پر واجب ٹھہرایا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اور اللہ تعالیٰ سے مخلص اور اس کے رسول کے سچے پیروکار رہے۔ ان کے لیے جنت میں طرح طرح کی نعمتیں ہیں۔ ایک حدیث میں ہے ": جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک گزرا۔" (صحیح بخاری:3244)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے یہی لوگ بہترین مخلوقات ہیں ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں ہمیشہ رہنے کے بہشت ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔ (البینۃ:7-8)۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے عمل کے بدلہ میں ان کی آنکھوں کی کیا ٹھنڈک چھپا رکھی ہے۔ (السجدۃ:17)۔ اور " جہنم " عذاب کا گھر ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے ان ظالم کافروں کے لیے بنایا ہے جنہوں نے اس کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔ جہنم میں طرح طرح کا عذاب اور سامان عبرت ہے، کوئی دل ان ہولناکیوں کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: " اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار گئی ہے " (آل عمران:131)

اور ایک جگہ یوں فرمایا: بے شک ہم نے ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے انہیں اس کی قناتیں گھیر لیں گی اور اگر فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے فریاد رسی کیے جائیں گے جو تانبے کی طرح پگھلا ہوا ہو گا مونہوں کو جھلس دے گا کیا ہی برا پانی ہو گا اور کیا ہی بری آرام گاہ ہو گی (سورہ الکھف:29)

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: بے شک اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے دوزخ تیار کر رکھا ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ کوئی دوست پائیں گے اور نہ کوئی مدد گار جس دن ان کے منہ آگ میں الٹ دیے جائیں گے کہیں گے اے کاش ہم نے اللہ اور رسول کا کہا مانا ہوتا (الاحزاب:64-66)

یوم آخرت پر ایمان کے ثمرات

1) اس دن کے اجر و ثواب کی امید و طلب میں اطاعت و فرمانبرداری کی طرف رغبت اور اس کی حرص۔

2) اس دن عذاب سے بچنے کے لئے نافرمانی سے بے تعلق اور بے زار ہونا۔

3) آخرت کی نعمتوں اور ثواب کی امید پر مومنوں کے لئے دنیاوی نعمتوں سے محرومی پر تسلی۔

اور دیکھیے

ارکان ایمان، ارکان اسلام، جنت، جہنم، پل صراط، میزان، قیامت کی نشانیاں وغیرہ

حوالہ جات

کتاب شرح اصول الایمان: محمد بن صالح العثیمین

طلبہ وطالبات کے لئے 3 اسائنمنٹ

نوٹ: بچوں اور بڑوں کے لیے 3 اسائنمنٹس

1) بچوں کے لیے اسائنمنٹ (عمر کا گروپ: 8-12 سال)

2) بالغوں کے لیے اسائنمنٹ

بچوں کے لیے اسائنمنٹ (عمر: 8-12 سال)

اسائنمنٹ 1:

- ❖ سورۃ الانفطار کی تلاوت اور ترجمہ یاد کریں
- ❖ سورۃ الانفطار کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھیں۔
- ❖ اس کا آسان اردو ترجمہ یاد کریں (کم از کم پہلی 5 آیات)۔
- ❖ والدین یا استاد کو سنائیں۔

اسائنمنٹ 2:

- ❖ سورۃ الانفطار میں قیامت کے دن کے مناظر (آسمان کا پھٹنا، ستاروں کا بکھرنا، سمندر کا اُبلنا، قبروں کا اُلٹنا) میں سے کسی ایک کو تقریر یا تحریر کی شکل میں پیش کریں۔
- ❖ عنوان: "قیامت کے دن سب کچھ بدل جائے گا۔"

اسائنمنٹ 3:

اچھے اور برے اعمال کی فہرست میری کتاب سے جمع کریں

- ❖ ایک کاغذ پر دو کالم بنائیں:
- ❖ ایک طرف "اچھے اعمال" (نماز، سچ بولنا، والدین کی خدمت)
- ❖ دوسری طرف "برے اعمال" (جھوٹ بولنا، لڑائی کرنا، چوری کرنا)
- ❖ ہر روز اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور کوشش کریں کہ اچھے اعمال زیادہ ہوں۔

بالغوں کے لیے اسائنمنٹ

اسائنمنٹ 1:

سورۃ الانفطار کی تفسیر اور مرکزی پیغام

- ❖ سورۃ الانفطار کی تفسیر (کسی معتبر تفسیر سے) پڑھیں اور خلاصہ لکھیں کہ اس سورت میں قیامت کے مناظر اور انسان کی جوابدہی کو کس طرح بیان کیا گیا ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

اسائنمنٹ 2:

اپنے اعمال کا محاسبہ

- اعمال لکھیں:
- اس مشق کے ذریعے اپنی زندگی میں بہتری لانے کا ارادہ کریں۔

اسائنمنٹ 3:

قیامت کے دن کی نشانیاں اور سبق

- سورۃ الانفطار میں بیان کردہ قیامت کی نشانیوں (آسمان پھٹنا، ستارے بکھرنا، سمندر اُبلنا، قبریں اُلٹنا) پر مختصر نوٹ لکھیں کہ یہ نشانیاں انسان کو کیا سبق دیتی ہیں؟

اس سبق کو اپنی زندگی میں کیسے لاگو کریں گے، اس پر 5 جملے لکھیں۔

یہ اسائنمنٹس بچوں اور بالغوں دونوں کے لیے سورۃ الانفطار کے پیغام کو سمجھنے اور اپنی عملی زندگی میں اس کا اثر لانے میں مددگار رہیں۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

AskIslampedia is an Islamic web portal where Islamic authentic information is available in an easy, organized and structured manner, from where the world can know the true Islam in one click In sha Allaah,

Its aim is to spread the correct information of Islam to everyone regardless of religion, creed, race and colour.

AskIslamPedia works on a simple concept that declares "we are only translators or compilers", thus ,collecting the world's scattered knowledge, or in other words it is like a supermarket where all kinds of quality items are available. In Sha Allaah ,

The aim of AskIslamPedia is to work in (50) popular languages spoken around the world (In sha Allaah), Alhamdulillah,
And work has been done on 23 languages in the first phase and in sha Allaah work is ongoing on 20 more languages in the second phase, Alhamdulillah

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)